حجۃ القدیر فی

اثباتِ حدیثِ غدیر

یہ رسالہ بدیعہ و عجالۂ رفیعہ و علالۂ منیعہ بتائیدِ مذہبِ شیعہ و تشئیدِ رکن شریعہ متضمن دفع توہمات شنیعہ تصنیفات سے جناب تلمیذ رشید تقدس مآب البحر العلامہ و النحریر الفہامہ راس المحققین نبراس المدققین مقدام العلماء مولانا و مقتدانا جناب مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ و کعبہ کی ہے۔ اس رسالہ میں کتب معتمدہ و موثقۂ اہلسنت والجماعت سے دربارہ اثبات حدیثِ غدیر تقریرِ بے نظیر لکھی گئی ہے اور ثبوت باحسن الوجوہ دیا گیا ہے محض بنظر واقفیت حضراتِ شیعہ چھاپی گئی ہے

قیمت کاغذ ولایتی سفید ۳ر اور کاغذ خانی ۲ر ہے

مطبع یوسفی دہلی میں سید علی حسین کے اہتمام سے چھاپا گیا

سوانح عمری امیر مختار

ازانجاکہ عرصہ دراز سے حضرات مومنین بالتمکین کو اخبار و آثار صحیحہ امیر مختار نامدار کی از حد ضرورت تھی اور شائقین مطالعہ کتب تاریخ و سیر نے اسقدر کثرت سے خط و کتابت دربارہ طلب حالات مذکورہ فرمائی کہ آخر کار کتب فارسیہ مطولہ سے مضامین متعلقہ امیر مختار کو انتخاب کر کے اسکا ایک ذخیرہ بہم پہنچایا گیا اور برخوردار سید صغیر حسن سلمہ ربہ سے بزبان اردو ترجمہ کرا کر چھپوایا قیمت کاغذ ولائتی فی جلد ۱۲ اور قیمت کاغذ خانی ۸ علاوہ محصول ڈاک ہے بعض خریدار صرف اصل قیمت کتاب جو محصول وغیرہ زائد دیکھتے ہیں [illegible] کم فہمی ہے +

توضیح عزا

یہ کتاب مشتمل بمصائب خامس آل عبا متضمن وقائع شہدا و طف کربلا علیہم السلام ہے جناب مولانا و مقتدانا حامی دین مبین مولوی شیخ حسین بخش صاحب کی تالیفات سے ہے چونکہ جناب ممدوح کو ابتدائے سن [illegible] خامس آل عبا شہید طف کربلا امام المشرقین جناب امام حسین کا اکثر اوقات شغل رہا کرتا تھا اور وقتاً فوقتاً احادیث [illegible] معتبرہ مثل مقتل ابی مخنف و مجالس مفجعہ من تصنیفات جناب مجتہد العصر سید آقا حسین صاحب غفران مآب و ریاض فخری و نیز مضامین گریہ و بکا تفاسیر قرآن شریف سے اردو میں ترجمہ کر کے فراہم کرتے جاتے تھے اور بعد فراہمی ذخیرہ کثیر مکرر انتخاب مضامین بعینہ فرما کر مطبع ہذا کو بجمیع حقوق عنایت فرمایا پہلے یہ کتاب سمی کاغذ پر چھپکر شایع ہوئی تھی ابکی دفعہ کاغذ ولائتی سفید اعلیٰ قسم اور خانی ۱۴ پونڈ فی رم والے کاغذ پر چھاپی گئی ہے کاغذ [illegible] اور اسکی چھپائی و صفائی میں بھی باوجود کثرت کار حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور اس کتاب میں اصح الکتب سے احادیث و روایات انتخاب فرما کر مصنف مرحوم نے درج فرمائی ہیں جو اسقدر مبکی ہیں کہ شروع روایت سے تا خاتمہ سامعین کو سننے کی تاب نہیں رہتی اور اکثر یہ بھی التزام رکھا گیا ہے کہ مصائب انبیا سے روایت کو شروع کیا ہے اور شہدائے کربلا کے مصائب سے تطبیق کر کے ختم کر دیا ہے - ہدیہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۱۲ ہے +

حرز المومنین

اس کتاب کا تاریخی نام انوار المعظم ہے اور دوسرا نام بحیثیت معانی و مطالب حرز المومنین رکھا گیا ہے اس کتاب میں عجیب و غریب اعمال و عملیات شاذ و نادرہ کو فراہم کیا ہے کہ جنکی تعریف سے میرا قلم عاجز ہے چنانچہ مصنف نے پہلے حصہ میں خواص سورہائے قرآنی مع ترکیب خواندگی و ختم عمل کے حصہ دوم میں ادعیہ دوازدہ ساعت روزمرہ کے متعلق جو منسوب بائمہ طاہرین و انبیائے ذوالکرام ہیں مع دعائے ہفت قاموس و دعائے ہفت ہیکل و دعائے مفید و سر قدسیہ دعا الیض جہت کشائش روزی وغیرہ حصہ سوم میں نمازہائے قضائے حاجات حصہ چہارم میں حرزہائے مجرب ہر ایک امر کیلئے حصہ پنجم میں ترکیب نکبت بیضار و ادعیہ خاص بنا بر دافع امراض وغیرہ ہیں قیمت فی جلد ۸ +

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

حجۃ اللہ القوی فی اثبات حدیث غدیر

مطبع یوسفی دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل الینا رسولا سید انبیائه المصطفین ÷ وایده بوزیره واخیه ابی الحسن والحسین ÷ علی فاتح بدر وحنین ÷ ومطعم الکفار طعم الحین ÷ بسیف سماوی لم تصلحه ید القین ÷ واوجب ولایته علی المسلمین وجعلها فرض عین ÷ فنصبه البشیر النذیر ÷ بحکم الله القدیر ÷ یوم الغدیر ÷ بمرئی ومسمع من الجم الغفیر ÷ واوضح الحق لذی عین ÷ وازاح بقوله من کنت مولاه فهذا علی مولاه کل شک ومین ÷ ثم اوصی القوم فی ذلک الیوم ÷ بالتمسک بالثقلین ÷ وقرن القران باهلبیته امناء الرحمن ÷ فلا افتراق فی البین ÷ فاکمل الله الدین ÷ واتم نعمته علی المسلمین ÷ بذلک الوصی القاضی للدین والدین ÷ وزین عینه الحنیف ÷ بوجوده الشریف ÷ فصار احلی من عین ÷ صلی الله علیه وعلیهم صلواة اسکب من عین ÷ واسبک من لجین ÷

امّا بعد مومن دیندار اور عاقل انصاف شعار اور ناظر کتب معتمدہ اخبار پر ظاہر و باہر ہے کہ حدیث غدیر خبر صحیح بلکہ مستفیض بلکہ متواتر ہے حتّی کہ بعضے مصنفین منصفین اہلسنت ملاحظہ کثرت طرق حدیث سے گم کردہ ہوش بلکہ مبہوت و مدہوش اور اکابر محدثین اُنکے اسکی صحت اور تواتر کے معترف اور حلقہ بگوش بکمال جوش و خروش ہو گئے اور کیونکر نہوں حالانکہ علم بصحت خبر دو وجہوں سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ رضی اللہ عنہ نے کتاب شافی میں بعنوان وافی و اسلوب کافی بیان فرمایا ہے **اوّل** اطباق و اتفاق کافۂ انام اور اشتہار خبر درمیان خواص و عوام اسطرح پر کہ وہ خبر ہر طبقہ میں زبان

بعد اسکے عرض کرتا ہی اضعف العباد خاکپائی آل (۴) امجاد محمد احمد اللہ غفر اللہ ابن رئیس الفضلا اکمل الکملا

خلق پر جاری ہو۔ اور ذکر اُسکا اتصال سند سے عاری ہو مثل خبر بعثت سید البشر و فتح باب خیبر از دست
حق پرست حیدر صفدر و دیگر وقائع و حوادثِ عالم کون و فساد و خبر وجودِ مکہ و مدینہ و سائیر بلاد۔ **دوم**
اتفاق اکابر محدثین نقاد با ذکر طریق روایت و اتصال اسناد۔ اور یکساں ہونا شہرت کا درمیان عباد
اور شک نہین کہ حدیثِ مذکور بفحوائے مصرع مشہور بین الجمہور **مصرع** آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
دونو وجہوں سے کامل اور دونو طریقوں پر شامل اور دونو صفون کے جامع اور رونق افروز محافل و جامع
اور لذت بخش سامع ہی اسلئے کہ تمام بنی آدم اور کافہ اہلِ عالم اور جمیع اہلِ عقل و ادب اور شعرائے عجم و
عرب ذکر اسکا اپنے کلمات میں لائے ہین اور اکابر حفاظ و محدثینِ اہلِ اسلام نے اس خبر کے ذکر مین کتب
صحیحہ تصنیف فرمائی ہین پس جو شخص بہ نسبت ایسے حدیث صحیح اور خبر صریح کے درپئے انکار ہے بیشک
چشم بصیرت اُسکی ریمد تعصب مین گرفتار اور مبتلائے آزار ہے اور بحث ایسے منکر بدیہی سے بیکار ہے
اور حق یہ ہی کہ یہ حدیث شریف اور خبر منیف حق مین شیعیانِ امیر کل امیر اور تابعانِ اہلبیتِ عصمت و
تطہیر کے آفتابِ عالم افروز اور حصہ دشمنانِ کینہ توز مین ناوک دلدوز اور صاعقہ خرمن سوز ہی اسیوجہ سے
ہمیشہ فکر و اندیشہ اور ہمت رفیعہ علماء اور اکابر شیعہ کے اسکی تشئید مبانی اور تحقیق معانی کی طرف مصروف
ہے اور عنانِ عزیمت فرقہ مخالف از زمانِ سالف اسکی تاویل و طرح اور قدح و جرح کی جانب معطوف ہے
اور یہی دستور روزگار اور گردشِ چرخ کجرفتار ہے کہ پہلو مین گل کے خار اور مقابلہ روز روشن مین شب تار
ہے اسی سبب سے مشہور درمیانِ عقلاء عالی وقار ہے الاشیاء تعرف باضدادھا شاہد اس کلام کا
اور مصدق اس مرام کا یہ ہی کہ بالفعل ایک رسالہ رائعہ و عجالہ نافعہ موسومہ **بکاشف الحق** در مبحث
حدیث غدیر و امامت و وصی مطلق از مصنفات عالمِ جلیل و حبرِ نبیل فاضلِ بے عدیل قاری آیاتِ تنزیل
و انلائے رموزِ تاویل مولانا مولوی مرزا رضا علی صاحب اکرامِ قتیل دام مجدہ الاثیل باسلوب شریف
و طرز لطیف مطبع اثنا عشری مین مطبوع ہوا اور اُسکا نظم رائق اور عنوانِ فائق اور استدلال لائق دانایان
حقائق اور دانایانِ دقائق بلکہ عامہ خلائق کے طبائع مین مرغوب و مطبوع ہوا اور رفتہ رفتہ فیض رسالہ
نوبہار شہر و دیار اور سرخس و خار اور خرابہ و گلزار اور صحرا و کوہسار مین مثل برگ و ہر بار پہنچا تو بعضے مدعیان علم و

عمل و منتسبان علماء فرنگی محل نے اسکے رد مین اپنے وقتِ عزیز کو ضائع کیا اور ایک رسالہ مشحون بہ تشنیعات ناسزا و الزاماتِ ناروا چھپواکر شائع اور ذائع کیا اور جبکہ غلغلہ اور آوازہ اس نغمہ تازہ کا دور تک مشہور ہوا اور ذکر اسکا ہر مجمع و محفل مین دستور ہوا اور امر حق پیش عوام الناس قریب بخفاد التباس نظر آیا جوشِ حمیتِ ایمانی و اصرار اخلاء روحانی اس معترف عجز و نادانی اور نابلد کوچہ معانی کو کشان کشان طرف تحریر جواب کے لایا تاکہ امر حق پیش عقلاء روزگار مثل آفتاب بنصف النہار ہویدا و آشکار ہو اور معترض عالی وقار اپنے اعتراضات دور از کار پر نادم اور شرمسار ہو اور کلام انکا اور الزام انکا ساقط از پایۂ اعتبار ہو اور ہر چند کثرت اشغال و شدتِ ضعف و اضمحلال و ہجوم عوائق و علائق مانع کثیرین خلائق ہوئے لیکن اسی اضمحلال مین باختصار مقال متوکلا علی اللہ المتعال جواب سوال بحسب مقتضائے حال تحریر کیا اور اس جواب با صواب کو تحفہ برنا و پیر اور ہدیہ ہر صغیر و کبیر بحسن تقریر و تحریر دلپذیر کیا کما قال الشاعر ؎ درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسلہا + اور بخیف لی اس مختصر لطیف اور موجز شریف مین امور ضروریہ کا جواب دیا ہی اور جزئی تشنیعات ناسزا کو بحکم حاکم روز جزا ترک کیا ہی۔ قال اللہ تعالے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ؎

مارا دماغ جنگ و سرِ کارزار نیست
ورنہ دل دو نیم کم از ذو الفقار نیست

وھا انا شرع فی ذلک الخطب الجمیل ÷ متوکلا علی اللہ الجلیل ÷ وھو حسبی و نعم الوکیل ÷

حافظ صاحب قاری آیاتِ قرآن بقیہ خاندان فضیلت نشان مولوی شیخ احمد اللہ صاحب ساکن فرنگی محل کو معلوم ہو کہ ایک رسالہ جو آپ کے نام زدہی شہر مین جابجا نظر آیا اور بعضے احباب نے مجھکو اوّل سے آخر تک سنایا اور مین نے جب مرکب فکر کو اسکے الفاظ و معانی مین دوڑایا تو اسکو عباراتِ تعجب خیز اور مضامین تعصب آمیز سے مملو اور مشحون پایا۔ بلکہ جس منصف نے اسکو دیکھا کلمۂ حیرت زبان پر لایا۔

سبحان اللہ اصل اصیل اور نفس دلیل در وجوہ استدلال بحدیثِ غدیر بر امامتِ امیر کبیر شاہ خیبر گیر نفس بشیر و نذیر علیہ صلوات الملک القدیر جو کلام فاضل نحریر محقق خبیر متکلم بے نظیر متفرد بحسن تقریر و تحریر جناب مولانا مولوی مرزا رضا علی صاحب دامت برکاتہم مین مذکور ہین انکے جواب کو تو آپنے متروک اور طریق الزام

مولانا و مقتدانا مولوی محمد نعمت اللہ نور اللہ مرقدہ ساکن (۵) شہر لکھنؤ محلہ فرنگی محل دار العلم والعمل ایک رد حسب اتفاق یہ

بیجا کو آپنے سلوک فرمایا۔ مناسب تھا کہ جواب اُن دلائل قویہ اور براہین جلیہ کا بکمال توضیح و تفصیل با سلوب جمیل آپ کی جانب سے لکھا جاتا جو شہرۂ آفاق اور مطمح انظار حذاق ہوتا اور عقلاء عالم اور منصفان بنی آدم اُسکے ملاحظہ سے مسرور و محظوظ ہوتے لیکن چونکہ ایسا جواب آپکے احاطۂ قابلیت و استعداد سے باہر تھا اور کیون نہوتا کہ اس مقام مین آپکے علماء اعلام اور اساتذہ کرام سپر انداختہ اور حواس باختہ ہو گئے ہین اور بجز تاویل علیل کے مقابلہ مین اس دلیل کے اُنسے کچھ ہو نہین سکا تو آپ بھلا ایسے مقام دشوار گزار معرکہ آرار عقلاء روزگار مین کیا لکھ سکتے ہین اسلئے آپنے بعد ترک انصاف تباسی اسلاف لاف و گزاف اور اظہار شیوۂ تعصب و اعتساف صاف صاف شروع فرمایا اور اس الزام بیجا سے کہ یہ حدیث صحیحین مین مذکور نہین ہے مرتبہ اپنا نظر عوام مین بڑھایا یہ **تو بتائیے** کہ آیا صحاح اہلسنت منحصر صحیحین مین ہین آپکے مذہب مین تو صحاح ستہ مشہور ہین جب یہ حدیث صحاح ستہ میں سے کسی کتاب مین مانند صحیح ابوداؤد صحیح ترمذی وغیرہما مذکور ہوئی تو حجت شیعہ کی اہلسنت پر تمام ہے اور آپکے علماء کا کلام مورد الزام ہے اگرچہ صحیحین مین یہ حدیث مذکور نہو اور ظاہر ہے کہ ایسے حال مین صحیحین مین مذکور نہونا محل اعتراض اور محل اغراض اور مقام استنکاف اور اعراض ہو نہین سکتا۔ **کیا صحیحین مین** جمیع احادیث صحیحہ کا حصر ہو گیا ہے بہت سے مسائل مذہبی آپکے ایسے ہین کہ احادیث صحیحین مین انکا ذکر نہین اور بہت سی حدیثین ایسی ہین کہ ان دونو کتابون مین نہین پائی جاتی ہین اور آپ انکو صحیح سمجھتے ہین اور مانتے ہین اور اپنے عمل کا مدار اُنپر جانتے ہین جب آپکے علما انہین یہ عذر نہین کرتے کہ یہ حدیثین صحیحین مین مذکور نہین تو پھر شیعہ کے مقابلہ مین یہ عذر کیون پیش کرتے ہین اور ناحق بمقابلہ اہل حق اپنی کو غنہ و دلریش کرتے ہین۔ **کیا آپ کو خبر نہین** کہ آپکے علماء محققین و اساطین دین نے بعضے اخبار و احادیث صحیحین کو موضوع سمجھا ہے اگر آپ کو اس کلام کی تصدیق اور اس دعوی کی تحقیق نہین ہے تو اقوال علماء امامیہ اور مصنفات کلامیہ خصوصاً تحقیقات شریفہ و افادات لطیفہ جناب قبلہ سمی القاب متمسک بعترت و کتاب مجدد ملت سید المرسلین حامی دین مبین مؤید شیعیان امیر المومنین سرآمد متکلمین کرام بقیہ اجلہ عظام اکمل علماء اعلام جناب مولانا مولوی سید حامد حسین صاحب قبلہ و کعبہ دام اللہ ظلہ و اجمی

بہ الدین والملۃ کی طرف رجوع فرمائی کہ بنا انکی تقریرات قویہ و تحقیقات سنیہ کی۔ کتب معتبرہ اور اقوال معتمدہ علما سنیہ پر ہے اور یہ مصنفات اُنکی شہرہ دیار و امصار اور حجت پروردگار درمیان اودار و اعصار ہین **قطع نظر ان سب کے** افادات علما و محدثین اہلسنت خصوصًا تقریرات مولوی حیدر علی فیض آبادی سے بتصریح تمام پیدا ہوتا ہی کہ حدیث فدک از جملہ موضوعات ہے اور واضعین نے اس حدیث کو محدثین کے سامنے پیش کیا سب نے سوائے بعض کے اس حدیث کو قبول فرمایا چنانچہ بخاری اور مسلم نے بھی اس حدیث کو صحیحین مین بکمال تفصیل وارد کیا ہی اور یہ مضمون کتاب جامع الاصول مین بھی مذکور ہے جو کتب معتبرہ اہلسنت سی ہے اور جامع صحاح ستہ کی ہے اور اس کتاب مین نسبت وضع کی طرف ابو العینا اور جاحظ کی جو عمدہ اور سرکردہ متکلمین اہلسنت ہی مذکور ہوئی ہے اور مولوی حیدر علی فیض آبادی نے بفحوائے زاد علی الطنبور نغمۃ ایک نغمۂ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس وننگ شروع فرمایا ہی کہ حدیث قرطاس جو مشہور بین الناس ہی وہ بھی موضوع ہی اگرچہ صحیح بخاری و مسلم مین مذکور ہی اور کتب محدثین مین مشہور ہی اب آپ ہی سر گریبان تامل مین ڈالئے اور کلمہ انصاف بان سے نکالئے کہ آیا بعد خرابی بصرہ پیش ارباب ابصار کوئی وثوق و اعتبار ان دونو کتابون کا جو تختہ مشق واضعین روزگار اور مشحون باکاذیب اخبار باعتراف علما کبار ہین باقی رہا اب واضح ہوگیا کہ بخاری اور مسلم مین کسی حدیث کا مذکور نہونا باعث قدح نہین ہوسکتا پس آپ کے علما کا تمسک اس مضمون سے عجیب و غریب اور حیرت افزائے ہر لبیب اریب ہے **سبحان اللہ** کبھی صحیحین کے یہ منزلت کہ اگر حدیث غدیر اُنمین مذکور نہین تو وہ حدیث خود مقدوح ہے اور کبھی اُنہین صحیحین کی یہ منقصت

قولہ باعتراف علما کبار الخ اقول اعتراف علما اہلسنت کا بموضوعیت بعض احادیث صحیح بخاری و مسلم مثل آفتاب نصف النہار ہویدا و آشکار ہی اور بطور نمونہ حدیث قرطاس و فدک اس رسالہ مین مذکور ہے اور تفصیل اسکی کتب علما کبار خصوصًا کتاب عبقات الانوار مین مسطور ہے ناظر منصف کو رجوع طرف اُن افادات کے ضرور ہے اگر تفصیل منظور ہے لیکن سرآمد متکلمین اہلسنت شاہ عبد العزیز دہلوی کتاب تحفہ باب دوم مین بہ نسبت ایسی احادیث کے ایک کلام تعصب آمیز زبان قلم پر لائے ہین اور دامان شیعہ کو اس جرم سے ملوث فرماتے ہین چنانچہ انہون نے باب المکائد کید سی و دوم مین تباسی خواجہ نصر اللہ کابلی فرمایا ہے کہ در شہر دہلی در عہد بادشاہ محمد شاہ دو کس بودند از امرای این فرقہ کہ کتب اہلسنت را مثل صحاح ستہ و مشکوۃ و بعضے تفاسیر بخط خوش مینویسانیدند و در ان احادیث مطلب خود را از کتب امامیہ برآوردہ داخل مینمودند و آن نسخ را مجدول و مطلا و مذہب نمودہ بقیمت سہل در گذری میفروختند و در اصفہان اغا ابراہیم بن علی شاہ کہ یکے از امرا کبار سلاطین صفویہ بود ہمین اسلوب عمل کردہ انتہی اس کلام سے وجود احادیث موضوعہ کا صحاح ستہ مین کہ اُن مین بخاری و مسلم بھی بتصریح ثابت ہے اور ناظر منصف پر ظاہر ہے کہ دامان شیعہ اس لوث سے طاہر ہے اور آیندہ مذکور ہوگا کہ حمیدی بھی بعض احادیث کو ملحق صحیح بخاری سے جانتے ہین اور اس مقام مین مطلوب ہمارا اسیقدر ہے - فافہم - ۱۲ ۞ ۞ ۞

اس فقیر کے گزرا نہایت عجب ہوا کہ مصنف رسالہ ایسا شخص (۷) ہمراہ حرکات اسی وہ واقع ہون کہ جو باعث استغراب ہر کسی

کہ حدیث قرطاس وفدک اگرچہ اُنمین مذکور ہی لیکن موضوع ومجروح ہی وہل ھذا الا تہافت واضح ؛ واضطراب فاضح ؛ اور مخفی نرہے کہ مقصود ہمارا اس کلام سی بیان موضوعیت حدیث قرطاس وفدک نہین ہے اسلئے کہ حدیثِ قرطاس وفدک بے ریب و شک حق اور صحیح اور مطلوب شیعہ مین صریح ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ اکابر اہلسنت کی اسلاف و اخلاف ہر مقام مین اعذار باردہ پیش کرتے ہین کبھی جب بمقابلہ شیعہ مین راہِ انکار کو بند اور اپنے مذہب پر ضرر اور گزند دیکھتے ہین تو قصۂ قرطاس وفدک مین ہر قسم کی تاویلین جاری فرماتے ہین اور کبھی جب بمقام دلگیر مین دست وپا شکستہ اور زبان بستہ اور تاویل علیل سی خستہ ہوجاتے ہین تو اِن دونو قصّوں کو موضوع بتاتے ہین پس اگر بنا تاویل پر ہی تو وہ تاویل علیل اور بے دلیل ہی اور اگر مدار موضوعیت حدیثِ قرطاس وفدک پر جو صحیحین مین مذکور ہی قرار دیا جائے تو تمام صحیحین کا عزووقار اور وثوق و اعتبار اور حضرات اہلسنت کا فخر وافتخار بالکل بگڑتا ہی اور یہ عذر کہ حدیث غدیر صحیحین مین مذکور نہین پس صحت اُسکی مقدوح ہی کسی طرح بن نہین پڑتا ہی اب عاقل بالانصاف حال اسلاف و اخلاف و اکابر اہلِ خلاف سی باخبر ہوگیا کہ ہر مقام مین انکار وتشکیک اور عذر بارد اور توجیہ رکیک فرماتے ہین اور کلمۂ انصاف زبان پر نہین لاتے ہین - یہ وہ **تقریر سدید ہی** جو آپکے علما کے جواب مین مفید ہی اور آپنے توبفحوائے مصرع مشہور **مصرع** ہر کہ آمد عمارتِ نوساخت + اِس بنا رقدیم پر ایک عمارتِ جدید تعمیر کی ہی اور ایک طرزِ عجیب پر اِس مطلب کے تحریر کی ہی یعنی آپ مدعی ہین کہ ہمیشہ علما ر اہلسنت اس حدیث کے ہونے کا صحیحین مین انکار اور علمار شیعہ اِس امر مین تسلیم اور اقرار کرتے آئے ہین اور اِس بنا پر آپنے کلماتِ سخت اور الفاظِ کرخت سی اپنی زبان کو آلودہ اور قلم کو فرسودہ فرمایا ہے اور رفتہ رفتہ آخر رسالہ مین کلماتِ اشتیاق آپ کی زبان پر آئے اور درخواست کی ہے کہ صحیحین سے حدیث غدیر نکال دیجائے اور جب سکوت آپ پر شاق اور طاقت صبر طاق ہوئی تو دعوے اُسکی استحالہ کا بھی زبان پر لائے - لہذا مین باعانتِ پروردگار و تائید آئمۂ اطہار جواب اسکا بطرز اختصار تحریر کرتا ہون گو جناب مولانا مولوی مرزا رضا علی صاحب دامت برکاتہم کو اور اُنکی طرف سے ہم لوگون کو اُسکے بیان کی ضرورت نہین ہی اسواسطے کہ غلط نامہ کاشف الحق سی جو اُسی کے ساتھ چھپا ہے ظاہر ہوتا ہی کہ اصل رسالہ مین نام صحیحین کا مذکور نہین ہی بلکہ کاتب کی قلم کا

سہو ہی پس بعد وضوح امر نفس الامری کے کوئی ضرورت جواب دینے ایسے الزام بیجا کی باقی نہین رہی لیکن
آپنے بکمال طمطراق ان چند اوراق مین اپنا اشتیاق بہت ظاہر کیا ہی لہذا مین بھی بکمال تصریح وتشریح و
تلویح اس مطلب صحیح کو بیان کرتا ہون لیکن قبل بیان مطلب سدید ایک مقدمہ کی تمہید ضرور ہے اور وہ مقدمہ
یہ ہی کہ مدار روایات بخاری ومسلم یہ ہی کہ راوی جو ناقل حدیث ہی ثقہ اور صادق اللہجہ یعنی راست گفتار
اور متدین یعنی اپنے مذہب کا پابند ہو اگرچہ از زمرہ شیعہ وفرقہ خوارج ونواصب ہو اور اسی بنا پر روایات
شیعہ وغیرہم بخاری اور مسلم اور اکثر کتب آئمہ حدیث مین بکثرت مذکور ہین چنانچہ امام نواوی شارح صحیح مسلم
نے شرح دیباچہ صحیح مذکور مین لکھا ہی کہ علمائے محدثین اور فقہا سے فرمایا ہی کہ جو صاحب بدعت اپنی بدعت کے
سبب سے کافر ہو گیا ہو اسکی روایت مقبول نہین بالاتفاق اور جو شخص کافر اس بدعت مین نہین ہو گیا
اسکی روایت کے قبول مین اختلاف ہی بعضون نے اسکو رد کیا ہی مطلقا بسبب فسق مبتدع کی اور بعضون نے
اسکو قبول فرمایا ہی مطلقا اگر وہ شخص حلال نہ سمجھتا ہو کذب کو اپنی تائید مذہب کے لئے اور یہ منقول ہے
امام شافعی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ قبول کیجائیگی اگر وہ راوی از جملہ دعاۃ نہو اور نہ قبول کیجائیگی
اگر داعیہ یعنی از جملہ دعاۃ ہو اور یہ مذہب ہی کثیرین یا اکثرین کا علما سے اور یہ معتدل تر اور صحیح تر ہے اور پھر
بعض اصحاب شافعیہ سے بھی اختلاف داعیہ مین نقل کیا ہی اور بعد اسکے کہا ہی اما المذهب الاول فضعيف
جدا ففي الصحيحين وغيرهما من كتب ائمة الحديث الاحتجاج بكثيرين من المبتدعين غير الدعاة
ولم يزل السلف والخلف على قبول الرواية منهم والاحتجاج بها والسماع منهم واسماعهم
من غير انكار منهم والله اعلم محصل مضمون عبارت یہ ہی کہ مذہب اول یعنی نہ قبول کرنا
روایات شیعہ وغیرہم کا نہایت ضعیف ہی اسلئے کہ صحیحین اور اکثر کتب پیشوایان حدیث مین حجت
لائی گئی ہی روایات اہل بدعت سے جو دعاۃ نہون اور ہمیشہ سلف وخلف متفق رہی قبول روایت پر
ان لوگون سے اور اسکی احتجاج یعنی حجت لانے پر اور انکے حدیث سننے پر اور انکو سنانے پر بے انکار کے
اور صاحب جامع الاصول نے کہا ہی قد اخذ جماعة من ائمة الحديث عن الخوارج وجماعة ممن نسب الى
القدر والشيعة والرافضة واصحاب البدع والاهواء اور ترجمہ اس عبارت کا وہ ہی جو محدث عبد الحق دہلوی نے

شرح سفر السعادت مین کہا ہی - درجامع الاصول میگوید اخذ کردہ اند جماعۂ از ائمہ حدیث از فرقہ خوارج واز انہا کہ
منسوب اند بقدر وشیعہ ورافضہ ودیگر اصحاب بدع واہوا **اور ذہبی نے** ترجمہ ابان بن تغلب مین کتاب
میزان الاعتدال مین لکھا ہی کہ وہ شیعہ سخت ہی لیکن بڑا راست گو ہے پس صدق اُسکا ہمارے لئے ہی اور بدعت اُسکی
اُسکے واسطے ہی اور احمد بن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم سے توثیق اُسکی نقل کی ہی پھر ابن عدی سے نقل
کیا ہی کہ وہ غالی تھا تشیع مین پھر خود اپنے اوپر اعتراض کیا ہی کہ کس طرح حکم کیا جائے گا توثیق صاحب
بدعت کا حالانکہ تعریف ثقہ مین عدالت معتبر ہے اور وہ نافی ہے بدعت کی پھر جواب مین کہا ہی کہ
غلو تشیع مین اور تشیع بے غلو کے بہت تھا تابعین مین باوجودیکہ وہ سب اہل دین وصدق وورع سے
تھے پس اگر رد کیجائے حدیث ان لوگون کی باوجود کثرت ان لوگون کے تو ضائع ہونگی بہت سی آثار
واحادیث نبویہ سے اور یہ مفسدہ ظاہرہ ہے - **تمام ہوا محصل کلام ذہبی** اور اسی طرح اکثر
محققین اور نقاد اہلسنت نے فرمایا ہی کہ ذکر اسکا موجب طول کلام ہی اب ظاہر ہوا کہ محققین اہلسنت کے
نزدیک منشاء قبول روایت صدق لہجہ اور ثقہ ہونا راوی کا ہی اگرچہ شیعہ ہویا اور کسی فرقہ سے اور صحیحین مین
بلکہ کتب آئمہ حدیث مین ایسی روایات بکثرت موجود ہین اور اگر ان روایات کا انکار کیا جائے تو فساد
عظیم دین مین لازم آئے پس اس بنا پر ہرگاہ ثقات شیعہ کوئی حدیث نقل کرین اور وہ مخالفت اصول
اہلسنت سے نرکھتی ہو بلکہ وہ حدیث کتب اہلسنت سے منقول ہو تو حضرت اہلسنت کو تسلیم اُسکی بنا بر قاعدۂ
ممہدہ لازم ہی ورنہ قبول روایت شیعہ کا جو صادق اللہجہ اور متدین اور ثقہ ہو اور انکار نقل شیعہ سے
کوئی محصل نہین رکھتا بلکہ قبول بعض کا اور انکار بعض سے بیوجہ ودلیل مستلزم ترجیح بلا مرجح ہے اور
لا اقل اتنا تو ضرور ہے کہ ایسی نقل موثق کے مقابلہ مین انکار سے اپنی زبان کو آلودہ نفرمائین **بعد تمہید**
اس مقدمہ کے ہم کہتے ہین کہ علمائے امامیہ کتب کلامیہ مین دعویٰ تواتر حدیث غدیر کا کرتے
چلے آئے ہین اور اکثر ثقات اور اکابر شیعہ نے جو موثوق اور صادق اللہجہ مین فرمایا ہے کہ حدیث غدیر
صحاح ستہ مین مذکور ہی چنانچہ **ازانجملہ سید علی بن طاؤس** علیہ الرحمہ نے کتاب طرائف مین

فرمایا ہی ومن ذلک فی تصریح النص علی علی بالخلافۃ ما رواہ ابو سعید مسعود السجستانی واتفق علیہ مسلم

فی صحیحہ والبخاری واحمد بن حنبل فی مسندہ من عدّۃ طرق باسانید متصلۃ الی عبد اللہ بن
عباس والی عائشۃ قال لما خرج النبیؐ الی حجۃ الوداع نزل بالجحفۃ فاتاہ جبرئیل فامرہ
یقوم لعلی فقال صلعم ایھا الناس لستم تزعمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی یا رسول اللہ قال
فمن کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض
من ابغضہ وانصر من نصرہ واعز من اعزہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی اعناق القوم

محصل ترجمہ یہ ہے کہ ازجملہ نص صریح خلافت امیر المومنین علیہ السلام پر وہ حدیث ہے جو مسعود سجستانی نے روایت کی ہے اور اُسپر اتفاق کیا ہے مسلم نے اپنی صحیح مین اور بخاری نے اور احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین کئی طریق سے اور یہ اسنادین منتہی ہوئی ہین طرف عبد اللہ بن عباس اور عائشہ کے ابن عباس کہتے ہین کہ جب پیغمبر خدا حجۃ الوداع کو نکلے اور مقام جحفہ مین اُترے تو جبرئیل نازل ہوئے اور حکم کیا کہ علیؑ بن ابیطالب کے لئے نص کر دیجئے خلافت کی پس فرمایا حضرت نے کہ اے گروہ مردم آیا نہین ہون مین حاکم تمہارے نفسون پر سب نے اقرار کیا پھر فرمایا پس مین جسکا مولیٰ ہون علیؑ اُسکا مولیٰ اور حاکم ہے خداوندا دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمنی کرے علیؑ سے اور محبت کر اُس سے جو محبت کرے علیؑ سے اور بغض رکھ اُس سے جو بغض کرے علیؑ سے اور مدد کر اُسکی جو مدد کرے علیؑ کی اور عزت دے اُسکو جو عزت دے علیؑ کو اور تائید کر اُسکی جو تائید کرے علیؑ کی ابن عباس کہتے ہین کہ واجب ہوئی اطاعت آنحضرت کی قسم بخدا گردنون پر تمام قوم کی۔ اور **واضح ہو** کہ جناب سید علی بن طاؤس علیہ الرحمہ نہایت موثوق النقل اور اعاظم مقدسین علما و اکابر امامیہ سے ہین اُنہون نے بہت دعوی اور کمال تصحیح سے اقوال کتب مخالفین سے نقل فرمائے ہین اور اکابر علمائے سنی و شیعہ اُن کے حال مین لکھتے ہین کہ وہ ازہد اور اورع اہل زمان اور متقی اور پرہیزگار اور عابد ترین اہل روزگار تھے پس باوجود تدین اور صدق لہجہ اور ادعائے تصحیح نقل احتمال کذب و خطا خلاف عقل ہے اور عبارت جناب سید کی جو متعلق بہ تصحیح نقل ہے وہ آیندہ مقام مناسب مین مذکور ہوگی **و ازجملہ** عالم نحریر وزیر خوش تدبیر علی بن عیسیٰ اربلی ہین اُنہون نے کتاب کشف الغمہ مین فرمایا ہے **فصل**

نہایت خلاف حیا اور خفظ عزت خودہی آپ نہین سمجھتے کہ ایسی (۱۱) کتابین جنکی ہزارہا نسخے اطراف واکناف عالم مین شائع اور مشتہر ہین

فی ذکر انہ علیہ السلام اقرب الناس الی رسول اللہ وانہ مولی من کان مولاہ اما قولہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ فقد اوردت ذلک فی عدۃ مواضع وھو من الاحادیث المشھورۃ لم ینفرد بایرادھا احد دون احد بل اوردھا اصحاب الصحاح جمیعھم وتداولوھا حتی نزلت منزلۃ التواتر الذی لا یتداخلہ ریب ولا یتطرق علیہ لبس **محصل** ترجمہ یہ ہے کہ لیکن قول پیغمبر خدا کا بخطاب جناب امیر المومنین علیہ السلام انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس مین نے اسکو چند مقامون مین اس کتاب کے وارد کیا ہے اور وہ از جملہ احادیث مشہورہ ہے کہ جنکی نقل مین ایک شخص محدثین سے خاص نہین ہے بلکہ وارد کیا ہے اسکو جملہ صاحبان صحاح نے سب نے اور اسکو محدثین مین مشہور اور متداول کردیا ہے حتے اکہ بمنزلۂ متواتر ہوگیا ہے کہ اسمین کوئی شک نہین آنے پاتا اور شبہہ نہین راہ پاتا ہے اور زہد و ورع اور علم و تقوی جناب مستطاب صاحب کشف الغمہ کا مشہور و معروف ہے حتی کہ منصب وزارت کو بسبب کمال زہد کے ترک فرمایا اور اوائل امر مین فاضل مذکور علما و اکابر اہلسنت سے تھے اور کتب احادیث فرقہ سنیہ سے باخبر تھے اور محدثین اور حفاظ کے مسانید اور مجامیع اور احادیث و سنن سے مطلع تھے از بسکہ انصاف سیرت اور صاحب بصیرت تھے روشنی ایمان کی انکے دل مین آئی اور لطف خدا سے مذہب اہلبیت کیطرف ہدایت پائی اور فضائل اہلبیت علیہم السلام مین کتاب مستطاب کشف الغمہ تصنیف فرمائی اور تصحیح نقل اور اخذ کا کتب معتبرہ سے التزام کیا یہانتک کہ مخالف اور موالف انکے صدق لہجہ اور جلالت شان پر متفق ہین - **وازانجملہ عالم ربانی** و نور شعشعانی مقدس اردبیلی ملا احمد صاحب حدیقۃ الشیعہ ہین کہ انہون نے کتاب مذکور مین بعد ذکر حدیث غدیر فرمایا ہے باین عبارت و آن حدیث در صحیح بخاری و صحیح مسلم و نسائی و ابوداؤد و مسند احمد بن حنبل و کتاب مناقب ابن مغازلی و تفسیر ثعلبی و کتاب وسیلہ وغیرہا بطریق مختلف مذکورست ابن طلحہ گفتہ کہ حکایت غدیر بصدر روایت از طریق اہلسنت نقل شدہ انتہی اور زہد و ورع اور تقوی و صلاح و صدق لہجہ مقدس اردبیلی علیہ الرحمہ کا عیان اور مستغنی عن البیان ہے پس احتمال عدم صحت نقل خلاف مقتضای عقل و بعید از طبع سلیم و

فہم مستقیم ہے **وازانجملہ عالم نحریر** صدوق عدیم النظیر ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی علیہ الرحمہ ہین کہ اُنہون نے کتاب مناقب مین حدیث غدیر کو صحیح مسلم سے نقل فرمایا ہی اور وہ کتاب مانند دُرّ خوش آب کمیاب اور مشتمل مناقب آل اطیاب علیہم صلوات الملک الوہاب ہی الازمان والاحقاب ہے اور نہایت کبیر الحجم۔ اور کثیر الغنم ہی اور اُس کتاب کا ایک مختصر ہی جسکا نام منتخب المناقب آل ابیطالب ہے اُس مختصر مین انطباق واتفاق محدثین آفاق اور ماہرین حُذّاق کا صحت اور توثیق حدیث غدیر پر نقل کیا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر خلاف ہی تو اسکی تاویل مین ہے، اور وہ افشا اور اشتہار مین اس منزلہ پر ہے کہ کوئی خبر اسکی ہمدم اور ہمقدم نہین ہو سکتی حتیٰ کہ علم اسکا ملحق بعلم حوادث کبار بلدان و دیار ہو گیا ہی پس انکار کریگا اسکا مگر منکر اور جاحد۔ اور نہ رد کریگا اُسکو مگر معاند اور کون خبر ایسی ہی اخبار سے کہ جمع کی گئی ہو روایت مین اور اُسکی معرفت طرق مین ہزار مجلد سی زیادہ لکھی گئی ہون تصانیف شیعہ اور سُنی اور متقدمین اور متاخرین سے پھر بعد اس کلام کے فرمایا ہی ذکرہ محمد بن اسحاق واحمد البلادری ومسلم ابن الحجاج وابو نعیم الاصفہانی وابو الحسن الدار قطنی الی آخر العبارۃ چونکہ نام محدثین کے اس عبارت کے بعد بکثرت مذکور ہین اور تمام کلام کا ذکر خارج موضوع رسالہ سے ہی لہذا اس کلام مختصر پر بغرض احتجاج بذکر مسلم بن الحجاج اکتفا کی گئی اور یہ مسلم بن الحجاج وہی بزرگ ہین جنہون نے بعد صحیح بخاری ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جو مشہور بصحیح مسلم ہے اور صحیح بخاری اُسکے ساتھ منضم ہوتی ہے تو دونوکو صحیحین کہتے ہین اور اگر آشوب تعصب مانع دیدار اور باعث انکار مناقب و فضائل ابن شہر آشوب ہے، تو مناسب ہے کہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کہ سرمہ دیدہ اولو الابصار اور کحل الجواہر ارباب وثوق و اعتبار ہی پیش نظر کیجیے اور اپنی علمار کی افادات کو معتبر کیجیے والسلام علی من اتبع الہدیٰ **اور ازانجملہ** ملا عبد الرزاق لاہجی نے کتاب گوہر مراد مین کہا ہی جس مقام پر شارح مقاصد سے انکار ذکر حدیث غدیر کا صحیحین مین نقل کیا ہی چونکہ عبارت گوہر مراد موید مراد و مشید مطلوب با سداد ہو سکتی ہی لہذا بعینہ نقل کیجاتی ہے ہر چند بعد ان عبارات مستندہ معتمدہ کے کوئی ضرورت اُسکے ذکر کی باقی نہین رہی اور وہ عبارت بعینہا یہ ہی بالجملہ منع تواتر این خبر چنانکہ در شرح مقاصد وغیر آن از کتب متکلمین اہلسنت

لوگون پر ظاہر ہو جائیگی اور آپکے لئے موجب بکی کا ہو ویگا (۱۲۳) سطر ۱ صفحہ النسخہ مطبوعہ کاشف الحق مین آپ لکھتے ہین کہ

وا قع شدہ مبنی بر قلت تتبع اگر باشد مشعر بعناد عظیم خواہد بود اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ ولا محالہ قدح در صحت
این حدیث از مقولہ قدح در صحت وجود بلاد نائیہ و وقائع ماضیہ است ولا اقل مثل قدح در صحت وقوع حجۃ الوداع
خواہد بود چہ ہر کس نقل حجۃ الوداع کردہ البتہ نقل حدیث غدیر خم کردہ و عدم نقل بعضے از محدثین اہلسنت چنانکہ
در شرح مقاصد آوردہ قادح صحت نقل دیگران نتواند بود بلکہ دلیل عصبیت و عناد تواند شد کما لا یخفی و
نسبت عدم نقل بمسلم مخالف است با انچہ در کتاب نہج الایمان کہ از تصانیف یکے از اعاظم علما شیعہ است
کما اشرنا الیہ نشان دادہ کہ در صحیح مسلم در جزو رابع بعد از دوازدہ ورق ذکر حدیث غدیر کردہ انتہی پس جبکہ
بنا بر اصول و قواعد بخاری و مسلم و دیگر اعاظم اہلسنت روایت کا اخذ کرنا شیعہ سے جو ثقہ اور صادق اللہجہ اور
متدین ہو مقبول ہے تو لازم ہے کہ یہ شہادت مقبولہ اور مبنیہ عادلہ ثقات اور اہل دین کے بھی ضرور مقبول ہوگی
اور لا اقل حضرات شیعہ کو تو قبول اُسکا ضرور لازم ہے اب بغرض حصول مزید اطمینان و وثوق اہل ایقان
معرض اظہار و بیان مین لاتا ہون کہ علمار اہلسنت سے فضل بن روزبہان شافعی نے کہ سر آمد محققین اہلسنت
ہے اور فرقہ سنیہ خصوصًا مولوی حیدر علی فیض آبادی اُنکی تحقیقات پر فخر و مباہات کیا کرتے ہین اپنی کتاب
مین جو تقریر لکھی ہے اُس سے بھی ظاہر ہے کہ حدیث غدیر صحاح ستہ مین مرقوم اور مذکور ہے چنانچہ اُنہون نے
دو مقام پر کتاب ابطال الباطل مین بجواب علامہ حلّی علیہ الرحمہ جس جگہہ علامہ نے نازل ہونا آیہ کریمہ یا ایھا
الرسول بلغ ما انزل الیک کا شان امیر المومنین علیہ السلام مین بروایت جمہور نقل فرمایا ہے دو وجہ سے
اس مطلب پر شہادت دی ہے **اوّل** جواب علامہ مین بعد کلام علامہ کے فرمایا ہے اما ما ذکرہ من اجماع
المفسرین علی ان الآیۃ نزلت فی علیؑ فھو باطلٌ فان المفسرین لم یجمعوا علی ھذا واما ما روی من ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ذکرہ یوم غدیر خم حین اخذ بید علیؑ وقال الست اولی فقد ثبت
ھذا فی الصحاح یعنی یہ جو ذکر کیا ہے مصنف نے اجماع مفسرین کا اس امر پر کہ یہ آیت نازل ہوئی
ہے امیر المومنین کے بارہ مین پس یہ باطل ہے اسلئے کہ مفسرین نے اجماع نہین کیا ہے اس امر پر اور یہ جو
بیان کیا ہے کہ رسول خدا نے ذکر کیا ہے اسکا غدیر خم مین جسوقت کہ ہاتھ کو علیؑ کے تھاما اور فرمایا الست
اولی پس ثابت ہوا ہے یہ قول صحاح مین۔ **اقول** صاحبان انصاف اس عبارت کو ملاحظہ فرماوین

کہ اتفاق مفسرین کا فاضل مذکور نے انکار فرمایا ہے اور اختلاف ارباب صحاح کو ذکر نہین کیا ہے بلکہ بعد انکار اتفاق و اجماع مفسرین اعتراف کیا ہے کہ یہ حدیث صحاح مین مذکور ہے اور ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مذکور صحاح ستہ مین ثابت ہے اسلیے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا باین معنی کہ یہ حدیث بعض صحاح مین مذکور ہوتی اور بعض مین متروک تو فاضل مذکور نے جیسے اتفاق مفسرین مین بحث کی ہے اُسیطرح اختلاف صحاح کو بھی ضرور ذکر کرتے اور جب یہ ذکر نہین کیا تو ظاہر ہوا کہ وہ بھی مثل اکابر علماء شیعہ معترف ہین کہ حدیث غدیر صحاح ستہ مین مذکور ہے **اور ایک دلیل** اور بھی ہے کہ اُسکا لطف ماہران فن اصول پر مخفی نہین اگرچہ بعضے ناواقفین اُسمین تامل فرمائین اور وہ یہ ہے کہ لفظ صحاح کلام فاضل مذکور مین جو وارد ہے جمع محلی باللام ہے اور علم اصول مین ثابت ہو چکا ہے کہ ایسی جمع فائدہ عموم کا دیتی ہے پس معین ہو گیا کہ حدیث غدیر صحاح ستہ مین مذکور ہے اور اس مقام سے ناظر منصف کو ایک قیاس منطقی حاصل ہوتا ہے بہیئت ضرب اول از شکل اول اسطرح پر کہ صحیحین یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم از جملہ صحاح ہین اور جو از جملہ صحاح ہے اُسمین حدیث غدیر مذکور ہے پس نتیجہ یہ حاصل ہوگا کہ صحیحین مین حدیث غدیر مذکور ہے **صغریٰ** بدیہی ہے **اور کبریٰ** ثابت ہے باعتراف ابن روزبہان **پس** نتیجہ بھی ثابت ہوا باعتراف فاضل مذکور فافہم **اور صاحبان** ذوق سلیم و فہم مستقیم پر مخفی نہین کہ اطلاق صحاح کا کتب اہلسنت پر جو مشہور بصحاح ستہ ہین شائع اور ذائع ہے درمیان عوام و خواص اہلسنت اور یہی معنی مطابقت بسیاق و سباق کلام فضل بن روزبہان شافعی رکھتے ہین اور شواہد اس مطلب کے کلام قوم خصوصاً کلام فاضل مذکور مین بکثرت مذکور ہین اور جو شخص سیر عبارات فاضل مذکور کر چکا ہے

سلہ کتاب المنار اور اُسکی شرح مسمی بہ نور الانوار جو علم اصول مین کتب معتبرہ اہلسنت سے ہین اس مطلب پر شاہد عادل ہین اسلیے کہ ماتن نے جو فرمایا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب لام تعریف کسی لفظ پر داخل ہو اور احتمال عہد کا اُسمین نہو تو وہ موجب عموم کا ہوگا اور ملاجیون نے شرح مذکور مین کہا ہے کہ خواہ وہ عموم جنس کیلیے ہو جیسا کہ مذہب فخر الاسلام اور اُنکی تابعین کا ہے یا استغراق کیلیے جیسا کہ مذہب اہل عربیت اور جمہور اصولیین کا ہے اور سیوطی نے کہا ہے کہ جب جمع پر داخل ہوتا ہے تو اُس سے معنے جمعیت ساقط ہو جاتے ہین اور تین فرد سے کم بھی اُسمین داخل ہو جاتی ہین پس جو شخص قسم کھائے کہ واللہ لا اتزوج النساء یعنی قسم بخدا کہ مین عورتون سے نکاح نکرونگا پھر وہ ایک عورت سے نکاح کرے تو قسم ٹوٹ جائیگی اور حانث ہوگا اور کفارہ لازم آئیگا پس جبکہ جمع محلی باللام کا عموم مسلم ہوا تو ہم کہتے ہین کہ لفظ صحاح جو کلام فاضل مذکور مین محلی باللام ہے اُسمین لام عہد نہین بایمعنی کہ بعض صحاح معین ہون کہ وہ اقل افراد جمع ہون اسواسطے کہ ذکر انکا سابق مین ہوا ہے اور نہ کوئی قرینہ تعین پر قائم ہے پس ثابت ہوا کہ عام ہو جملہ صحاح سے و ہو المطلوب فافہم ۱۲

اُسپر یہ امر مشتبہ نہیں ہی بلکہ وہ خوب واقف ہی کہ فاضل مذکور اپنی کتب صحاح پر کمال نازش و افتخار کرتا ہی جنے کہ بعضے مقامات مین کہا ہی کہ مذہب شیعہ مین صحاح نہیں ہین جیسے ہمارے مذہب مین ہین اور ہمارے مذہب مین ایسے صحاح ہین کہ علمانے کہا ہی کہ اگر کوئی اُنکی صحت پر حلف کرے بطلاق تو وہ قسم صحیح ہی اور حانث نہوگا اور زوجہ اُسکی طلاق سے باہر نہوگی پس ارادہ اخبار صحیحہ کا لفظ صحاح سے بعید اور حمل اس معنی غیر متبادر پر غیر سدید ہی **علاوہ اسکے** ظاہر کلام فاضل مذکور کا بار و انکار اس توہم بے اعتبار سے رکھتا ہے اسلئے کہ اگر صحاح سے احادیث صحیحہ مراد ہوتی تو ذکر لفظ ثبوت کا صحاح کے ساتھ غیر مناسب تھا بلکہ حق عبارت یہ تھا کہ کہتا۔ فقد ورد هذا فی الصحاح یا کہتا فقد صحّ هذا اور یا اور کسی اسلوب سے عبارت کو ذکر کرتا اسلئے کہ اجماع لفظ ثبوت کا لفظ صحت کے ساتھ لغو و مستدرک ہی اور ایک جواب اور بھی واسطے دافع اس احتمال کی ہی جو عنقریب مذکور ہوگی فانتظرہ مفتشا **مقام دوم** جو ہمارے مطلوب کے موافق اور ہمارے مدعی پر شاہد صادق ہی یہ ہے کہ فاضل مذکور نے بعد اس عبارت کو جو ابھی مذکور ہوئی فرمایا ہی وقد ذکرنا سرّ هذا فی ترجمة کتاب کشف الغمّة فی معرفة الائمة و مجمله ان واقعة غدیر خم کان فی مرجع رسول الله صلعم عام حجة الوداع غدیر خم محل افتراق قبائل العرب و کان النبی صلعم یعلم انه آخر عمره وانه لا یجتمع العرب بعد هذا عنده مثل هذا الاجتماع فاراد ان یوصی العرب بحفظ محبة اهلبیته و قبیلته ولا شك ان علیاً کان بعد رسول الله صلعم سید بنی هاشم و اکبر اهل البیت فذکر فضائله وساواه بنفسه فی وجوب الولایة والنصرة والمحبة معه لیا خذه العرب سیدا ویعرفوا فضله و کماله فاضل مذکور نے اوّل تو تسلیم کیا کہ حدیث غدیر صحاح مین ثابت ہی اب اس کلام مین فرمایا ہی کہ راز اسمین جو ہی اُسکو مین نے ترجمہ کتاب کشف الغمہ مین بیان کیا ہی اور محصل اُسکا یہ ہی کہ واقعہ غدیر خم بعد پلٹنے رسولخدا کے حجة الوداع سے اُسی سال مین ہوا تھا اور غدیر خم سے راہین قبائل عرب کی جدا ہوتی ہین اور حضرت جانتے تھے کہ یہ سفر آخر ہی عمر کا اور بعد اسکے عرب کبھی اسطرح جمع نہونگے پس چاہا حضرت نے کہ وصیت فرمائین عرب کو بحفظ محبت اہلبیت اور اپنے قبیلہ کی اور شک نہین کہ جناب امیر بعد رسولخدا سردار بنی ہاشم اور بزرگترین اہلبیت تھے بس ذکر کیا

کہ اتفاق مفسرین کا فاضل مذکور نے انکار فرمایا ہے اور اختلاف ارباب صحاح کو ذکر نہین کیا ہے بلکہ بعد انکار اتفاق و اجماع مفسرین اعتراف کیا ہے کہ یہ حدیث صحاح مین مذکور ہے اور ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مذکور صحاح ستہ مین ثابت ہے اسلئے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا باین معنی کہ یہ حدیث بعض صحاح مین مذکور ہوتی اور بعض مین متروک تو فاضل مذکور نے جیسے اتفاق مفسرین مین بحث کی ہے اُسیطرح اختلاف صحاح کو بھی ضرور ذکر کرتے اور جب یہ ذکر نہین کیا تو ظاہر ہوا کہ وہ بھی مثل اکابر علماء شیعہ معترف ہین کہ حدیث غدیر صحاح ستہ مین مذکور ہے **اور ایک دلیل** اور بھی ہے کہ اُسکا لطف ماہران فن اصول پر مخفی نہین اگرچہ بعضے ناواقفین اُسمین تامل فرمائین اور وہ یہ ہے کہ لفظ صحاح کلام فاضل مذکور مین جو وارد ہے جمع محلی باللام ہے اور علم اصول مین ثابت ہو چکا ہے کہ ایسی جمع فائدہ عموم کا دیتی ہے پس معین ہو گیا کہ حدیث غدیر صحاح ستہ مین مذکور ہے اور اِس مقام سے ناظر منصف کو ایک قیاس منطقی حاصل ہوتا ہے بہیئت ضرب اوّل از شکل اوّل اسطرح پر کہ صحیحین یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم از جملہ صحاح ہین اور جو از جملہ صحاح ہے اُسمین حدیث غدیر مذکور ہے پس نتیجہ حاصل ہوگا کہ صحیحین مین حدیث غدیر مذکور ہے **صغریٰ** بدیہی ہے **اور کبریٰ** ثابت ہے باعتراف ابن روزبہان **پس** نتیجہ بھی ثابت ہوا باعتراف فاضل مذکور فافہم **اور صاحبانِ** ذوق سلیم و فہم مستقیم پر مخفی نہین کہ اطلاق صحاح کا کتب اہلسنت پر جو مشہور بصحاح ستہ ہین شائع اور ذائع ہے درمیان عوام و خواص اہلسنت اور یہی معنی مطابقت بسیاق و سباقِ کلام فضل بن روزبہان شافعی رکھتے ہین اور شواہد اس مطلب کے کلام قوم خصوصاً کلام فاضل مذکور مین بکثرت مذکور ہین اور جو شخص سے عبارات فاضل مذکور کر چکا ہے

لہ کتاب المنار اور اُسکی شرح مسمیٰ بہ نور الانوار جو علم اصول مین کتب معتبرہ اہلسنت سے ہین اِس مطلب پر شاہد عادل ہین اسلئے کہ ماتن نے جو فرمایا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب لام تعریف کسی لفظ پر داخل ہو اور احتمال عہد کا اُسمین نہو تو وہ موجب عموم کا ہوگا اور ملا جیون نے شرح مذکور مین کہا ہے کہ خواہ وہ عموم جنس کیلئے ہو جیسا کہ مذہب فخر الاسلام اور اُنکی تابعین کا ہے یا استغراق کیلئے جیسا کہ مذہب اہل عربیت اور جمہور اصولین کا ہے اور سیوجہ سے کہا ہے کہ جب جمع پر داخل ہوتا ہے تو اُس سے معنے جمعیت ساقط ہو جاتے ہین اور تین فرد دن سے کم بھی اُسمین داخل ہو جاتی ہین پس جو شخص قسم کھائی کہ واللہ لا اتزوج النساء یعنی قسم بخدا کہ مین عورتون سے نکاح نکرونگا پھر وہ ایک عورت سے نکاح کرے تو قسم ٹوٹ جائیگی اور حانث ہوگا اور کفارہ لازم آیگا پس جبکہ جمع محلی باللام کا عموم مسلم ہوا تو ہم کہتے ہین کہ لفظ صحاح جو کلام فاضل مذکور مین محلی باللام ہے اُسمین لام عہد نہین تا یہ معنی کہ بعض صحاح معین ہون کہ وہ اقل افراد جمع ہون اسواسطے کہ ذکر اُنکا سابق مین ہوا ہے اور نہ کوئی قرینہ تعین دیسے پر قائم ہے پس بسبب ترک عالم ہو جملہ صحاح سے دہو المطلوب فافہم ۱۲

اسپر یہ امر مشتبہ نہیں ہے بلکہ وہ خوب واقف ہے کہ فاضل مذکور اپنی کتب صحاح پر کمال نازش و افتخار کرتا ہے حتے کہ بعضے مقامات مین کہا ہے کہ مذہب شیعہ مین صحاح نہین ہین جیسے ہمارے مذہب مین ہین اور ہمارے مذہب مین ایسے صحاح ہین کہ علما نے کہا ہے کہ اگر کوئی انکی صحت پر حلف کرے طلاق تو وہ قسم صحیح ہے اور حانث نہوگا اور زوجہ اسکی طلاق سے باہر نہو گی پس ارادہ اخبار صحیحہ کا لفظ صحاح سے بعید اور حمل اس معنی غیر متبادر پر غیر سدید ہے علاوہ اسکے ظاہر کلام فاضل مذکور ابا روانکار اس توہم بے اعتبار سے رکھتا ہے اسلئے کہ اگر صحاح سے احادیث صحیحہ مراد ہوتی تو ذکر لفظ ثبوت کا صحاح کے ساتھ غیر مناسب تھا بلکہ حق عبارت یہ تھا کہ کہتا۔ فقد ورد هذا فی الصحاح یا کہتا فقد صح هذا اور یا اور کسی اسلوب سے عبارت کو ذکر کرتا اسلئے کہ اجماع لفظ ثبوت کا لفظ صحت کے ساتھ لغو اور مستدرک ہے اور ایک وجہ اور بھی دافع اس احتمال کی ہے جو عنقریب مذکور ہوگی فانتظره مفتشا **مقام دوم** جو ہمارے مطلوب کے موافق اور ہمارے مدعی پر شاہد صادق ہے یہ ہے کہ فاضل مذکور نے بعد اس عبارت کو جو ابھی مذکور ہوئی فرمایا ہے وقد ذکرنا

سر هذا فی ترجمة کتاب کشف الغمة فی معرفة الائمة ومجمله ان واقعة غدیر خم کان فی مرجع رسول

الله صلعم عام حجة الوداع غدیر خم محل افتراق قبائل العرب وکان النبی صلعم یعلم انه آخر عمره وانه

لا یجتمع العرب بعد هذا عنده مثل هذا الاجتماع فاراد ان یوصی العرب بحفظ محبة اهلبیته وقبیلته

ولا شك ان علیا کان بعد رسول الله صلعم سید بنی هاشم واکبر اهل البیت فذکر فضائله

وساواه بنفسه فی وجوب الولایة والنصرة والمحبة معه لیاخذه العرب سیدا

ویعرفوا فضله وکماله فاضل مذکور نے اول تو تسلیم کیا کہ حدیث غدیر صحاح مین ثابت ہے اب اس کلام مین فرمایا ہے کہ راز اسمین جو ہے اسکو مین نے ترجمہ کتاب کشف الغمہ مین بیان کیا ہے اور محصل اسکا یہ ہے کہ واقعہ غدیر خم بعد پلٹنے رسولخدا کے حجة الوداع سے اسی سال مین ہوا تھا اور غدیر خم سے راہین قبائل عرب کی جدا ہوتی ہین اور حضرت جانتے تھے کہ یہ سفر آخر ہے عمر کا اور بعد اسکے عرب کبھی اسطرح جمع نہونگے پس چاہا حضرت نے کہ وصیت فرمائین عرب کو بحفظ محبت اہلبیت اور اپنے قبیلہ کی اور شک نہین کہ جناب امیر بعد رسولخدا سردار بنی ہاشم اور بزرگترین اہلبیت تھے پس ذکر کیا

نہین ہی افسوس کہ اپنے مذہب کی کتابین مثل عماد الاسلام و لوارق محمدیہ و عبقات الانوار آپ کی نظر سے نہین گذرین بلکہ

حضرت نے انکی فضیلت کو اور مساوی کر دیا اُن حضرت کو اپنے نفس سے وجوب ولایت اور نصرت اور محبت
مین ساتھ جناب امیر کے تاکہ عرب اُس جناب کو سردار قرار دین اور پہچانین حضرت کے فضل و کمال کو۔
اقول فاضل مذکور نے ہر چند بات کو بہت بنایا اور راہِ حق سے دور مرکب فکر کو دوڑایا مگر مطلوب شیعہ
اسپر بھی حاصل نے پایا اِس لئے کہ اپنے نفس کے برابر کرنا اور عرب کا سید بنانا اور اُنکی ولایت اور نصرت اور
محبت کو مثل اپنے واجب کرنا اور تمام عرب کو اِس مضمون کی وصیت کر جانا یہ جملہ امور مستلزم امامت و
خلافت امیر المومنین علیہ السلام ہین اِسلئے کہ محبت اور نصرت جو درمیان مومنین کے ہی وہ عام ہی خصوصیت
بنی ہاشم یا سردار بنی ہاشم سے نہین رکھتی اور وہ پہلے سے معلوم تھی اسکی بیان کی ضرورت نہ تھی خصوصاً
ایسے مکان گرم اور وقتِ حار اور ایسے صحرائے خار دار اور مجمع صغار و کبار مین بلکہ وہ فرد اعلیٰ و اکمل ہی
جو پیغمبر خدا کے ساتھ ہونا چاہیئے جبتہ خاص ہوئے جناب امیر سے اور کسی کو صحابہ سے اُسمین بہرہ نہوا تو حضرت نے
کیواسطے سرداری اور ریاست عامہ ثابت ہوئی بہ نیابت پیغمبر امور دین و دُنیا مین جیسا کہ بعض اعلام نے
فرمایا ہے اور یہی معنی امامت کے ہین چونکہ غرض ہماری نقل کلام فاضل مذکور سے اور ہے لہذا اشارہ
اجمالی طرف جواب کے کیا **آمدیم** بر سر مطلب بالجملہ پہلے تو فاضل مذکور نے تسلیم کیا کہ حدیث غدیر صحاح
مین مذکور ہے اب بیان فرمایا کہ جو اسمین راز ہے وہ ہمنے ترجمہ کتاب کشف الغمہ مین ذکر کیا ہی اِس سے
صاف ظاہر ہے کہ فاضل مذکور کو نہ اصل حدیث سے انکار ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ سے اور کلام اُنکا سابق
مین مذکور ہو چکا ہی کہ وہ مدعی ہین اِس امر کے کہ حدیث غدیر کو جملہ ارباب صحاح نے نقل کیا ہی پس جبکہ
فاضل مذکور نے اُنکے کلام کو تسلیم فرمایا اور اُسکے سِر کو بیان کیا تو ظاہر ہوا کہ اُنہون نے نقل اِس حدیث کی جملہ
صحاح مین تسلیم کی پس صحیحین مین بھی ذکر اِس حدیث کا لازم آیا و ہو المطلوب پس جملہ شبہات مدفوع ہو گئی
والحمد للہ اب **ایک عذر** صاحب رسالہ کو اِس مقام مین باقی رہا کہ جو موجب اعتراض در سرمایہ استنکاف و
اعراض ہی اور وہ یہ ہی کہ صحیحین مین کسی حدیث کا ہونا یا نہونا مورد استدلال و محل بحث و جدال اور
مقام قیل و قال ہو نہین سکتا اسواسطے کہ وجود اِن دونو کتابون کا محسوس ہی اور محسوس بدیہی ہوتا ہی
اور بدیہیات محل اختلاف نہین ہو سکتے اور اِن کتابون کے ہزارہا نسخے اطراف و اکناف عالم مین منتشر ہین

کیفیت تو آپ کی یہ ہی کہ آپ شنی سنائی باتین تصانیف میں ۱۷ الکھدیتے ہین اور حال آپ کی استعداد کا ہمکو خوب معلوم ہی ابھی تو

استدلال کا مقام تو جب تھا کہ شی غیر محسوس ہو اور محسوسات مین مدعی کو لازم ہی کہ اپنے دعوی کو بعنوان واسلوب محسوس ثابت کرے اور نشان صفحہ و باب رہند سا وراق کتاب کو ذکر کرے اور محفل استدلال کا مفید ہونا خیال محال اور مقام ایراد واشکال ہی **جواب** اس عذر ناصواب کا بعنوان ایجاز بغیر اطناب یہ ہی کہ عذر مذکور مقام استعجاب استغراب ومحل حیرت اولوا الالباب ہے اگر مطلوب یہ ہی کہ جملہ نسخ صحیحین اطراف و اکناف عالم مین شائع اور مشتہر ہین تو یہ کلام کسیطرح صحیح نہین ہی اور اگر مدعی کو اصرار اپنے دعوی پر ہے تو ان نسخ مختلفہ کا پتا بتاے اور حیثیت دعوی مخالف تصریحات اکابر اہلسنت ہی **اور اگر** مطلوب یہ ہی کہ سب نسخے ان دونو کتابون کے مشہور ومعروف نہین بلکہ ایک ہی نسخہ انمین سے شرق و غرب مین مشہور ہوگیا اور غیر مشہور کا وجود اب نہین پایا جاتا اور اسی نسخہ پر شراح نے شرحین لکھی ہین تو یہ عذر کیونکر آپکے مفید ہوسکتا ہے اس سے تو اتنا ہی لازم آتا ہی کہ نسخہ مشہورہ ان دونو کتابون کا جو متداول درمیان خلق ہی اسمین حدیث غدیر مذکور نہو پس ممکن ہی کہ نسخہ دیگر مین جو آپنے کسی مصلحت سے غیر مروج کردیا ہی اسمین یہ حدیث مذکور ہو چونکہ وہ نسخے کمیاب بلکہ نایاب ہوگئے ہین پس انمین حدیث غدیر کا مذکور ہونا بشہادت ثقات و اکابر شیعہ و سنی اگر ثابت کیا جاے اور ان نسخون کے منسوب ہونے پر طرف بخاری اور مسلم کی دلیل قائم کیجاے تو کیا خلاف عقل و نقل لازم آتا ہی اور کیا دلیل ہی اس امر پر کہ یہ بینہ مقبولہ اور شہادت معتبرہ مقبول نہو عقلاے عالم ایسے مواقع اور مواضع مین یہی طریقہ جاری رکھتے ہین اور کوئی اس فعل کو معیوب نہین سمجھتا ہی مثلاً اگر کوئی مجرم کسی جرم کا مرتکب ہو اور اپنے مکان سکونت مین جو مشہور ومعروف ہو نہ ٹھہرے اور دوسرا مکان جو اس مجرم کا مملوک ہو اسمین مخفی رہے اور کوتوال شہر کو بخبر معتبر و بشہادت گواہان معتبر قیام اسکا معلوم ہو اور وہ اس بنا پر ارادہ مجرم کی گرفتاری کا کرے تو اہل عقل اس حاکم کو اس توثیق و اعتبار پر معذور سمجھینگے اور یہ الزام نہ دینگے کہ یہ مقام اقامت بینہ کا نہین ہی محسوسات مین دلیل عقلی کو دخل نہین ہے جب وہ مکان معروف مین نہین ہی تو پھر اعتبار شہادت کا بیکار ہی بلکہ ایسا معترض پیش عقلاء انام مورد الزام ہی اور یہی حال اس مقام مین ہی کہ اگرچہ نسخہ مشہورہ خالی اس حدیث سے ہو لیکن بشہادت اکابر وجود اسکا نسخہ صحیحین مین ثابت ہوا ہی **کمال تعجب ہے** کہ آپ اپنے مذہب سے واقف اور افادات اکابر

آپ کی کتب درسیہ بھی تمام نہین ہوئی ہین چند روز کی (۸۱) بات ہی کہ ہم لوگونسی میرزاہد رسالہ آپکے پڑھا کرتی تھی عبارت بھی

اہلسنت سے عارف ہنین یہ بھی آپ کو معلوم نہین کہ صحیح بخاری کے بار تصنیف ہوئی اور ہر بار مین اختلاف وضع سابق سے ہو گیا ہے اگر اسمین شک ہو تو افادات علماء محدثین کو ملاحظہ فرمائیے چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے مقدمہ شرح مشکوۃ مین فرمایا ہے اور بخاری سے نقل کیا ہے باین عبارت۔ و از و منقول ست کہ گفت کتب خود را سہ نوبت تصنیف کردہ وبران گذشتہ وتنقیح نمودہ بر بیاض بردہ ام وکثرت اختلاف نسخ بخاری ازین جہت ست ونسخ وے در حقیقت روایات است کہ مختلف آمدہ۔

اقول صاحبان خبرت پر ظاہر ہے کہ جب مصنف اپنی کتاب پر نظر ثانی یا ثالث کرتا ہے اور نوبت سوادسے طرف بیاض کے پہنچتی ہے تو اکثر زیادت اور نقصان مسودہ اولی مین واقع ہو جاتے ہین اور جبکہ ایک کتاب کی تصنیف تین بار ہوئی ہو تو وقوع اختلاف شدید کا اسوقت مین ظاہرتر ہے اسیواسطے محدث مذکور نے کثرت اختلاف نسخ بخاری کو تسلیم فرمایا ہے اور ان نسخ کو روایات مختلفہ قرار دیا ہے پس مشہور و معروف ہونا ایک نسخہ کا اطراف واکناف عالم مین کیونکر سند عدم ذکر حدیث غدیر کے ہو سکتا ہے بلکہ ایسے وقت مین شہادت ثقات پر اعتبار کیا جائے گا اگرچہ نسخہ مشہورہ خالی حدیث غدیر سے ہو اب **ایک** امر اور ہے کہ صاحب جامع الاصول نے اسی کتاب مین اوائل مین حال کتاب الجمع بین الصحاح الستہ کا جسکو رزین نے تصنیف کیا ہے ذکر فرمایا ہے ثم انتی جمعت بین کتابہ وبین الاصول الستۃ التی ضمنہا کتابہ فرایت منہا احادیث کثیرۃ لم یذکرہا فی کتابہ اما للاختصار او لغرض لہ فاہملہا ورایت فی کتابہ احادیث کثیرۃ لم اجدہا فی الاصول التی قرأتہا وسمعتہا ونقلت منہا وذلک لاختلاف النسخ والطرق **محصل** ترجمہ عبارت مذکورہ یہ ہے کہ مین نے احادیث کتاب جمع بین الصحاح الستہ کو مقابلہ کیا احادیث اصول ستہ یعنی صحیح بخاری وصحیح مسلم وموطائے امام مالک وصحیح ترمذی وصحیح ابوداؤد وصحیح نسائی سے جنکو اپنی کتاب مین رزین نے لکھا ہے پس دیکھا مین نے ان اصول ستہ مین بہت سی حدیثون کو جنکو رزین نے اپنی کتاب مین ذکر نہین کیا ہے یا بوجہ اختصار یا بسبب کسی غرض کے جو انکو پیش آئی پس ترک کیا ان حدیثون کو اور دیکھا مین نے اسکی کتاب مین بہت سی حدیثون کو کہ مین نے نہین پایا انکو ان اصول مین جنکو مین نے پڑھا ہے

اور سُنا ہی اور اُنسے نقل کیا ہی اور یہ امر بسبب اختلاف نسخ و اختلاف طرق ہی **اقول** اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جمع بین الصحاح مین اکثر ایسی حدیثین مذکور ہین جو صحاح ستہ یعنی بخاری و مسلم وغیرہما مین نہین پائی جاتی ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ نسخے اِن کتابون کے مختلف ہین اور طرق روایت بھی مختلف ہین اب تو صحیحین کے نسخون کا اور طرق روایت کا مختلف ہونا ظاہر ہو گیا پس جائز ہے کہ صحیحین کے کسی نسخے مین یہ حدیث مذکور ہو اگرچہ نسخہ مشہورہ جسکا ذکر زبانون پر جاری ہی اس حدیث کے ذکر سے عاری ہی **اور حق** یہ ہی کہ اختلاف نسخ صحیحین مثل آفتاب بنصف النہار ہویدا و آشکار ہے اور اکابر حضرات اہلسنت جا بجا حرف اختلاف نسخ کا زبان پر لاتے ہین اور اسی اختلاف سے اکثر تاویلین کرتے ہین **چنانچہ** ایک حدیث عجیب صحیح بخاری باب القسامہ مین عمرو بن میمون سے منقول ہی کہ وہ کہتے ہین دیکھا مین نے زمانِ جاہلیت مین ایک بندر کو کہ جمع ہوئے تھے اُسپر بہت سے بندر اور اُس بندر نے زنا کیا تھا پس سب بندرون نے ملکر اُسکو سنگسار کیا ابن میمون فرماتے ہین کہ مین نے بھی اُس میمون کو بندرون کے ساتھ سنگسار کیا **اقول** یہ حدیث ابنِ میمون جو زنا میمون اور اُسکے سنگسار کرنے مین وارد ہی اُسپر اشکال عظیم متوجہ ہوتا ہی باین طور کہ حدود تکلیفیہ کا قائم کرنا ذوی العقول پر چاہئی اور حیوانات اور بہائم تو مکلف نہین پھر اُنپر اقامت حدود بھی سزاوار نہین ہے **شارح کرمانی** نے اسکے جواب مین ابن عبد البر سے نقل کیا ہی کہ بسبب زنا کی طرف بہائم کی اکثر اہلِ علم کے نزدیک محلِ انکار ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہی تو وہ بندر جن تھے اسلئے کہ عبادات جن و انس سے خاص ہین اور خود فرمایا ہی کہ وہ بندر انسان بھی اور مسخ ہو گئے تھے اور اُنسے فقط صورتِ انسانیہ زائل ہو گئی تھی یا یہ ماجرا بصورت زنا و سنگساری تھا اور واقع مین کوئی تکلیف اور حد نہ تھی مگر ابنِ میمون نے زمانِ جاہلیت مین اپنے ظن سے اُسکو تعبیر بزنا و سنگساری کیا۔ پھر فرمایا ہی کہ بعضے نسخون مین بخاری کی یہ حکایت موجود نہین ہے انتہی ملخص کلامہ **اور ابن حجر عسقلانی** نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین جو لکھا ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین کہا ہی کہ یہ حدیث بعضے نسخون مین بخاری کے واقع ہوئی ہے فقط اور ابو مسعود نے اطراف مین اُسکو ذکر کیا ہی اور حمیدی نے کہا ہے کہ یہ روایت نسخ بخاری مین گر

ہنین ہی پس شاید یہ حدیث اُن احادیث سے ہی جو بخاری کی کتاب مین ملحق کر دی گئی ہین بہر صورت
اختلاف نسخ بخاری جابجا کلام شارحین سے پیدا ہوتا ہی اور جو شخص کتاب جامع الاصول کی سیر کرے
تو اُسکو اختلاف نسخ صحیحین مین کوئی شک وشبہ باقی نرہیگا پس ایسے وقت مین متمسک ایک نسخہ سی
جسکو بمصلحت خاصہ مشہور ومعروف کر رکھا ہی کچھہ مفید نہوگا **راقم الحروف کہتا ہی** کہ ہرچند بخیف
کو اتفاق مراجعت بکتاب الجمع بین الصحیحین ہنین ہوا ہی لیکن جناب تقدس مآب سید علی بن طاوس علیہ الرحمہ
نے کتاب طرائف مین بعض احادیث کو کتاب مذکور و مسند عبد اللہ بن مسعود سی نقل فرمایا ہی اور چند مواضع
مین حمیدی سے اختلاف نسخ کو نقل کیا ہی **از انجملہ** حدیث سی وچہارم مسند مذکور سے اُن حدیثون
سے جو بخاری اور مسلم دونون مین باتفاق وارد ہین ذکر کی ہے اور آخر حدیث مین کہا ہی قال ابو مسعود
فی الاطراف فی حدیث عبد الواحد ولقد راٰہ نزلۃ اخری قال قال رسول اللہ صلعم رایت جبرئیل
علیہ السلام فی صورۃ استمائۃ جناح یعنی ابو مسعود نے اطراف مین کہا ہی کہ حدیث عبد الواحد
مین تفسیر آیہ ولقد راٰہ نزلۃ اخری مین جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ مین نے جبرئیل کو
دیکھا اس صورت پر کہ انکے لئے چھہ سو پر تھے **بعد اسکے** حمیدی نے کہا کہ جتنے نسخے ہمنے دیکھے ہین
یہ اُنمین ہنین ہے اور نہ ابو بکر برقانی نے اُس کتاب مین جو جامع احادیث صحیحین کے ہی روایت
کی ہی **پس** حمیدی نے اس حدیث کو متفق علیہ درمیان بخاری اور مسلم کے بھی قرار دیا ہی اور یہ بھی
کہا ہی کہ یہ اُن نسخون مین نہین ہے جو ہمنے دیکھے ہین **وازانجملہ** حدیث ہفتم مین افراد بخاری مسند
مذکور سے ایک حدیث نقل کی ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کو برقانی نے نقل کیا ہی اور ابو مسعود صاحب
اطراف نے اُسکو ترک کیا ہی **اسیطرح** اور حدیثین مسند مذکور افراد مسلم سے ابو مسعود صاحب اطراف
سے نقل کی ہین اور آخر مین کہا ہی کہ یہ کتاب مسلم مین نہین ہین **اور واضح ہو** کہ ابو بکر برقانی
اور ابو مسعود دمشقی نے ایک کتاب جمع بین الصحیحین مین لکھی ہی اور ابو نصر حمیدی نے ایک تیسری
کتاب جمع بین الصحیحین مین تصنیف کی ہی **اب انصاف فرمائیے** کہ جب اختلاف نسخ صحیحین
اس مرتبہ پر ہی ہے کہ جمع بین الصحیحین کی روایات صحیحین مین مذکور نہین ہین تو اگر حدیث غدیر بھی

عبارت شرح مقاصد کی جو کہین لکھی کچھ پائی وارد کی ہے (۲۱) اور آپ سمجھتے ہین کہ عبارت شرح مقاصد نے اپنی طرف سے

اس نسخہ مین صحیحین کے جو مشہور ہو گیا ہے اور اب بغیر اسکے نہین پایا جاتا نہ مذکور ہو تو کسی شیعہ پر کیا الزام وارد ہو سکتا ہے ہم کہتے ہین کہ آپ جتنے نسخے انکے مختلف فیہا ہین سب پیدا کر دیجئے تو ہم اس حدیث کو نکالدینگے یہ تو اُسی قبیل سے ہے کہ کوئی شخص کسی کو ایک حجرۂ تیرۂ و تار مین محبوس کرے اور اُس کی دیوارون مین روزن بھی نہو جس سے آسمان نظر آئے یا طلوع شمس و قمر معلوم ہو جائے اور پھر اسکو تکلیف دے کہ کہان آسمان ہے بتاؤ جب کوئی طریقہ آسمان کے دیکھنے کا نہین ہے تو وہ ضرور رجوع کریگا طرف عقل کے اور کہیگا کہ آسمان اس حجرہ کی سطح سے فوق ہے اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ آفتاب یا ماہتاب آسمان مین کس مقام پر ہین تو وہ جب راہ عقل کی بند پائیگا تو اسکے جواب مین یہی کہیگا کہ مجھکو اس حجرۂ تاریک سے باہر کردو یا دیوارون مین روزن کردو تو ہم بتادین اسی طرح سے ہم بھی آپ سے درخواست کرتے ہین کہ ہمارے واسطے راہین اثبات مطلوب کی نکالدیجئے یعنی جتنے نسخے مختلف فیہا صحیحین کے ہین سب کو جمع کر دیجئے تو ہم اس حدیث غدیر کو نکالدین **اور کیونکر** ہم ایسا دعوی نکرین حالانکہ اکابر ثقات اور عدول اثبات نے اس نقل کو بحتم و جزم و کمال تحقیق و تنقیح وارد کیا ہے اور جبتک اصل کتاب سے مقابلہ نہین کر لیا ہے حدیث مذکور کو ذکر نہین کیا ہے **آپ** نہین دیکھتے ہین کہ جناب سید علی بن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب طرائف مین اولاً توثیق یحیی بن بطریق علیہ الرحمہ صاحب کتاب عمدہ مین کلام انیق ارشاد فرمایا ہے اسکے بعد اختلاف نسخ کو ذکر کیا ہے اور حمیدی کے اُس کلام کو جو مین نے ذکر کیا ہے باجمال تفصیل بیان فرمایا ہے پھر فرمایا ہے جبکہ یہ اختلاف نسخ صحیحین مین متجدد ہے اور ہمتین اصحاب مذاہب اربعہ کے مصروف انکے حفظ و ضبط کی طرف ہین اور ممکن ہے یہ امر کہ بخاری اور مسلم زیادہ کر دیتے ہون نسخون مین موافق اُن حدیثون کے جو انکے نزدیک صحیح ہون پس انکے پاس سے ایک نسخہ ناقص نکلتا ہو اور دوسرا کامل پس ایسا ہی واجب ہے کہ عذر کیا جائے اُس امر مین جسکو نقل کیا ہے صاحب عمدہ نے اور ہمنے اعتماد کیا ہے انکی نقل پر بخاری اور مسلم سے اور ثعلبی اور مسند احمد بن حنبل اور ابن مغازلی وغیرہ سے باین ہمہ ہمنے اکثر روایات مین امتحان کیا اور رجوع کی طرف اصل کتب کے پس ویسا ہی پایا جیسا کہ صاحب عمدہ نے ذکر فرمایا ہے اور جو احادیث ہمنے نقل کی ہین وہ اُس چیز سے ہین جسپر ہمنے کفالت کی ہے صحت نقل کی

لکھی ہی اور یہ بیان خود شارح مقاصد کا ہی اگر اصل شرح مقاصد آپ دیکھتے تو ایسا غلط خیال نکرتے اور یہ آپ پر واضح

اہلسنت سی اور تحقیق کی اُن لوگون سے اب ملاحظہ فرمالے کہ جو حضرات ایسے موثوق النقل ہون کہ بے تحقیق اور تنقیح کے کتب اہلسنت سی نقل نفرمائین اور وہ حدیث غدیر کو صحیحین سے نقل کرین تو کیونکر اُنکی نقل پر وثوق و اعتبار نکیا جائے اور کیونکر احتمال کذب کا اُنکے اوپر راہ پائے اور کون قاعدہ شرعیہ موجب عدول کا نقل ثقات و عدول سی ہے اب امید ہی کہ اہل انصاف کے نزدیک یہ کلام مقبول او منکر اسکا منکوب اور مخذول ہو اور اگر با این ہمہ آپ کا تعصب و عناد مقطوع اور مادہ خصومت و لداد مقلوع نہین ہوتا بلکہ سکون و رکون قلب اور اذعان و ایقان نفس محض اس تقریر سے حاصل نہین ہوتا تو ہم یہ کہتے ہین کہ حدیث غدیر صحیح مسلم مین اب بھی موجود[۱] ہے اور ایک طریق سے نہین بلکہ طرق متعددہ[۲] سی منقول ہی از انجملہ زید[۳] بن حیان سے منقول ہی قال انطلقت انا و حصین بن سبرۃ و عمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیہ قال لہ حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول اللہ و سمعت حدیثہ غزوت معہ و صلیت خلفہ لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ قال یا ابن اخی واللہ لقد کبرت سنی و قدم عہدی و نسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ فما حدثتکم فاقبلوہ و ما لا فلا تکلفونیہ ثم قال قام رسول اللہ یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ و اثنی علیہ و وعظ و ذکر ثم قال اما بعد یا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب و انا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ و رغب فیہ ثم قال و اہلبیتی اذکرکم اللہ فی اہلبیتی اذکرکم اللہ فی اہلبیتی اذکرکم اللہ فی اہلبیتی

[۱] صحیح مسلم مطبوع دہلی مع شرح جلد ثانی صفحہ ۲۷۹ – [۲] یہ حدیث صحیح مسلم مین چار طریق سی منقول ہی ۱۲ – [۳] واضح ہو کہ نسخہ صحیح مسلم کے اس مقام مین مختلف ہین باین معنی کہ بعضے نسخون مین جملہ اذکرکم اللہ فی اہلبیتی تین بار واقع ہوا ہی اور اسی نسخے کو صاحب صواعق اور صاحب مفتاح النجا اور دہلوی ہین صاحب اور اکثر اکابر اہلسنت نے اختیار کیا ہی اور بعضے نسخون مین یہ جملہ دو بار واقع ہوا ہی چنانچہ صاحب جامع الاصول نے دو بار نقل کیا ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین دو بار داخل کتاب ہے اور تیسری بار کنار کتاب حاشیہ پر بہ نشان اختلاف نسخ لکھا ہی چونکہ اکثر نسخون مین تین بار بھی یہ لفظ مذکور ہے اور اکابر اہلسنت نے بھی اُسکو تسلیم کیا ہے لہذا اتباعاً سی علماء امامیہ ہمنے بھی اسی نسخے کو اختیار کیا ہی فلا تغفل ۱۲ – [۴] امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ خم بضم خاء معجمہ و تشدید میم نام ہے ایک وادی کا تین میل پر جحفہ سے اُسکے پاس ایک غدیر ہے مشہور کہ اُسکی نسبت کیجاتی ہے اُس وادی کی طرف پس کہتے ہین غدیر خم ۱۲ ❖ ❖ ❖

ہو جاتا کہ یہ کلام شیعون کا ہی جو شارح مقاصد نے نقل (۲۲۳) کر کے اسکا جواب دیا بعد اس کلام کے نقل کرینگے اس عبارت کے

محصل مضمون حدیث یہ ہی کہ یزید بن حیان کہتے ہین کہ مین اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم سب کے سب گئے زید ابن ارقم کے پاس جب ہم سب بیٹھ چکے انکے پاس تو حصین نے اُنسے کہا کہ ہر آئینہ نصیب ہوئی تمکو اے زید خیر کثیر دیکھا تمنے رسولخدا کو اور سنا تمنے انکی حدیث کو اور جہاد کیا تمنے انکے ساتھ اور نماز پڑھی تمنے انکے پیچھے ہر آئینہ پایا تمنے اے زید خیر کثیر کو بیان کر دو ہمسے اے زید اُسکو جو سن چکے ہو تم رسولخدا سے زید نے کہا کہ ای بیٹے میرے بھائی کے قسم بخدا کہ بتحقیق دراز ہوا ہی سن میرا اور پرانا ہو گیا ہے زمانہ میرا اور بھول گیا ہون مین بعضی اُن حدیثون کو جنکو یاد کیا تھا مین نے رسولخدا سے پس جس حدیث کو بیان کرون مین تمسے اُسکو قبول کرو اور جسکو نہ بیان کرون اُسکے بیان کی تکلیف مجھکو ندو **پھر کہا زید نے** کھڑے ہوئے رسولخدا ایکدن ہم لوگون مین اس حال سے کہ خطبہ فرما رہے تھے ایک پانی کے پاس کہ جسکا نام مشہور خم ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پس پہلے حمد حق تعالیٰ بجا لائے اور ثنا کی اُسپر اور وعظ و نصیحت کی لوگون کو اور یاد دلایا خدا کو **پھر فرمایا پیغمبر خدا نے** بعد حمد و ثنا کے ای گروہ مردم نہین ہو مین مگر بشر قریب ہے کہ آئے پاس میرے فرشتہ بھیجا ہوا میرے پروردگار کا یعنی واسطے قبض روح کے پس قبول کرون مین یعنی لقاء پروردگار کو اور مین چھوڑے جاتا ہون مین تم لوگون مین دو بار بزرگ **پہلے اُنمین سے** کتاب خدا ہی اُسمین ہدایت ہی اور نور ہی پس لو تم کتاب خدا کو اور تمسک کرو اُسکے ساتھ پس برانگیختہ کیا لوگون کو حضرت نے کتاب خدا پر اور رغبت دلائی اُسکے حق مین **پھر فرمایا** اور دوسرا بار بزرگ اہلبیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمہین خدا کو اپنے اہلبیت کے حق مین یاد دلاتا ہون مین تمہین خدا کو اپنی اہلبیت کے حق مین یاد دلاتا ہون مین تمہین خدا کو اپنے اہلبیت کی حق مین **اقول** افسوس کہ حضرت زید گردش دوران اور تقاضائے زمان اور غلبہ نسیان سے ماجرائے غدیر تفصیل بیان نکر سکے ورنہ انکی صحابیت سے تو یقین واثق حاصل تھا کہ اگر بھول نجاتے تو یہ ماجرا تفصیل سناتے اور ارشاد جناب ختمی مآب من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو نہ چھپاتے اور ذکر بیعت خلیفہ اول و ثانی و دیگر صحابہ رسول ربانی بکمال خوش بیانی زبان پر لاتے **اور حق** یہ ہی کہ یہ احتمال مقتضائے ظاہر حال و فحوائے مقال ہی ورنہ صاحبان بصیرت و ناظران انصاف سیرت تو خوب سمجھتے ہین کہ اظہار ضعف

وخستہ حالی وعذر پیرانہ سالی ودرازیِ ایام ولیالی ونسیانِ بعضِ احادیث مسموعہ از رسولِ رب متعالی
بکمال خوش تقریری وشیرین مقالی کسی علت سے خالی نہ تھا اور مطمح نظر عالی منظر ومقصود اندیشۂ آسمان
مسیر اخفار ماجرائے غدیر وفضائل امیر کل امیر تھا ہر چند حضرات سُنت وجماعت اس کلام کے سماعت
سے ترش رو ہون گے اور انکار پر آمادہ اور تکذیب پر دل دادہ ہو جائینگے لیکن کلام ملائے جامی کہ فرقۂ سُنیہ
کا حامی اور اُنمین مشہور بہ نیکنامی اور معروف بہ خوش فرجامی بلکہ بڑا نامی وگرامی ہے تصدیق اس قول
کی کرتا ہے اور اگرچہ شواہد اس مطلب صحیح ودعوی صریح کے بکثرت ہین لیکن اس مقام مین اسی کلام پر
برعایت اختصار اقتصار کیا جاتا ہے **پس واضح ہو** کہ ملائے جامی نے کتاب شواہد النبوہ ذکر کرامات
جناب ولایت مآب امیر المومنین علیہ السلام مین فرمایا ہے **وازانجملہ آنست** کہ روزے بر حاضران
مجلس سوگند داد کہ ہر کہ از رسول صلعم شنیدہ است کہ گفتہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ گواہی دہند دوازدہ
تن از انصار حاضر بودند گواہی دادند یکے دیگر کہ آنرا از رسول صلعم شنیدہ بود حاضر بود اما گواہی نداد حضرت
امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ ای فلان تو چرا گواہی ندادی باآنکہ تو ہم شنیدۂ گفت من پیر شدہ ام وفراموش
کردہ ام امیر گفت کہ خداوندا اگر این شخص دروغ میگوید سفیدی بر بشرہ وے ظاہر گردان کہ عمامہ آنرا نپوشد
راوی گوید کہ واللہ من آن شخص را دیدم کہ سفیدی بر میان دو چشم وے پیدا آمدہ بود **وازانجملہ**
آنست کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ من در ہمان مجلس یا مثل آن حاضر بودم ومن نیز از انجملہ
بودم اما گواہی ندادم وآن را پنہان داشتم خدای تعالی روشنائی چشم مرا ببرد **وگویند** کہ ہمیشہ بر فوت
آن شہادت اظہار ندامت میکرد واز خدائے تعالی آمرزش میخواست انتہی **واضح ہو** کہ عبارت ملائ
جامی خالی از خامی نہین ہے باین معنی کہ اُنہون نے براہ پردہ پوشی وناحق کوشی شخص اول کے نام کی
تصریح نہین فرمائی ہے اور اُن بزرگ کو اظہار نام سے شرم آئی ہے اور یہ خیال نہین آیا کہ حاکم روز جزا نے
اُنکا پردہ فاش فرمایا اور وہ داغ دیا کہ عمامہ نے جسکو نہ چھپایا آخر بقدرت قادر مطلق ومعجزۂ امام برحق
تصریح ابن قتیبہ سے کتاب المعارف مین واقوال دیگر اکابر اہلسنت سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ وہ بزرگ
جنہون نے گواہی بحضور شیر الہی ندی انس بن مالک از زمرۂ انصار وصحابہ کبار وہمنشینان رسول مختار ہی

الحاصل شکر صد شکر کہ حضرت زید بن ارقم نے کم سے کم جتنا یاد آیا اتنا تو بیان فرمایا اور مانند حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اس حدیث کو نہین چھپایا اتنا ہی واسطے ہماری کافی و وافی ہی اور مرض تعصب وعناد کیلئے شافی ہی اسلئے کہ حدیث مذکور بھی امامت امیر کل امیر پر برہان ساطع اور دلیل قاطع ہے گو حضرت زید ایسا نہ سمجھتے ہون ورنہ اُنکے ذکر سے بھی اعراض و اغماض فرماتے **اب قریب ہی** کہ آپ کابر و مجادلہ آغاز اور زبان اعتراض دراز فرمائین اور یہ عذر بارد اور توجیہ فاسد زبان پر لائین کہ روایت مذکورہ کو جو صحیح مسلم سے منقول ہی مصداق حدیث غدیر کہنا غیر معقول ہی بلکہ مراد حدیث غدیر سے وہ حدیث ہی جسکے متن مین من کنت مولاہ فعلی مولاہ وارد ہوا ہی اور حدیث مذکور جسکا ذکر زبان محدثین پر جاری ہے ان الفاظ سے عاری ہی پس اطلاق حدیث غدیر کا اُسپر خلاف موضوع بحث اور خلاف اصطلاح اکابر ہے اور مخالفت موضوع بحث شیوہ مجادل و مکابر ہے بالجملہ حدیث مذکور حدیث ثقلین ہی نہ حدیث غدیر اور امر اول مسلم ہے من غیر نکیر اور امر ثانی ممنوع ہے بیشنا قد اصبہ **جواب** اس تقریر ناصواب کا جو پیش اولوا الالباب نمونہ سراب و مبنی بر تخدیع عوام و تلمیع کلام و از قبیل اباطیل اوہام و خیال خام و اضغاث احلام در نظر اولوا الاحلام ہے اس طرح پر ممکن ہی کہ مراد علماء امجاد و مقصود متکلمین انجاد حدیث غدیر سے وہ حدیث ہی جو بشیر و نذیر نے بروز غدیر فرمائی ہو اور دلالت امامت امیر المومنین علیہ السلام پر کرتی ہو **اسواسطے کہ** بحسب اصطلاح و قواعد علم درایت و برطبق تصریحات محققین اہل حدیث و روایت قول[1] نبی اور فعل نبی و تقریر نبی صلعم پر حدیث کا اطلاق باجماع و اتفاق ہوتا ہی اور اس حدیث کی نسبت طرف زمان یا مکان کے صحیح ہے باطباق و اتفاق محدثین حذاق اور چونکہ علماء امامیہ خلفا عن سلف اسکو امامت مولائے مومنین پر وارد کیا کرتے ہین پس جس حدیث مین یہ امور مذکورہ جمع ہون وہ حدیث غدیر کہلائی جائیگی **اور اس** تقدیر پر حدیث من کنت مولاہ اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین دونو حدیث غدیر مین اور دونو مفید امامت حضرت

[1] محدث عبد الحق دہلوی نے مقدمہ شرح مشکوۃ فارسی مین فرمایا ہی بدانکہ حدیث در اصطلاح محدثین قول و فعل و تقریر رسول صلعم راگویند و معنی تقریر آنست کہ مثلاً شخصے در حضرت رسول صلعم کارے کرد یا سخنے گفت و وی صلعم بران مطلع شد و ازان نہی کرد و انکار نمود و سکوت در زید و آنرا مقرر داشت و این را تقریر گویند و این نیز داخل حدیث ست انتہی ١٢ + + +

امیر ہین اور دلیل خلافت سردار اہلبیت تطہیر ہین پس عند مخالفت اصطلاح و تبدیل موضوع بحث
کذب صراح اور غیر مسموع ہے اور حصر حدیث غدیر کا حدیث من کنت مولاہ مین ممنوع ہے[۱] اور باسلوب
آخر بطرز دیگر حدیث غدیر وہی ہے جسمین من کنت مولاہ فعلی مولاہ وارد ہے لیکن وہ کلام نبوی جو وحی
ربانی اور حکم آسمانی ہے ایک حدیث طویل و خطبہ طولانی ہے اور از اول تا آخر مشتمل بر مناقب و مفاخر و دلائل
امامت و خلافت شیر یزدانی علی عمرانی مخزن اسرار قرآنی ہے اور وہ حدیث خیر الانام بالتمام کتب علماء اعلام
و مصنفات شیعیان اہلبیت علیہم السلام مین مذکور ہے اور محدثین فرقہ شیعہ مین خلفا عن سلف معروف و
مشہور ہے اور اُس حدیث طولانی کے طرق اور اسانید صحیح اور متصل ور اکثر اجزا اُسکے کلام تام اور افادہ معنی
مین مستقل ہین اور جسطرح اس مجموع پر حدیث صادق آتی ہے اسیطرح اُسکے جزو مستقل ور کلام تام پر صدق تعریف
حدیث کا ہوتا ہے اور جسطرح اُس مجموع کی نسبت طرف غدیر کی ہوتی ہے اسیطرح اس جزو مستقل کی بھی نسبت
غدیر کی طرف کیجاتی ہے اور جسطرح مجموع کلام خیر الانام ہیئت ولوا الاحلام مفید خلافت و زعامت ہے اسیطرح
جزو مستقل ور کلام تام مورد اعجاز و کرامت اور دلیل ریاست و امامت ہے پس اگر ہمنے اُس حدیث طولانی
کے اجزا مستقل الدلالت کو حدیث غدیر قرار دیا اور مشتمل ہونا اُس جزو کا امامت امیر المومنین پر بیان کیا تو
کیا استحالہ لازم آیا اور کیا مخالفت تصریحات اکابر و اصطلاح سے پیدا ہو گئی اور آپکے علماء
محققین اور اکابر محدثین سے بعضے وہ اشخاص ہین جنہون نے اس حدیث کو ببسط و تفصیل و تکمیل
و تطویل نقل کیا ہے چنانچہ علماء امامیہ قدیم الایام سے اُسکو اپنی مصنفات مین وارد کرتے ہین اور بعضے

[۱] اس لئے کہ طرق حدیث غدیر بافادہ امامت امیر کل امیر ہین اگرچہ سب کے سب متحد المعنی والمطلب ہین لیکن الفاظ اور معنی اُن کے مختلف ہین چنانچہ اکثر طرق مین وارد ہوا ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور بعضے طرق مین وارد ہوا من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ اور بعض طرق مین اولی کے ساتھ ولی کا بھی لفظ وارد ہوا ہے اور بعض طرق مین حدیث غدیر کے وارد ہوا ہے علی منی و انا منہ لا یودی عنی الا انا او علی اور بعض طرق مین ہے ہذا ولیی والمودی عنی اور بعض طرق مین اور بھی اختلاف ہے چنانچہ تفصیل اُسکی مصنفات علماء امامیہ خصوصا کتاب مستطاب عبقات الانوار مین مرقوم ہے پس اگر حدیث غدیر منحصر اُسی حدیث مین ہے جسمین لفظ مولی وارد ہے تو لازم آتا ہے کہ وہ احادیث جنمین لفظ اولی یا ولی واقع ہے اور وہ حدیثین جنمین لفظ علی منی و انا منہ اور لفظ المودی عنی واقع ہے حدیث غدیر نہون اور اگر مراد حدیث غدیر سے وہ حدیث ہے جو روز غدیر حق حضرت امیر واقع ہوئی ہو اور دلالت امامت پر کرتی ہو پس اس تقدیر پر حدیث ثقلین بھی داخل حدیث غدیر ہو جائیگی ن فہم والا تغفل ۱۲ + + +

ان باتونکا نسبت دینا جو آپنے اپنے رسالہ مین (۲۷) لکھین ہین ویسا ہی ہی کہ جسطرح کوئی شخص کہے کہ

وہ اشخاص ہین کہ جنہوں نے باختصار الفاظ و معانی اس حدیث رسول ربانی اور اس خطبہ طولانی کو بمقتضائے حمیت ایمانی ذکر کیا ہی چنانچہ ناظرین مصنفات کلامیہ افادات علمار امامیہ پر مخفی نہین ہی **اور بعضے** وہ اشخاص ہین جنہوں نے اس خطبۂ طولانی کے دو جزو دن پر اکتفا فرمائی ہی چنانچہ ابن حجر نے کہ اکابر اہلسنت سے ہے صواعق محرقہ مین بسند صحیح طبرانی سے جو روایت نقل کی ہی اسمین اس خطبۂ طولانی سے دو حدیثین مذکور ہین **اول** حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور اس حدیث کا قبل اور بعد زیادات لطیفہ اور فقرات شریفہ کو ذکر کیا ہی **دوم** حدیث ثقلین وہ بھی تفصیل توضیح و تصریح و تشریح چونکہ رعایت اختصار مانع اسکے ذکر سے ہے لہذا اشارۂ اجمالی اسکی طرف کیا گیا اور اسیطرح سید علی سمہودی نے کہ افاضل اور ثقات فرقۂ سنیہ سے ہین اور فاضل کامل مرزا محمد معتمد خان بدخشی نے کہ وہ بھی معتبرین اہلسنت سے ہین اسی حدیث کو طبرانی سے نقل کیا ہی اول نے کتاب جواہر العقدین مین اور ثانی نے کتاب مفتاح النجا فی مناقب آل العبا مین اور اسیطرح محدثین اور محققین اہلسنت نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہی **اور بعضے** وہ اشخاص ہین جنہوں نے حدیث ولایت پر اختصار کیا یعنی حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو تنہا ذکر کیا ہی اور اسکے قبل الست اولی بکم من انفسکم کو اور آخر مین اللھم وال من والاہ الے آخرہ کو بڑھایا ہی اور یہ لوگ سواد اعظم اور جماعت محدثین اہلسنت سے ہین اور بعضوں نے اسی ایک جملہ پر اکتفا کی ہی اور قبل و بعد کوئی زیادت ذکر نہین فرمایا ہی اور یہ لوگ اقل قلیل فرقہ سنیہ مین ہین **اور بعضے** وہ اشخاص ہین جنہوں نے اس خطبہ طولانی سے جو بروز غدیر بزبان بشیر و نذیر سے صادر ہوا ہی صرف حدیث تمسک ثقلین پر اکتفا فرمائی ہے جیسے نسخہ مشہورہ صحیح مسلم مین واقع ہوا ہی بطرق متعددہ **اور صاحبان عقل** و اندیشہ اور ناظران انصاف پیشہ خوب سمجھتے ہین کہ یہ سب حکایتین اسی خطبۂ طولانی اور روایتین اسی وحی ربانی کی ہین ہر شخص نے بحسب حوصلہ و فراخور استعداد و تفحص و تتبع مواد روز غدیر کے اخبار کو بیان کیا ہی ؎ ہر شیشہ کہ سرخ بود یا سبز و کبود + خورشید در آن برنگ آن شیشہ نمود **اب مقام** انصاف ہے کہ اگر ہم اس دابت پر جو صحیح مسلم مین مذکور ہی حدیث غدیر کا اطلاق کرین تو کیا استحالہ لازم آتا ہی اور موضوع بحث کیونکر بدلا جاتا ہی بلکہ موضوع بحث وہی حدیث غدیر اور بیان امامت حضرت امیر ہے وہ اب بھی باقی ہی کیا علمار امامیہ نے حصر کر دیا ہی کہ حدیث غدیر وہی ہی جسمین تصریح لفظ مولیٰ وارد ہوا ہو

اور سوا اُسکے کوئی حدیث غدیر نہین ہی اگر یہ حصر کیا ہی تو اُسکا نشان دینا لازم ہی لیکن مصرع مذکور یاد رہے ؎ ملال آورد آرزوے محال + کیا رسالہ کاشف الحق مین لکھا ہی کہ سوائے اُس حدیث کے جسمین لفظ مولی وارد ہوا ہے اور کوئی حدیث غدیر نہین ہی اس مضمون کو بھی کوئی بہرہ واقعیت سی نہین اسلیئے کہ رسالہ مذکورہ سی بھی وہی معنی اور مراد اس حدیث سی مستفاد ہوتے ہین جو سابق مین مذکور ہوئے چنانچہ رسالہ مذکورہ صفحہ ۳۹ مین کتاب سیر الصحابہ سی جو حدیث نقل کی ہی اُس سے دو سطر پہلے لکھا ہی اب بطور خاتمہ اور ایک حدیث غدیر کہ مشتمل ہی حدیث ثقلین پر کتاب معتبر اہلسنت سی نقل کرتا ہون الی آخر العبارۃ یہ عبارت بھی مخالف مطلوب نہین ہی بلکہ وہی عموم مستفاد ہوتا ہی جو ہمنے بیان کیا فافہم ہان البتہ چونکہ علماء امامیہ ذکر حدیث غدیر سے احتجاج واستدلال امامت جناب ولایتمآب پر بمقابلہ اہلسنت وارد کرتے آئے ہین اور اکثر علماء اہلسنت نے حدیث غدیر مین لفظ من کنت مولاہ کو نقل کیا ہی لہذا اکثر علماء اسی حدیث سی تمسک فرماتے ہین اور اثبات امامت کرتے ہین اور از انجا کہ یہ حدیث کتب اہلسنت ہا مین مشہور ہی استدلال اس حدیث سی مصنفات علماء امامیہ مین بھی بکثرت وارد ہی اور حدیث ثقلین سے بھی تمسک اُنکی افادات مین بکثرت مسطور ہی اور وارد ہونا اس حدیث کا غدیر خم مین بھی اُنکی کتابون مین جابجا مذکور ہے پس اگر مخاطب معاصر اور اُنکے معین وناصر بسبب فہم قاصر اُنکی افادات کو مختص اور حاصر تصور کرلین تو یہ توہم کاسد اور گمان فاسد ہی بلکہ عبارات علماء محققین وافادات محدثین معتبرین مبطل اس مزعوم اور منافی اس امر موہوم کے ہین ہمیشہ سی علماء امامیہ اثنا عشریہ اس روایت کو جو صحیح مسلم سے منقول ہوئی ہی حدیث غدیر مین شامل کرتے ہین چنانچہ علامہ جلیل وحبر نبیل المحدث العالم سید الاعاظم جناب سید ہاشم علیہ الرحمہ نے کتاب غایۃ المرام مین ایسا ہی کیا ہی وکذا غیرہ من الاعلام چونکہ عبارت سراپا انارت جناب مستطاب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب حق الیقین مین بزبان فارسی سلیس طرز بدیع ونفیس پر واقع ہی اور وہ اس مقام مین نافع اور حملہ اوہام کے واقع ہی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہ مختصر اُسکے فقرات لطیفہ اور برکات شریفہ سی ذخیرہ اندوز اور بہرہ ور ہو اور تصدیق کلام افضل الانام کی ناظرین کے قلوب پر جلوہ گر ہو پس واضح ہو کہ اولا اُس جناب نے مقصد ششم کو احادیث متواترہ مین قرار دیا ہی جو دلالت خلافت اور امامت

امیر المومنین پر کرتی ہین اور ہمین چند فصلین قرار دی ہین اور فصل اوّل واسطے ذکر حدیث غدیر کے معقود فرمائی ہی اور بعد خطبہ طولانی کے ارشاد فرمایا ہی واکثر مخالفان اجزاء این قصہ و خطبہ را ذکر کردہ اند و متعصبان ایشان چون دیدند کہ انکار این قصہ بالکلیہ نہایت بیحیائی دارد مجملے ازین واقعہ را با چند کلمہ از خطبہ کہ باعتقاد باطل ایشان صریح در امامت نیست نقل کردہ اند و ہر عاقلے میداند کہ در قضیہ کہ اینقدر آیات و تاکیدات در ان نازل شدہ باشد و مردم را در چنین وقتے و در چنین جائے فرود آورند اکتفا باین مطلب کہ ایشان فہمیدہ اند باین دو سہ کلمہ نمی کنند و اکنون قلیلے از انچہ در صحاح ایشان و کتب مشہورہ معتبرہ ایشان درین باب مذکور شدہ است ایراد می نمایم زیرا کہ این رسالہ گنجائش ذکر ہمہ ندارد در جامع الاصول از صحیح مسلم روایت کردہ است از یزید بن حیان از زید بن ارقم کہ گفت روزے رسولخدا صلعم در میان ما ایستاد و خطبہ خواند بر سر آبے کہ آنرا خم میگفتند در میان مکہ و مدینہ پس حمد و ثنائے الٰہی کرد و موعظہ نمود و خدا را بیاد ما آورد پس گفت ایہا الناس من نیستم مگر بشرے و نزدیکست کہ بیاید بسوئے من رسول پروردگار من و مرا بخواند و من او را اجابت کنم و بروم بعالم قدس و من دو چیز بزرگ در میان شما میگذارم اوّل آن کتاب خداست کہ در آن ہدایت و نور ہست بگیرید کتاب خدا را و متمسک شوید بآن پس ترغیب و تحریص نمود در باب کتاب خدا پس گفت و اہلبیت من خدا را بیاد شما می آورم در حق اہلبیت من دو مرتبہ این را فرمود انتہیٰ بعد اسکے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اور حدیثین بھی اسکے ساتھ بعض صحاح سے بیان فرمائی ہین جنمین لفظ مولیٰ مذکور ہی مکذا ینبغی تحقیق المقام و تشیید المرام واللہ ولی الفضل والانعام وبیدہ العصمۃ عن مزال اقدام الاقلام **اب اگر** آپ کو کلام دلالت حدیث مین ہی **تو اوّلاً** یہ بحث خارج از موضوع ہی اسلئے کہ کلام آپکا متعلق بتصحیح نقل ہی اور آپ جو داس حدیث کا صحیح بخاری اور مسلم مین چاہتے ہین اگر کلام معنی حدیث مین ہوتا تو آپنے کسی فقرہ کے معنی مین تو بحث فرمائی ہوتی یہ تو آپنے نہ کیا اور نہ آپسے ہوسکتا تھا تو پھر بھلا آپ دلالت حدیث ثقلین مین کیا کلام فرمائیگا **ثانیاً** بر سبیل تبرع بکمال اختصار اس مطلب کو بھی ہم بیان کرتے ہین **لیس و اضح ہو** کہ اوّل اس حدیث مین پیغمبر برحق اور نبی مطلق نے خبر اپنی وفات کی دی ہی پھر تاکید تمسک بہ ثقلین کی ہی پس یہ حدیث وصیت ہی جو متعلق زمان مابعد وفات سے ہوتی ہی اور عمل وصیت پر واجب ہے بدلیل قول حقتعالیٰ فمن بدلہ بعد ما سمعہ

اور وصیت آخر عمر مین جو کیجاتی ہی تو متعلق بامور عظیمہ و اشیاء ضروریہ فانا ائمۃ علی الذین یبیل لوفہ
بلکہ اعظم مہمات سی ہوتی ہی پس اس سے زیادہ ترو جوب تمسک باہلبیت معلوم ہوتا ہی بلکہ اگر رسم سلاطین
روزگار و شاہان دنیائے ناپائیدار پر چشم اعتبار سی نظر فرمائے تو ظاہر ہوگا کہ جب وہ لوگ کسی کو اپنا قایم مقام
کرنا کسی ملک مین چاہتے ہون اور آپ کسی دوسری ملک مین جانیکا ارادہ رکھتے ہون یا کسی کو اپنا ولیعہد
قرار دیا چاہتے ہون بعد اپنے تو ایسے کلمات امراو سلاطین کی زبانون پر جاری ہوتے ہین پس اس حدیث سے
صاف ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نے اپنی اہلبیت کو اپنا قائم مقام اپنی امت مین قرار دیا دویم قرآن و اہلبیت
کو بار بزرگ اور شئی نفیس فرمانا سوم ان دونو کو منضم اور شریک کرنا اور ظاہر ہے کہ قرآن مجید محفوظ از
خطا ہی پس اہلبیت بھی معصوم از گناہ ہوئے چہارم انہین دونو کا منتخب فرمانا اور کسی کو صحابہ سی اہلبیت کے
ساتھ شریک کرنا اور نہ سوائے اہلبیت کسی کو قرآن کا شریک قرار دینا پنجم ان دونون کی اطاعت کا حکم کرنا
اور انکے ساتھ تمسک کا حکم فرمانا ششم جملہ صحابہ کو بے انتشار احدی و اخراج فردی محکوم باطاعت و انقیاد
اہلبیت فرمانا ہفتم تمسک بالقرآن کو ایکبار ذکر کرنا اور تمسک باہلبیت کو تین بار ذکر فرمانا ہشتم خدا کو اپنے
اہلبیت کی بارہ مین یاد دلانا پس معنی یہ ہوئے کہ اہلبیت کی اطاعت سی خداوند عالم راضی اور خوشنود ہوگا اور
اسپر ثواب دیگا اور انکی نافرمانی سے حقتعالی غضبناک ہوگا اور اسنافرمانی پر عقاب کریگا پس اطاعت اور
فرمانبرداری ان حضرات کی واجب ہوئی نہم کلام کو وار د کرنا بجملہ اسمیہ جو دلالت کرتا ہی ثبوت و دوام
پر جیساکہ علم معانی اور بیان مین مذکور ہی اور جملہ کا مصدر فرمانا بان مکسورہ جو تاکید اور تحقیق مضمون جملہ پر
دلالت کرتا ہی جیساکہ علم نحو مین ثابت ہو چکا ہی دہم تمسک بالقرآن و کتاب اور اطاعت و انقیاد اہلبیت
اطیاب کو مقید کسی زمانے اور کسی شئے سی نفرمانا بلکہ مطلق کرنا جملہ امور دین و دنیا سی اور جمیع ازمان و اوقات
سی پس یہ اطاعت لازم ہوگی جملہ امور مین اور یہ حکم باقی رہیگا بیقائے تکلیف تا زمان قیامت پس یہ دس
وجہین جو بکمال اختصار مذکور ہوئین دلالت کرتی ہین کہ اہلبیت علیہم السلام واجب الاطاعۃ درمیان انام
اور مفسر کتاب ایزد منعام اور معصوم از معاصی و آثام اور پیشوائے صحابہ کرام اور جمیع احکام اور حاکم امت الی
یوم القیام باین معنی کہ ایک سردار بزرگ انمین سی موجود اور باقی رہینگا تا بقائے لیالی و ایام بعد خاتم انبیاء

قطعاً بحکم خداوند علام ہو گئے پس کوئی اُنپر حاکم نہوگا بلکہ یہی تمام خلق اور جملہ اہلِ عالم پر حاکم ہونگے اور
ازبسکہ امام حاکم ہوتا ہی پس کوئی اُنکا امام نہوگا بلکہ یہی سب خلق پر حاکم اور امام ہونگے **اور ظاہر ہی**
کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام داخل اہلبیت بلکہ سردار اہلبیت ہین پس امامت جناب ولایت مآب
بنصِ حدیث مسلم پیش اولوا الالباب مانند آفتاب عالمتاب بیشک و ارتیاب ظاہر و باہر ہو گئی یہ ہی تقریر مختصر جو مینے
لکھی ہی متعلق بحدیث صحیح مسلم با قطع نظر از سائر احادیث اہلسنت اور طالب تفصیل کو رجوع بافادات علمائے
اعلام و محققین کرام لازم ہی **اور واضح ہو** کہ جناب امیر المومنین کا داخل ہونا مصداق حدیث مین بلکہ افضل
اہلبیت ہونا باتفاق اہلِ اسلام ثابت ہی اور تخصیص علمائے اہلبیت کے اور باقی رہنا ایک فرد کا اہلبیت سے تا انقراض زمان
تکلیف اور شواہد مطالب مذکورہ کی ملاحظہ صواعق محرقہ و جواہر العقدین وغیرہما سے حضرات اہلسنت پر بھی
ظاہر ہو سکتی ہین اگر بچشم انصاف ملاحظہ فرمائین اور عصمت اہلبیت بھی کتب اہلسنت سے تصریح پیدا اور روشن
ہوتی ہی سے حق نپوشیدہ است پیغمبر + پردہ از روی کار برگیرید + **خاتمہ کلام** و تتمیم مرام در دفع اوہام
واضح ہو کہ روایت صحیح مسلم مین جو منقول ہوئی ہی ایک تتمہ بھی وارد ہی کہ اُسمین حضرت زید نے اپنی رائے سے ذریات
کو داخل فرمایا ہی اور معنی اہلبیت کو بتایا ہی چونکہ علامہ مجلسی نے حق الیقین مین اُسکو بعبارت سلیس و طرز
نفیس ذکر کیا ہی لہذا وارد کرنا اُس کلام کا اِس مقام مین اولیٰ و انسب معلوم ہوا پس جاننا چاہئے کہ حق الیقین
مین بعد ذکر روایت مسلمیہ مذکورہ ہی پس حصین بن سبرہ از زید پرسید کہ کیستند اہلبیت او ای زید آیا زنان

[1] واضح ہو کہ فاضل متین مولوی مبین نے کتاب وسیلۃ النجاۃ مین ترجمہ حدیث صحیح مسلم فی الجملہ موافق مقصود شیعہ فرمایا ہے اور وہ آپکے
فاضل اعلام اور اکابر کرام اور اولوا الافہام سے ہین اور وہ کلام یہ ہی - روایت کردہ است مسلم از زید بن ارقم کہ ایستادہ شدند سولخدا صلعم روزی
درمیان ما در حالیکہ خطبہ میخواندند بموضعی کہ آنجا آبی بود و خواندہ میشد آن موضع بخم بضم خاء معجمہ و تشدید میم یعنی در غدیر خم کہ درمیان مکہ و مدینہ بود
پس شکر و ثنا بجناب جل و علیٰ کما ہو احریٰ بجا آورد و نصیحت و پند بمردمان کما ہو الیق و اولیٰ بود داد و بعد ازان فرمود اما بعد حمد و ثنا بدانید و آگاہ باشید
ای مردمان بدرستیکہ من بشرم و قریب است کہ بیاید مرا فرستادہ پروردگار من و قبول کنم او را مراد ملک الموت است یعنی ملک الموت بیاید و من ازین عالم
انتقال نمایم لہذا بشما وعظ میکنم و میگویم کہ میگذارم در میان شما دو چیز نفیس عظیم اول آن قران شریف کہ کتاب خدا است و دران نور و ہدایت است پس بگیرید دامن
و نواہی آن و چنگل زنید بوی و تحریص فرمود بر کتاب اللہ و ترغیب نمود باستمساک وی بعد ازان فرمود دوم آن دو چیز نفیس عظیم اہلبیت منند یاد میدہم
خدا را در حق اہلبیت خود سہ مرتبہ این کلمہ فرمود یعنی از خدا بترسید و حقوق ایشان نگاہدارید و طاعت و محبت ایشان را شعار و دثار خود سازید
چنانچہ امتثال باحکام کتاب اللہ فرض است ہم چنین اطاعت و انقیاد او امر اہلبیت بجوارح و ارکان و محبت و عقیدت و مودت و
رسوخیت بقلب و جان واجب و فرض است انتہیٰ ہم صاحبان ایمان کو قسم خدا وند ایزد منان کے دیکر پوچھتے ہین کہ آیا وہ حضرات
جو سردار خلق اور پیشوائے تمام امت بعد رسولخدا بمقتضائے حدیث ثقلین ہون وہ محکوم اور مطیع کسی کے خلق سے ہو سکتی ہین
اور جب محکوم کسی کے نہوئے تو صحابہ مین کوئی اُن پر حاکم اور امام نہوگا پس بیشک حدیث ثقلین خلافت اہلبیت خصوصاً خلافت
امیر المومنین پر دلالت کرتی ہے وہو المطلوب ۱۲ + + +

کتابونکا اہلسنت کی آپنے حوالہ دیا ہی کوئی کتاب (۳۲) منجملہ اُن کتابون کے آپکے ملاحظہ سے نہین گذری

اوراز اہلبیت او نیستند گفت زنان او از اہل خانہ او ہستند ولیکن اہلبیت درینجا آنہا یند کہ بعد از حضرت تصدق
برایشان حرام ست مانند آل علیؑ و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس گفت برینہا ہمہ تصدق حرام ست گفت بلے
اور بعد ذکر روایت ثانیہ کے جو صحیح مسلم سے منقول ہی فرمایا ہی کہ گفتند کیستند اہلبیت او زنان او ید گفت نہ
بخدا سوگند زن چند گاہی با شوہر میباشد و طلاقش میگویند و بخانہ پدرش و قومش میرود اہلبیت او خویشان
و عصبہ او یند کہ تصدق برایشان حرام ست **مؤلف گوید کہ** معنی اہلبیت را سابقا ذکر کردیم کہ مخصوص
آل عباست و انچہ زید گفتہ است از پیش خود گفتہ است و اعتباری ندارد **با آنکہ** متضمن مطلب ما ہست زیرا کہ
خلفاء ثلثہ البتہ خارجند و خویشان آن حضرت کسی در آن زمان دعوی امامت نکرد و ہمہ اتفاق بر خلافت
آنحضرت داشتند و اگر کسے دعوی کردہ باشد قائلان بآن منقرض شدہ اند و باتفاق مذہب حق میباید
در میان امت باشد تا روز قیامت **و ثعلبی** در تفسیر واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا روایت کردہ است
از ابو سعید خدری کہ گفت شنیدم از رسول خدا صلعم کہ گفت ایہا الناس من در میان شما دو ثقل میگذارم یعنی
دو امر سنگین بزرگ کہ خلیفہ منند اگر اخذ کنید بآنہا گمراہ نشوید بعد از من ہرگز یکی از آنہا بزرگتر ست از دیگرے کہ
آن کتاب خدا است و آن ریسمانیست کشیدہ از آسمان بسوی زمین و عترت من کہ اہلبیت منند بدرستیکہ از یکدیگر
جدا نمی شوند تا در حوض کوثر نزد من آیند **و ابن** مغازلی و دیگران نیز این مضمون را بسندہای بسیار
روایت کردہ اند و در آخرش ذکر کردہ اند کہ نظر کنید کہ چگونہ خلافت من در حق ایشان میکنید و ہمین مضمون را صحیح ابی
داؤد سجستانی و صحیح ترمذی از زید بن ارقم روایت کردہ اند **اقول** باتفاق اہل اسلام نزول آیہ تطہیر قبل ماجرای غدیر ہے
اور روایت صحیح مسلم سے بھی ظاہر ہوتا ہی اور شان نزول آیہ تطہیر کتب معتبرہ اہلسنت مین منقول ہی کہ رسول خدا نے
اپنی عبا کو علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام پر ڈالا اور فرمایا اللہم ہؤلاء اہلبیتی پس جبکہ بنص شارع معلوم ہوچکا کہ
علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام اہلبیت خیر الانام ہین پھر تفسیر حضرت زید زائد اور فضول بلکہ بمنزلہ تفسیر
بالرائے و اجتہاد بمقابلہ نص رسول ہیش اہل بصیرت و ارباب عقول قرار دیجائیگی **علاوہ** اسپر خود الفاظ
روایت مسلم پر یہ تفسیر منطبق نہین ہو سکتی اسلئے کہ سابق مین ہم بیان کرچکے ہین کہ اس حدیث سے خلافت اور عصمت
اہلبیت مستفاد ہوتی ہی اور قول بخلافت و عصمت سوائے جناب امیر اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہین خرق اجماع

بلکہ کچھ نام بھی آپنے گھڑ لئے ہین ابن الجوزی (۳۳ھ) کی تصانیف مین کوئی کتاب خصائص نہین ہی جیسا کہ

مرکب ہے ہیں جبکہ زمانِ رسول مین مصداق اہلبیت عصمت وطہارت یہی بزرگوار تھے پس غیر اُن حضرات کا اُس زمانہ مین مراد نہین ہو سکتا اور بعد اِن حضرات کے وصفِ عصمت اُنہین مین پایا جاتا ہی جنکو امامیہ اثنا عشریہ امام جانتے ہین اور انکے غیر سے یہ وصف منتفی ہی باجماع اسلام پس مراد اہلبیت سے ائمہ اثنا عشر ہین چونکہ مقام اجنبی ہی زیادہ تفصیل کلام اس مقام مین مناسب نہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم آمدیم بر اصل مطلب اب توبحمد اللہ القدیر ذکر حدیث غدیر صحیح مسلم مین مُسَلَّم اور صحیح بلکہ عیان اور صریح اور آپکا شبہہ اور دعوائے استحالہ کذب فضیح اور وہم قبیح اور نمونہ کرماد نشتق بلا ریح ہو گیا اور حق حقیق ظاہر اور مضمون شعر مشہور جلوہ گر ہوا ؎ جو نہان تھا وہی ہر سو عیان ہی + یہ کہنے لن ترانی اب کہان ہی + فیا اہل السنۃ والجماعۃ ÷ ادخلوا فی السلم والطاعۃ ÷ وامنوا بہذا الحدیث ومن لولہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اب باقی رہی صحیح بخاری اُسکی نسبت عذر صحیح بکمال بسط وتوضیح اختلاف نسخ سے بیان ہو چکا ہی اور بطرز جدید تحریر اس مطلب جدید کی یہ ہے کہ جامع قرآن نے نسخ مختلفہ مصحف مجید وقرآن حمید بکمال تاکید وتہدید مردان وزنان صحابہ سے لی لئے اور ایک نسخہ اُنمین سے اپنی نزدیک مناسب سمجھکر اطراف واکناف عالم مین مشتہر کروا دیا اور اُسکے ماسوائے کی تلاوت اور رواج کا دروازہ بند کیا باوجودیکہ قرآن کتاب حکیم علام اور جامع جمل وتفاصیل احکام اور واجب التعظیم والاحترام اور معجزہ رسول انام درمیان اہل اسلام اور حجت حق بر کافہ خاص وعام ہی اور مفسرین اور محدثین اختلاف نسخ کتاب مبین پر تنبیہ فرماتے ہین اور جابجا کتب حدیث وتفسیر مین اسکا پتا بتاتے ہین پس اگر آپکے امراء حکام اور علماء اعلام اور فقہاء عظام ہتمام تام اسی قبیل سی دربارہ صحیح بخاری جسکا مرتبہ بعد کتاب باری ہی عمل مین لائین اور علماء وفضلا ور شارحین جابجا اختلاف نسخ پر تنبیہ فرمائین اور وہی ایک نسخہ اطراف واکناف عالم مین مشتہر کر دیا جائی تاکہ حجت شیعون کی قائم نہونے پائے تو کیا مقام استعجاب واستغراب پیش اولوا الالباب ہے، ولیس ذلک باول قارورۃ کسرت سبحان اللہ بمضمونِ قولِ شاعر ؎ خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ + آپ ہی تو صحیحین کے ایک نسخے کو مشتہر فرمائے اور آپ ہی نسخ مختلفہ کا وجود صفحۂ روزگار سے مٹائے اور آپ ہی صحیحین مین مذکور نہونیکا ذکر زبان پر لائے اور آپ ہی ہمسے کہے کہ حدیث غدیر کا نام ونشان بھی صحیحین مین نہین اور اگر ہی تو بتائے یہ جملہ امور سرمایہ تعصب وعناد وخصومت دلداد اور مصداق آیہ کریمہ وسلقوکم بالسنۃ حداد ہین لیکن بحمد اللہ تعالیٰ قدرتِ قادرِ مطلق وحکیم برحق اور اُسکا انعام عمیم اور احسان

آپ سطر۱۰ صفحہ۱ رسالہ کاشف الحق مین (۳۴) لکھتے ہین موفق بن احمد کی کوئی کتاب موسوم

عظیم جو بیحد و بے پایان ہی تعظیم و تکریم اور حمد و ثنای جسیم کی شایان ہی کہ باوجود محو و اسقاط کثیر نشان حدیث غدیر

ابتک صحیحین سے اہل بصارت و بصیرت کی نزدیک نمایان ہی جیسا کہ عرفی نے کہا ہی ~ از نقش و نگار در و دیوار

شکستہ + آثار پدیدست صنادید عجم را + اور مین اس مقام مین اس مطلب پر دو دلیلین ذکر کرتا ہون **دلیل اوّل**

الزامی بیان اُسکا یہ ہی کہ جمال الملّۃ والدین آیۃ اللہ فی العالمین علامہ حلّی احلہ اللہ دار الکرامۃ واعلی فی جنات

الفردوس مقامہٗ نے کتاب کشف الحق و نہج الصّدق دلیل بست و پنجم مین از جملہ اخبار متواترہ کہ دلالت امامت

امیر المومنین پر کرتے ہین **مسند احمد بن حنبل** سے تین حدیثین نقل کی ہین ایک اُنمین سے فضیلت جناب

امیر المومنین و سیدہ نساء عالمین و حسنین علیہم السلام مین اور دوسری پیدایش انوار خمسہ نجبا مین اصل

واحد سے اور تیسری دربارہ تمسک ثقلین جسکے الفاظ روایت مسلمیہ سے زاید اور بہت صریح ہین **بعد**

اسکے پھر مسند احمد بن حنبل اور صحیح مسلم سے اسی حدیث کو بیان فرمایا ہی جو سابق مین بیان ہوئی۔

پھر علامہ زمخشری سے ایک حدیث ذکر کی ہی جسکا محصّل مضمون یہ ہے کہ امیر المومنین و آئمہ طاہرین نسل

فاطمہ زہرا اسرار پروردگار اور ایک رسن ہین جو دراز ہی درمیان خدا و خلق کی جو اُنسے تمسک کریگا وہ

نجات پائیگا اور جو تخلف کریگا وہ سرگشتہ ہوگا پھر تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہی حدیث ثقلین کی جسکے الفاظ

بہ نسبت حدیث مسلم بہت صریح ہین مطلب پھر جمع بین الصحیحین سے وہی روایت جو مسلم نے ذکر کی ہی

بیان فرمائی ہے **فضل بن روزبہان** شافعی نے ابطال الباطل مین اسکی جواب مین فرمایا ہے ہذہ

الاخبار بعضہا فی الصحاح و بعضہا قریب المعنی منہا یعنی یہ حدیثین بعضی انمین سے صحاح مین ہین اور بعضی

قریب المعنی ہین اُنسے جو صحاح مین ہین **اب** اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس روایت کا فاضل مذکور

نے صحاح مین ہونا قبول کیا ہی وہ روایت صحیح مسلم ہی اور چونکہ لفظ صحاح جمع محلّی باللام ہی اور وہ مفید

عموم ہوتی ہی بس روایت مسلمیہ کا مذکور ہونا صحاح ستہ مین مسلّم ہوگیا اور انمین صحیح بخاری بھی داخل ہے

اور مطابق اور موافق کلام فاضل مذکور سے یہ ہی کہ جناب سیّد علی بن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب طرائف

مین فرمایا ہی نقل کرکے کتاب جمع بین الصحاح الستہ سے جسکو رزین نے جمع کیا ہی و رہو فی الکتاب المذکور

من الصحاح الستۃ الجزء الثالث المشار الیہ حدیث زید بن ارقم المقدم ذکرہ فی احادیث وصیۃ النبی صلعم

یہ کتاب مطالب نہین ہی جیسا کہ آپ صفحہ ، کے (۲۵۱) حاشیہ پر رسالہ کاشف الحق مین لکھتے ہین۔

بالثقلین یوم غدیر خم یعنی اہلسنت نے روایت کی ہی کتاب مذکور مین صحاح ستہ سی جزو ثالث مین جسکا اشارہ کیا گیا ہی حدیث زید ابن ارقم کو جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہی احادیث وصیت نبی مین بہ ثقلین روز غدیر خم اور مخفی نرہے کہ فضل بن روزبہان شافعی نے کتاب مذکور مین تسلیم کیا ہی کہ احادیث مذکورہ دلالت کرتی ہین وجوب متابعت اہلبیت پر اور اقتدا پر اُنکے اور لینے احکام کے اُنسے جملہ اقوال و اعمال مین اور یہ وصیت ہے امت کو تمسک بثقلین کی اور اِسمین کوئی نزاع نہین لیکن اِسسے خلافت امیر المومنین و خلافت اہلبیت لازم نہین آتی سبحان اللہ محبت اور موالات اہلبیت کو فرض کرنا اور اُنسے احکام کے اخذ کرنیکی اور اُنکی متابعت و اقتدا کی وصیت کرنا اور اُنکو شریک قرآن قرار دینا جیسا کہ فاضل مذکور خود تسلیم فرماتے ہین اور پھر انکار کرنا خلافت امیر المومنین کا امر عجیب ہے اور شک اِسمین شک ہے بدیہیات مین اور ہم سابق مین بر وجہ اختصار وجوہ دلالت حدیث رسول مختار برامامت آئمہ اطہار سیما حیدر کرار غیر فرار بیان کر چکے ہین اعادہ اُن وجوہ کا ضرور نہین ہے اور طالب تفصیل کو رجوع بافادات علمار امامیہ و مصنفات کلامیہ لازم ہی فافہم دلیل دوم تحقیقی بیان اُسکا یہ ہی کہ یہ کلام اعجاز نظام جو مبدٔ وحی و الہام جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سی بروایت صحیح مسلم مقبول مین الاعلام صادر ہوا ہی مقام وصیت مین واقع ہوا ہی اسلئے کہ جو شخص ادنے بہرہ فقہ سی رکھتا ہی اُسپر مخفی نہین کہ جس کلام سی مقصود اصلی متکلم کا عمل اُسپر ہو بعد وفات کی تو ایسے کلام کو عرف شارع اور اصطلاح فقہا مین وصیت کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اِس حدیث مین سرور کائنات صلعم نے خبر قرب وفات دی ہے پس تاکید تمسک بثقلین ہر طرح پر وصیت کہلائیگی اسیوجہ سے اکابر متقدمین اور اعاظم متاخرین فرقہ اہلسنت نے بھی اِسکو وصیت قرار دیا ہی چنانچہ فاضل جلیل اہلسنت فضل بن روزبہان شافعی نے بھی اِسکو وصیت کہا ہی اور شک اِسمین لاطائل اور غفلت از مسائل ہی اور ظاہر ہے کہ منصب رسول ایزد منعام سردار انبیار کرام ہدایت کافہ انام اور بیان شرائع اسلام اور تبلیغ احکام و رفع شکوک و اوہام بکلام حق نظام اور بشارت بثواب نعیم دار السلام اور انذار از عقاب بئس المقام تھا یہی منصب کبیر بعد بشیر و نذیر بنص حدیث غدیر مفوض باہلبیت عصمت و تطہیر خصوصاً جناب امیر فرمایا اور حضرات اہلبیت کو بعد اپنے وصی اور متولی اس منصب جلیل کا قرار دیا اور یہ حضرات ایک بعد ایک کے جانشین پیغمبر برحق ہوئے اسیطرح شایان امت خیر العباد اطاعت و انقیاد

وامتثال اوامر ونواہی وپابندی احکام رسالت پناہی ہی پس حضرت نے اس اطاعت کو بعد وفات مصروف اور منسوب طرف ذوات بابرکات اہلبیت رفیع الدرجات فرمایا بایں معنی کہ امت کو وصیت کی کہ جسطرح وہ لوگ حیات سرور کائنات مین علوم قرآنی اور شرائع ربانی اور انوار ایمانی حضرت سے حاصل کرتی تھے اسیطرح تمام امت پر لازم اور واجب کر دیا کہ جملہ امور مین پابندی اقوال واحکام واوامر ونواہی اہلبیت کرام کیا کرین پس حدیث صحیح مسلم سے دو چیزین مستفاد ہوئین **اوّل** وصایت یعنی وصی اور جانشین ہونا اہلبیت کا **دوم** وصیت کافہ امت درخصوص تمسک بثقلین بدون استثناء احدی واخراج فردی جیسا کہ ہمنے سابق مین بیان کیا ہی فافہم **بعد** تمہید اس مقدمہ کے واضح ہو کہ حسب اعتراف وتسلیم بعض اکابر اہلسنت مانند ابو مسعود اور ابوبکر برقانی ایک حدیث اور بھی علاوہ از حدیث صحیح مسلم بخاری اور مسلم نے صحیحین مین نقل کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ جناب رسالتمآب نے اپنی امت کو وصیت بکتاب خدا بھی کی اور وصی بھی مقرر فرمایا پس روایت صحیح بخاری سے بھی ظاہر ہوا کہ پیغمبر خدا نے اپنا وصی قرار دیا جسطرح روایت سابقہ صحیح مسلم سے وصی کی تعیین ہویدا ہوتی ہے **سند** اس کلام صدق نظام کی یہ ہی کہ عالم جلیل وحبر نبیل الہادی الی سواء الطریق یحیی ابن البطریق رحمہ اللہ وسقاہ من مختوم الرحیق کہ جنکی تنقید اور تحقیق اور تعدیل و توثیق انکے کلام انیق اور کتاب رشیق سے ظاہر وباہر ہے اور علامہ ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال مین انکی صفات حسنہ بیان فرمائی ہین کتاب عمدہ مین تحریر فرماتے ہین

ومن الجمع بین الصحیحین للحمیدی الحدیث التاسع من المتفق علیہ بین مسلم والبخاری
من مسند عبد اللہ بن ابی اوفی بالاسناد المقدم عن طلحۃ بن مصرف قال سئلت عبد اللہ بن ابی اوفی
ہل کان النبی اوصی فقال لا فقلت کیف کتب الوصیۃ اوامر بالوصیۃ فقال وصی بکتاب اللہ قال
الحمیدی وفی حدیث ابن مہدی زیادۃ ذکرہا ابو مسعود وابوبکر البرقانی ولم یخرجہا البخاری
والمسلم فیما عندنا من کتابیہما وہی قال ہزیل بن شرحبیل ابوبکر کان یتامر علی وصی رسول اللہ
وفی حدیث وکیع قلت فکیف امر الناس بالوصیۃ وفی حدیث بن نمیر کیف کتب علی المسلمین الوصیۃ
ولیس لطلحۃ بن مصرف عن ابن ابی اوفی فی الصحیحین غیر ہذا الحدیث الواحد انتہی

له اس حدیث کو جناب سید عالم فخر الاعاظم ذخر المکارم جناب سید ہاشم علیہ الرحمہ نے بھی باب بست ودوم مقصد اول غایۃ المرام مین جمع بین الصحیحین سے نقل فرمایا ہے ۔۱۲ ⁂ ⁂ ⁂

محصّل ترجمہ یہ ہی کہ حمیدی نی جمع بین الصحیحین حدیثہم مین جو متفق علیہ ہی درمیان بخاری اور مسلم کی مسند عبد اللہ بن ابی اوفی مین باسناد مقدم طلحہ بن مصرّف سی روایت کی ہی انہون نے کہا کہ مین نے پوچھا عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ آیا پیغمبر خدا نے وصیت فرمائی تھی پس اُنہون نے کہا کہ نہین پس مین نے کہا کیونکر فرض کیا وصیت کو یا حکم کیا وصیت کا پس ابن ابی اوفی نے کہا کہ وصیت کی تھی کتاب خدا کی حمیدی کہتے ہین اور حدیث ابن مہدی مین زیادت بھی ہی جسکو ذکر کیا ہی ابو مسعود اور ابو بکر برقانی نے اور بخاری اور مسلم کی اُن کتابون مین جو ہمارے پاس ہین نہین پائی جاتی ہی اور وہ زیادت یہ ہی کہ کہا ہزیل بن شرجلیل نے کہ ابوبکر حکومت کرتے تھے وصیّ رسول خدا پر بعد اسکے حمیدی نے اختلاف نسخہ حدیث کا ذکر فرمایا ہی اور کہا ہی کہ حدیث وکیع مین فکیف امر الناس بالوصیۃ وارد ہی اور حدیث ابن نمیر مین کیف کتب علی المسلمین الوصیۃ وارد ہے پھر کہا ہی کہ طلحہ بن مصرف سے ابن ابی اوفی سے یا صحیحین مین سوا اِس ایک حدیث کی اور کوئی حدیث مروی نہین ہی

اقول اکابر اہلسنّت سی دو عالم عامل اور دو محدّث کامل دو گواہ عادل اِس امر پر ہین کہ صحیحین یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین یہ حدیث مذکور ہی اور اِس حدیث کا محصل یہ ہے کہ جناب رسالتمآب نے وصیت بکتاب اللہ نہ فرمائی اور ایک وصی مقرّر فرمایا اور یہ دونو بزرگ محدّث عالیشان واز جملہ ثقات اعیان درمیان فرقہ اہلسنّت ہین **صاحب جامع الاصول** نے کتاب مذکور ابتدائی مجلد اوّل مین اِن دونو محدثون کو بکمال تعظیم و تبجیل اور بوصف وثنا جمیل ذکر فرمایا ہی اور اواخر مجلد ثانی مین بتفصیل اُن کے اوصاف جمیلہ کی فرمائی ہی اور محققین اہلسنت اِن دونو کے اقوال ور افادات پر وثوق واعتماد اور اُنکی تخریج اور تصنیف سے استناد فرماتے ہین اور جابجا اُن کے اقوال سی اپنے مطالب پر حجت لاتے ہین **اور ابوبکر** برقانی کی جلالت مقدار اور وثوق واعتبار اور فخر وافتخار مین اتنا ہی کافی ہے کہ کنیت اُنکی یادگار اور مشابہ کنیت یار غار اوّل خلفاء رسول المختارؐ ہے اب اِس سی زیادہ اُنکے وثوق واعتبار مین کیا درکار ہی **اور صاحب جامع الاصول** فرماتی ہین کہ نہین دیکھا مین نے اپنے شیوخ مین معتبر تر اُنسے **اور قطع نظر** اِس کلام کے اُنہون نے بھی مانند حمیدی کے کتاب الجمع بین الصحیحین کو لکھا ہی اور حمیدی نے مثل دیگر محققین فرقہ اہلسنّت اُنکے اقوال سی استناد کیا ہی **اور ابو مسعود** دمشقی بھی عالم جلیل الشان اور محدّث رفیع المکان ہین اُنہون نے بھی جمع بین الصحیحین

مین ایک کتاب تصنیف فرمائی ہی کہ مشہور درمیان اکناف و اطراف ہی اور اُسکا نام اطراف ہی اور ذکر اُس کا
متداول مین الاسلاف و الاخلاف ہی اور اکابر علمار محققین اہلسنت کو اُسکی وثوق و اعتبار کا اعتراف ہی اب
تو ظاہر ہوا کہ دعویٰ ہمارا مقرون بصدق اور مشحون بانصاف ہی اور ذکر حدیث وصیت بجناب خدا و تعیین
وصی از جانب رسول رب ہدیٰ نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین مسلّم اور مقبول اہل خلاف ہے اور منکر اُسکا منہمک تعصب و
اعتساف ہی لیکن اتنا بیان کرنا بھی ضرور ہی کہ ابوعبداللہ محمد بن ابی نصر حمیدی نے اس حدیث کو
جمع بین الصحیحین مین بخاری اور مسلم سے قبول فرمایا ہی بروایت ابومسعود و ابوبکر برقانی اور انکار اُسکی
صحت کا نہین کیا ہی اسواسطے کہ اگر انکار کرتے تو بہت ظاہر ہے کہ وہ کبھی ایسی روایت کو درج
کتاب کرتے یا اپنے انکار کو بتصریح لکھتے جیسے اُنہون نے حدیث زنا میمون کو جو ابن میمون سے بروایت ابومسعود
نقل کی ہی تسلیم نہین کیا ہی بلکہ اُسکو ملحق بخاری سے قرار دیا ہی اور حمیدی کا یہ کہنا کہ یہ روایت اُس نسخہ مین
ان کتابون کے جو ہمارے پاس ہی نہین پائی جاتی دلالت انکار پر نہین کرتا بلکہ دلالت اختلاف نسخ پر بتصریح
تمام کرتا ہی اور یہ امر محل کلام نہین اختلاف نسخ صحیحین پیش ناظر صحیح العین از جملہ محسوسات ہی خود اصل
روایت مذکورہ مین الفاظ اور ہین اور وکیع نے اور لفظون سے اس حدیث کو نقل کیا ہی اور ابن نمیر نے اور
ہی جملہ بیان کیا ہی اور جیسی زیادت وکیع اور ابن نمیر پیش منصف روشن ضمیر و ناظر انصاف خمیر دلیل اختلاف
نسخ ہی ویسی زیادت ابن مہدی بھی شاہد عادل اسی اختلاف کی ہی پس کلام حمیدی دربارہ زیادت وکیع و ابن
نمیر محمول اختلاف نسخ پر قرار دینا اور دربارہ زیادت ابن مہدی انکار پر نازل کرنا ترجیح بلا مرجح ہی علاوہ اسکے
اختلاف نسخ تو ملاحظہ شروح بخاری و مسلم سے بلکہ سیر کتاب جامع الاصول سے جا بجا ظاہر ہی پس یہ اختلاف موجب انکار اصل
حدیث ہو نہین سکتا الحمد للہ العلی العظیم علی احسانہ العمیم ظاہر ہو گیا کہ شیوخ ثلثہ نے قبول فرمایا کہ یہ روایت صحیحین کے
نسخو مین ہی اور باتفاق شیوخ ثلثہ شیخین نے اسکو صحیحین مین بشہادت دو شاہد عادل نقل کیا ہی اور کوئی کلام سند روایت
اور اسکے وثوق و اعتبار مین باقی نہین رہا و ہو المطلوب مومن دیندار اور ناظر انصاف شعار کو
اس روایت کی ملاحظہ سے تازہ حیرت لاحق حال ہوتی ہے اوّل روایت تو دال نفی وصیت اور وصایت
پر ہے اور وسط خبر مثبت وصیت جناب خیر البشر بجناب خالق اکبر ہے اور آخر حدیث سے تو صاف ظاہر

مین لکھا ہی چونکہ کوئی کتاب بھی آپنے اہلسنت (۳۹) کی نہین دیکھی پس وہ سب اس راہ سی تو بالکل

ہوتا ہی کہ نبی برحق اپنا وصی مطلق مقرر فرما گئی اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ راوی کو جب کچھ بن نہ آیا تو ایک مضمون لطیف اپنی ذہن شریف سی گھڑ کر بڑھا یا یعنی حضرت ابو بکر کو وصی رسول پر حاکم بنایا تاکہ بنیان خلافت مین رخنہ نہ آنے پائی اور یہی سبب ہی کہ شیوخ ثلثہ ذکر اسکا اپنی زبانون پر لائی ورنہ کبھی جبارت اس یادت کے ذکر پر نفرماتے اور کبھی حرف قبول از راہ نسیان وغفول بھی زبان قلم پر نہ لاتے **اب راقم الحروف** خدمت اہل انصاف مین التماس کرتا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے جو وصی مقرر فرمایا تو یہ امر چند شقوق سی خالی نہین **ایک یہ** کہ وصی کو اپنی متروکات پر مقرر فرمایا ہو جو زمان حیات مین بحکم ربانی ونص قرآنی رسول یزدانی کے مملوکات سے تھے تو اسکا حال یہ ہے کہ بنا بر روایت صحیحین ودیگر کتب معتبرہ اہلسنت اموال رسول مختار ودیگر انبیاء پروردگار سرور کبریا سرور ابرار دمیراث اہلبیت اطہار ہو نہین سکتی بلکہ بعد وفات صدقہ ہو جاتے ہین اور زمام اختیار ان صدقات کے ولی امر اور خلیفہ وقت کے ہاتھہ مین ہوتی ہی جیسا کہ احادیث اہلسنت مین مذکور ہی اور کتب علما سنیہ مین مشہور ہی اور اگر ان اموال مین میراث ہوتی تو سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا وعلی ابیہا وبعلہا وبنیہا کیون محروم ہوتین اور حضرت خلیفہ سرکردہ سقیفہ سی کیون مہاجرت فرماتین اور اس حیات مستعار اور دنیا نا پائیدار مین اُنسے کیون ناراض جاتین فافہم فان الکلام طویل والوقت قلیل **شق دوم** یہ ہی کہ حضرت نے وصی کو اپنی ازواج اور اہلبیت پر مقرر فرمایا ہو **تو عمدہ** ازواج بی بی عائشہ ہین بنا بر مزعوم اہلسنت اگر حضرت اُنپر وصی مقرر فرماتے تو ضرور اُنکو خبر اس امر کی ہوتی اور کم سے کم بعد وفات سرور کائنات اُنپر منکشف ہو جاتا کہ ہمپر کوئی وصی معین ہوا ہی اور سرور کائنات بھی ضرور حکم کر جاتے کہ تم اُس وصی کی بدون اجازت کوئی کام نکرنا اسواسطے کہ ازواج مین کوئی غیر رشیدہ نہ تھین پس اگر امور اُنکی اجازت وصی پر محول نہوتی تو وصی کا معین کرنا از جانب رسول مقبول لغو اور فضول ہو جاتا **اب یہ** تو فرمائیے کہ بہترین عمل یعنی جنگ و جدل اور حرب جمل اور طول امل حضرت ام المومنین کا بے اجازت وصی تھا یا باجازت اگر باجازت تھا تو اُس وصی کا نام بتائی جس نے نفس رسول اور زوج بتول کے ساتھہ محاربہ کی اجازت دی ہو اور حدیث یا علی حربک حربی پس پشت رکھی ہو اور اگر بے اجازت وصی تھا تو حضرت ام المومنین مخالفت حکم سید المرسلین صلعم سی افراد آیہ کریمہ مین جو درباره مخالفت وصیت وارد ہی داخل ہو گئین حق تعالیٰ قرآن مجید اور فرقان حمید مین از راہ تخویف

شدید و تہدید مزید فرماتا ہی فمن بدّلہٗ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علے الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم
اور عمدہ اہلبیت جناب امیر المومنینؑ وسیدہ نساء عالمین اور دو سردار جوانانِ بہشت وریحانِ رسول
عصمت سرشت بھی جناب رسالتمآب کیا اُنکے لئی متروکہ چھوڑ گئے تھی کہ وصی مقرر کرنیکی احتیاج ہوتی دستور عالم تو
یہی ہی کہ جب میّت کوئی متروکہ چھوڑ جاتا ہی اور ورثہ صغیر ہوتے ہین یا اُن کے تنازع اور تخالف کا خوف آتا ہی
تو وصی مقرر کرتا ہی یہان اصلِ میراث منتفی ہی وصیت اور وصایت کیسی **شق سوم** اپنی امّت پر کسی کو
وصی مقرر فرمایا ہو یہ احتمال حق ہی اور شانِ نبوت و رسالت بھی مقتضی اسی امر کی ہی کہ خاتم النبیین جسکا دین تا
قیامِ قیامت و یوم الدین باقی رہیگا وہ ایک شخص کو فی الحال اپنی طرف سی خلق پر وصی مقرر کر جاوے جو تمام
امّت کو ہدایت کرے اور ضلالت اور اختلاف سی انکو محفوظ رکھے اور آیندہ کیواسطے بھی ایسا بندوبست کرے
جو علی الدّوام تا یوم القیام کافی اور وافی ہو پھر اگر بعد اتمام حجّت و ایضاح حق کوئی شخص از راہ سرکشی و
گمراہی مخالفت احکامِ الٰہی اور سرکشی اوامر و نواہی اور نافرمانی وصی رسالت پناہی سی کرے تو یہ اُس شخص کا
قصور ہی اور ساحت پیغمبر اِس الزام کے شائبہ سی دور ہی اور جبکہ بروایت بخاری و مسلم وجود وصی ذی جود کا
ثابت ہو چکا تو ضرور ہی کہ وہ وصی ایسا ہی ہو جسکی صفاتِ جمیلہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین باقی رہا کلام دو
مقام مین **مقام اوّل تعیینِ وصی** پس واضح ہو کہ یہ امر بھی تین شقون سی خالی نہین ہی یا تو حضرت رسالتمآب
نے ابوبکر کو وصی اپنا قرار دیا ہو یا اور کسی کو صحابہ سی **یا** جنابِ ولایتمآب سیّد الوصیین نفس خیر المرسلین امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو **شق اوّل** یعنی ابوبکر کا وصی کرنا باطل ہی بدو وجہ **وجہ اوّل** یہ
احتمال خلاف مدلول و معنی الفاظ حدیث[۱] مذکور ہی اسلئے کہ اِس روایت مین تصریح ہی کہ ابوبکر حاکم تھی وصی رسول
پر بس ضرور ہوا کہ وصی رسول کوئی اور ہو سوائے ابوبکر کے ورنہ حاکم اور محکوم کا اتحاد لازم آئیگا **افسوس**
کہ حضرت راوی خواہ ابن ابی اوفی نے از راہِ عداوت امیر غدیر بکمال غدر و بیوفائی بات تو بنائی لیکن

---

[۱] الحاصل حدیث مذکور کے الفاظ سی وصی ہونا خلیفہ اوّل کا ثابت نہین ہوتا اور یہ الفاظ منافی اعتقاد شیعہ نہین ہو سکتی اور نفی وصایت
امیر المومنین انسے لازم نہین آتی اس لئے کہ اوّلاً یہ روایت کتب شیعہ سے نہین پھر کیونکر اُن پر حجت ہوگی اور ثانیاً کہہ سکتے ہین کہ
باب تفعل غالباً واسطے تکلف کے آتی ہے پس اس سے مستفاد ہو سکتا ہی کہ حکومت ابوبکر کے وصی رسول پر بتکلف و زبردستی
تھی انکو استحقاق حکومت کا نہ تھا اور ظاہر ہی کہ وصی رسولخدا صلعم کوئی سوائے جناب امیر علیہ السلام کے نہین ہی لیکن چونکہ تعصب اوفی نے
مہر سکوت کی زبان پر کر دی اسلئے بجز وصی نام جناب امیر علیہ السلام کا نہین لیا فافہم ولا تغفل ۱۲ ⁂ ⁂ ⁂

کتابوںکاحوالہ آپنے دیا ہے آنکا کچھ حال لکھئے کہ (۱۴۴) دیباچہ اُن کتابوں کا کیا ہے خطبہ کیا ہے کتنے

بنا ہی نہ آئی **وجہ دوم** کبھی کسی نے علماء و محدثین اور ثقات اور معتبرین اہلسنت سے بلکہ خود حضرت ابوبکر نے
دعوے وصایت خاتم المرسلین کا نہیں فرمایا اور اپنے تئیں وصی رسول نہیں کہا بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں بہت سے
اذکار دور دراز کا بمقام فخر و افتخار و استحقاق جانشینی رسول مختار حضرت یار غار او صحابہ حضار کے درمیان آئے
اور کوئی صاحب ذکر اس وصایت کا زبان پر نہ لائے اگر کوئی اصل اس احتمال کی ہوتی تو البتہ اُسکے اظہار میں
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جاتا **شق ثانی** یعنی وصی ہونا کسی شخص کا صحابہ رسول سے علاوہ از جناب
امیرالمومنین یہ بھی خلاف واقع ہے اسلئے کہ باتفاق اہل اسلام حضرت نے اور کسی کو تمام امت پر وصی نہیں فرمایا
اگر اختلاف ہے تو جناب سید الوصیین امیرالمومنین کے بارے میں ہے پس شیعہ اُس جناب کے واسطے وصایت
ثابت کرتے ہیں اور حضرات سُنیہ اسکے بھی منکر ہیں پس احتمال وصایت غیر امیرالمومنین خرق اجماع مرکب ہے
امام اہلسنت ابوزکریا یحییٰ بن شرف مشہور بامام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں اما قولہ یوص فمعنا

لم یوص بثلث مالہ ولا غیرہ اذ لم یکن لہ مال ولا اوصی الی علی ولا الی غیرہ خلاف ما تزعمہ الشیعۃ

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نے نہ وصیت ثلث مال کی فرمائی نہ اُسکے غیر کی اسلئے کہ حضرت
کیلئے مال نہ تھا اور نہ وصیت کی طرف علیؑ کے اور نہ اُنکے غیر کی طرف خلاف مزعوم شیعہ کے بہر صورت
جب دونوں شقیں باطل ہوئیں تو اب بحکم روایت بخاری و مسلم پیش ہر مومن و مسلم لازم آیا کہ امیرالمومنین سید الوصیین
از جانب جناب خاتم المرسلین وصی برحق ہوں اسلئے کہ دلیل مسلم یعنی صحیح بخاری و مسلم سے تو وجود وصی کا ثابت ہو چکا
اور وصی ہونا غیر جناب امیر کا باجماع اہل اسلام باطل ہے اور وصایت جناب امیر کا دعوی بعضے فرقے مسلمین کے
یعنی شیعہ کرتے ہیں اور صحیح بخاری و مسلم اُنکے دعوی کی تائید کرتے ہیں پس حکم اہلسنت کا نفی وصایت امیرالمومنین
صحیح نہو گا اور وصی ہونا اُس جناب کا معین ہو جائیگا وہو المطلوب **مخفی نرہے** کہ جو شخص بہرہ عقل سلیم اور فہم
مستقیم سے رکھتا ہے وہ جانتا ہے اور جو جانتا ہے وہ مانتا ہے کہ وصی مطلق نائب عام اور قائم مقام اپنے موصی کا اور متولی

لہ جناب مقدس اردبیلی نے کتاب حدیقۃ الشیعہ میں بعد ذکر فرمانے ایک حدیث کے جو وصی ہونے پر امیرالمومنین کے دلالت کرتی ہے فرمایا ہے
وصیت در زبان عرب بمعنی وصل کردن بہم پیوستن نیز آمدہ است و در عرف آنست کہ تصرفی کہ وصیت کنندہ را بود بعد از وبہان نحو تصرف است
مر آن شخصے را کہ وصی است پس وصی بمعنی کسے است کہ اولی بتصرف باشد از دیگران در امور و احوال وصیت کنندہ و در ہر امرے و ہر کارے
کہ باشد بلے اگر در جائے اضافت بچیزے کنند مثلاً گویند وصی طفل در امرے آنجا مخصوص بہمان امر خواہد بود و در ما نحن فیہ مطلق است و در ہمہ حاجات

اسکے امور کا بعد اسکے ہوتا ہی پس وصی نبی وہی امور کریگا جو متعلق بعہدہ رسالت و منصب نبوت ہون اور وہ بھی مثل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام متولی عام و ہادی انام و مفترض الطاعۃ در جمیع احکام ہوگا پس ضرور ہوا کہ خلیفہ و امام و حلال مشکلات و مہام و سردار خواص و عوام ہو اسلئے کہ محققین شیعہ و سنی نے تعریف امامت مین فرمایا ہے الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امر الدین والدنیا نیابۃ عن النبی چنانچہ علامہ قوشجی وغیرہ نے فرمایا ہی اور یہ تعریف بے شبہ اس وصایت پر صادق آتی ہی اور علم منطق مین ثابت ہو چکا ہی کہ جہان معرِّف بالکسر صادق آتا ہی وہان معرَّف بالفتح ضرور صادق آیگا پس وصیت مطلقہ پر صدق امامت ضرور ہوا پس خلافت امیر المومنین علیہ السلام بھی اس حدیث سی لازم آئی فافہم ولا تغفل **مقام دوم** وصی مطلق اور نائب عام و پیشوا ے جمیع اہل اسلام از طرف جناب خیر الانام کس زمانے اور کس مقام مین معین ہوا پس واضح ہو کہ اسی روایت کے قریب صحیحین مین منقول ہی کہ لوگون نے بی بی عائشہ سی پوچھا کہ آیا علی بن ابیطالب وصی تھی انہون نے کہا کہ مین پیغمبر خدا کا تکیہ اپنی سینہ یا اپنی گود سی کیے ہوئی تھی پھر طشت طلب فرمایا پھر جھکے اور منکا ڈھل گیا وصیت کسوقت کی انتہی **محصل الحدیث** اس سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مرض موت یا حالت وفات مین وصیت نہین فرمائی اور مقتضائی عقل سلیم بھی یہی ہی کہ تعیین وصی نائب عام تمام امت اور جمیع اہل اسلام پر مجمع عام مین ہو بطریق اشتہار و اعلان نہ بر سبیل خفیہ و کتمان **ہان** بعد اس اظہار و اعلان کے اگر مرض موت یا وقت وفات مین اسکی تاکید و تحریص واقع ہو تو ہم اسکا انکار نہین کرتے بلکہ واقعی جانتے ہین اگرچہ بی بی عائشہ کسی مصلحت سی انکار فرماتی ہین **اب حضرات** منصفین اہلسنت ہمکو بتائین کہ وہ مجمع عام جسمین حضرت خیر الانام صلواۃ اللہ علیہ و علی آلہ الکرام اپنا وصی مطلق اور نائب عام تمام امت اور کافہ اہل اسلام پر مقرر فرمائین کس مقام مین ہوا تھا آیا مدینہ منورہ اور اُسکے اضلاع مین یا مکہ معظمہ اور اُسکے بقاع مین سال حجۃ الوداع مین یا غدیر خم آخر مکان اجتماع مین انکو اختیار ہی جس مقام کو چاہین معین فرمائین کہ مطلوب شیعہ یعنی خلافت

[1] اور اگر سیاق و سباق حدیث پر بتعمق نظر کیجای تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ وصیت بحجاب خداوند علام و تعیین وصی از جانب رسول انام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام قریب زمان وفات مین واقع ہوئی ہی اسواسطے کہ شیخین نے اس حدیث کو باب وصیت عند الموت مین بیان کیا ہی اور مقصود سائل کا بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ جب ابن ابی اوفی نے انکار وصیت سی کیا تو اُس نے بحیرت پوچھا کہ مسلمانون پر کیون وصیت کو واجب گردانا وقت وفات یا قریب وفات پس جواب بھی موافق سوال کے اُسی زمانے پر محمول ہوگا از انجا کہ بحسب روایت عائشہ وصیت زمان وفات پر محمول ہو نہین سکتی پس قریب زمان وفات پر بالضرور محمول ہوگی اور ملجائے غدیر خم بالبداہۃ قریب وفات ہی یہی مراد ہوگا کما فصلنا فی الرسالۃ ۱۲ ؛ ؛ ؛

کتابونکی نہین ہی اور جن کتابونکی تقسیم ابواب (۱۲۴) وفصول پر نہین ہے انکی تقسیم مطلقاً نہین ہی

امیر المومنین بہر طور حاصل ہی خواہ غدیر خم مین نصِّ خلافت ووصایت واقع ہوئی ہو یا اور کسی مقام مین لیکن اگر بنظر تامل دیکھا جائے تو معین ہونا مجمع غدیر کا دو دلیلون سے مستنبط ہوتا ہی **دلیل اوّل** اجماع مرکب ہے اور بیان اسکا اسطرح پر ہے کہ اہل اسلام منحصر دو فرقون مین ہین **فرقہ اولیٰ** حضرات شیعہ مین کہ اعتقادِ خلافت امیر کا رکھتے ہین اور انکے نزدیک وقوع نصِّ خلافت امیر بمقام غدیر اجماعی اور اتفاقی ہے اور **فرقہ دوم** حضرات سنیہ ہین کہ انکارِ خلافت سی رکھتے ہین اور کسی مقام پر وقوع انکا تسلیم نہین کرتے اور سوا ان دونو فرقون کے کوئی تیسرا فرقہ نہین پایا جاتا کہ خلافت کا اقرار اور غدیر خم سی انکار رکھتا ہو اور جبکہ مفاد حدیثِ مذکور جو بخاری ومسلم سے منقول ہوئی یہ ہے کہ جناب خیر الانام نے اپنا وصی اور نائب عام اور اپنی جانب سے خلیفہ وامام تمام اہلِ اسلام پر مجمع عام اور محضر صحابہ کرام مین معین فرمایا تو ضرور ہوا کہ نصِّ خلافت مجمع غدیر مین واقع ہوئی ہو ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آئیگا فافہم **خلاصہ کلام** یہ ہی کہ تعیین وصی مطلق ونصِّ خلافت عامہ اگر خاص مجمع غدیر خم مین واقع ہوئی ہی فہو المراد چشم ما روشن ودلِ ما شاد **اور اگر** ان سب مقامات مین تعیین مذکور واقع ہوئی جنمین غدیر خم بھی داخل ہی تو مطلوب بامر مع شئے زائد حاصل ہی اور باین ہمہ غدیر خم مین جو مجمع ہوا وہ فرد اکمل اور مصداقِ اعلیٰ اس وصایت اور خلافت کا ہی **اور اگر** نصِّ مذکور اور مقاماتِ خاصہ کسی مقام مین واقع ہوئی ہی نہ غدیر خم مین تو یہ امر تسلیم کے قابل نہین اور اس مضمون کا کوئی اہلِ اسلام سے قائل نہین پس غدیر خم کا ثبوت ضرور ہوا اور ظاہر ہوگیا کہ حدیث غدیر صحیحین مین بھی مذکور ہے **فافہم فانہ دلیل شریف وبرہان لطیف اور** اس تقریر سے ایک دلیل اور بھی اس مطلب پر مستفاد ہوتی ہی اور وہ یہ ہی کہ باعتراف جمہور اہلِ سیر وتواریخ وتسلیم وقبول اکابر ثقات وعدول محدثین اہلسنّت ماجرائے غدیر ثابت ومتحقق ہی بلکہ تمام امّت نے اسپر اتفاق کیا ہی ہان اختلاف ہی تو اس امر مین ہی کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ مجمع واسطے تعیین وصی اور نصِّ خلافت امیر المومنینؑ کے منعقد ہوا تھا اور سنی کہتے ہین کہ انعقاد مجمع غدیر واسطے اظہارِ فضیلت علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام کے ہوا تھا چنانچہ متکلمین اہلسنّت نے جابجا اسکا اعتراف کیا ہی مانند فضل بن روزبہان شافعی وابنِ حجر صاحب صواعق محرقہ وشاہ عبد العزیز دہلوی وغیرہم **بعد تمہید** اس مطلب کے ہم کہتے ہین کہ یہ تعیین وصی اور نصِّ خلافت مجمع عام مین جو حدیث مذکور سے مستفاد ہوتی ہی حضرات اہلسنّت

جیساکہ کتاب الملل والنحل شہرستانی یا فصل (۴۴۴) الخطاب خواجہ پارسا یا کسی اور طرح پر ہے کن

کے نزدیک اگر محمول مجمع غدیر پر ہے تو یہی مطلوب ہے، اور اگر قبل غدیر ہے تو انصاف فرمائے کہ جب قبل
غدیر اظہارِ امامتِ امیر ہو گیا اور امامت ام الفضائل ہے پس انعقاد مجمع غدیر کا واسطے اظہارِ فضیلت کے
بعد اظہارِ امامت خلاف حکمت و مصلحت ہوگا نعوذ باللہ من ذالک اور اگر بعد غدیر یہ مجمع عام منعقد ہوا تو
یہ امر مخالف تصریحاتِ اکابر اہلسنّت ہے اسواسطے کہ ابھی کلام فضل بن روزبہان شافعی مذکور ہو چکا ہے
کہ پیغمبر خدا جانتے تھے کہ مجمع غدیر خم آخر عمر میں ہے اور عرب اسکے بعد جمع نہونگے اسیطرح اور اقوال اہلسنّت سے
بھی ثابت ہوتا ہے پس جبکہ مجمع غدیر مجمع اخیر باتفاق صغیر و کبیر و برنا و پیر ہوا تو پھر کوئی مجمع خاص باتفاق
ایسا منعقد نہیں ہوا کہ خاص اُسی میں نصّ خلافت واقع ہوئی ہو نہ قبل اسکے فافہم ولا تغفل **دلیل**
دوم ہم ایک قاعدہ مسلمہ پیش کرتے ہیں جو فقہ اور اصول فقہ اور علم حدیث میں درمیان علما محققین و علما
شیعہ و کبرا اہلسنّت مسلّم ہے اور اُسپر جابجا استناد کتب فریقین میں واقع ہوا ہے بلکہ اُسپر اکثر افادات علما
فریقین مبتنی ہیں اور کوئی اُسکا انکار نہیں کرتا اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضاً حاصل
مضمون قاعدہ مذکورہ یہ ہے کہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے **اور نظیر** اُسکا یہ ہے کہ ایک
آیت دوسری آیت کی تفسیر کرتی ہے **اب** انصاف فرمائے کہ صحیح مسلم میں حدیث تمسک بہ ثقلین روزِ
غدیر خم بتصریح مذکور ہے پس یہ حدیث جو وصیت بکتاب اللہ اور تعیین وصی پر دلالت کرتی ہے اور اُسی
صحیح میں باعترافِ اکابر اہلسنّت مذکور ہے ضرور منطبق غدیر خم پر ہو گی اور اِس سے بھی روزِ غدیر خم سمجھا
جائیگا اور موافق اِس قاعدہ مسلمہ کے طریقہ جمع بین الحدیثین حاصل آجائیگا کمال یہ کہ ایک مقام پر
ذکر اِس حدیث کا مفصل ہوگا اور ایک مقام پر مجمل ور مجمل سے مراد مفصل ہوگا اور اِسمیں کوئی مضائقہ
نہیں ایسا تو بہت شائع اور کثیر الوقوع ہے حتیٰ کہ قرآن مجید میں بعضے امور کسی جگہہ مجمل اور کسی جگہہ
مفصل مذکور ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ امر قرآن میں دونو مقام پر مذکور ہے اسیوجہ سے وارد ہوا ہے ولا
رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اور وارد ہوا ہے وکل شئ احصینٰہ فی امام مبین جبکہ مراد کتاب مبین اور
امام مبین سے قرآن ہو والیضاً حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ما فرطنا فی الکتاب من شئ محصل مضمون آیہ
کریمہ یہ ہے کہ قرآن مجید سے کوئی چیز چھٹی نہیں رہی سب اُسمیں مذکور ہیں اور اُس سے معلوم ہوتی ہیں

پس اگر محض ذکر صریح اور علم بالتنصیص مراد ہو تو معاذ اللہ کذب کلام الٰہی میں لازم آتا ہے اسلئے کہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں کہ قرآن مجید میں اُنکا ذکر صریحاً نہیں اور نہ وہ قرآن میں منصوص ہیں اب معلوم ہوا کہ ذکر عام ہے تصریح اور استفادہ سے اور اجمال و تفصیل سے اور اسیوجہ سے کہا جاتا ہے کہ علم طب قرآن میں مذکور ہے اور حاوی ہے اسپر قول حق تعالیٰ کلوا واشربوا ولا تسرفوا اسیطرح اور علوم بھی علماء و مفسرین نے آیات قرآنی سے استخراج کیے ہیں اور اسیوجہ سے کہا جاتا ہے کہ قصہ ملاقات حضرت خضر و حضرت موسیٰ قرآن میں مذکور ہے حالانکہ قرآن میں حضرت خضر کا نام تصریح مذکور نہیں ہے لیکن بعد رجوع بدلائل سمعیہ و احادیث مرویہ دلالت اس مجمل کی اس مفصل پر مراد ہوتی ہے اور یہ بھی اقسام ذکر میں داخل ہے یہی سبب ہے کہ حضرات سنیہ کمال فخر و افتخار مناقب و فضائل یارِ غار پر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیہ غار میں مناقب اُنکے مذکور ہیں حالانکہ اس آیہ میں کہیں نام بھی ابوبکر کا مذکور نہیں پس اگر ذکر عام قرار نہ دیا جائے تو افتخار حضرات سنیہ بے اصل ہوا جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ جملہ افراد ذکر کے ہیں اور نکتہ اسمیں یہ ہے کہ جب اصل امر ثابت ہوا تو لوازم اور فروع اسکے خود بفحوائے قاعدہ مسلمہ عقلیہ اذا ثبت الشئ ثبت بلوازمہ ثابت ہونگے خواہ متکلم اُن فروع و لوازم کو تفصیل بیان کرے خواہ اُنسے سکوت کرے مثلاً جب کوئی کہے کہ زید نے عمر کو مہمان کیا پس جتنے لوازم اور ارکان مہمانی ہیں یہ کلام اُنپر دلالت کریگا اور کہیں گے کہ اس کلام میں متکلم نے اُن لوازم کو بھی ذکر کیا اگرچہ اجمالاً ہو۔ پس مذکور ہونا اُن لوازم کا مسلم ہوگا اور مؤید اس کلام کا ارشاد اس امر کا کلام یحییٰ بن شرف امام اہلسنت مشہور بامام نووی ہے کہ اُنہوں نے اسی حدیث کے فقرۂ اولیٰ کی شرح میں جو صحیح مسلم میں واقع ہے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے اور عبارت اُسکی یہ ہے، وقولہ اوصی بکتاب اللہ ای بالعمل بما فیہ وقد قال اللہ تعالیٰ وما فرطنا فی الکتب من شئ ومعناہ ان من الاشیاء ما یعلم منہ نصا ومنہا ما یحصل بالاستنباط انتہی اس کلام سے ظاہر ہے کہ قرآن میں جملہ اشیاء کا ہونا اس سے مراد یہ ہے کہ اشیاء سے بعضی وہ اشیاء ہیں کہ معلوم ہوتی ہیں بنص و تصریح قرآن سے اور بعضی وہ ہیں کہ حاصل ہوتی ہیں قرآن سے باستنباط اور اِن دونو قسموں پر حکم کیا جاتا ہے کہ قرآن میں ہیں پس دلالت اس حدیث کی جو صحیح مسلم میں مذکور ہے حدیث غدیر پر اور بیان ہونا حدیث غدیر کا صحیح مسلم میں ثابت ہوگیا کسی جگہ بہ تفصیل اور کہیں باجمال والحمد للہ

الکبیر المتعال اور بعد تمہید مقدمات مذکورہ جو ابھی بیان ہوئے ہم کہتے ہین کہ یہی تقریر ہماری بعنایت باری دربارہ صحیح بخاری جاری وساری ہی اسواسطیکہ ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بنص جناب خیر الانام وصی مطلق اور نائب عام برکافہ امت وجمیع اہل اسلام بمقتضای حدیث بخاری مقبول عند الاعلام معین ہوئے تو بحکم قاعدہ مسلمہ الحدیث یفسر بعضہ بعضاً اگر ہم حدیث ثقلین کو جو صحیح مسلم مین منقول ہی مفسر حدیث بخاری کا قرار دین تو کہہ سکتے ہین کہ حدیث ثقلین فی غدیر بخاری مین مذکور ہے اور اگر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو جو اور صحاح مین منقول اور باتفاق امت مقبول ہی مفسر اس حدیث کا قرار دین تو کہہ سکتے ہین کہ حدیث ولایت یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا صحیح بخاری مین مذکور ہی اور سابق مین بیان ہوا کہ یہ دونو حدیثین یعنی حدیث ثقلین اور حدیث ولایت مصداق حدیث غدیر ہین پس قدر مشترک یہ ہی کہ حدیث غدیر کا بیان صحیح بخاری مین وارد ہی اسلئے کہ وارد ہونا حدیث تعیین وصی کا بروز غدیر خم بدلیل قطعی ثابت ہو چکا اور اسیطرح وقوع حدیث ثقلین کا غدیر خم مین صحیح مسلم سے اور اسیطرح وارد ہونا حدیث ولایت کا غدیر مین صحاح اہلسنت سی پس ضرور ہوا کہ مراد ان سب سے واحد ہوا گرچہ عنوان وتعبیر مین تعدد اور اختلاف ہو گیا ہو اب کوئی شبہہ نرہا کہ حدیث غدیر صحیحین مین مذکور ہے[۵] گو صحیح مسلم مین مذکور ہے تفصیل ایک مقام پر اور باجمال دوسرے مقام پر کما مر اور صحیح بخاری مین اصل وصیت ووصایت مذکور ہے بنص وتصریح اور فرع اور لازم اسکا یعنی وقوع اسکا بروز غدیر ثابت ہی بعنوان استنباط اور یہ امر منافی ذکر کے نہین جیسا کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اسکی تصریح کی ہی اور اسیطرح مفسرین محققین نے پس بخاری مین اصل اس حدیث کی مذکور ہے تفصیلاً اور لوازم اجمالاً والحمد للہ علی

[۵] بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ لفظ حدیث جو صحیحین مین باعتراف اکابر اہلسنت منقول ہی بدلالت التزامی حدیث غدیر پر کرتی ہی اسلئے کہ اہل عربیت اور علماء اصول کے نزدیک التزام مین لزوم فی الجملہ معتبر ہے فوراً ہو یا بعد تامل ونظر بقرآن گو منطقیین اسمین لزوم بین بمعنی خص شرط جانتے ہین جیسا کہ علامہ تفتازانی وغیرہ نی فرمایا ہی اور چونکہ یہ کلام عربی ہی انطباق اسکا قواعد اہل عربیت پر لازم ہے نہ قواعد منطقیہ پر پس مذکور ہونا حدیث غدیر کا صحیحین مین لازم آئیگا اسواسطیکہ ذکر بحسب غالب احوال لفظ سی ہے اور لفظ چونکہ موضوع اور مستعمل ہوتی ہی دلالت معنی پر کرتی ہی اور دلالت یا مطابقت ہی یا تضمن یا التزام پس التزام قسم ہی دلالت کی اور دلالت لازم ہی لفظ کو اور لفظ ایک قسم ہی ذکر کی پس دلالت بھی لوازم ذکر سی ہوئی الحاصل جبکہ صحیحین کی کسی حدیث نے روز غدیر پر دلالت کی اور خلافت امیر المومنین اس سی مفہوم ہوئے اگرچہ بالالتزام ہو تو اسوقت مین کہا جائیگا کہ حدیث غدیر صحیحین مین مذکور ہے فافہم ولا تغفل ۱۲ ❊ ❊ ❊

چھپی ہوئی اور مشتہر کتابون کے جن کتب (۷۴) الکمیات کا آپنے حوالہ دیا ہی انکی بابت جو امور آپنے

ذلک عندی اوانی صال یہ ہی برہان شریف اور تقریر لطیف جو باسلوب منیف وطرز ظریف بخاطر فاتر عبد قاصر گرفتار طلسم عناصر باعانت پروردگار معین و ناصر و تائید ارواح طیبہ آئمہ اطہار مخطور ہوئے اور ضیق مجال اور تشتت بال اور کثرت اشتغال مین بقدر ضرورت مسطور ہوئے امید حق تعالی سی یہ ہی کہ ہر صاحب انصاف اسکے ملاحظہ سے مسرور ہو اور شبہہ و شک مخالفین و موالفین کا دور ہو اور قلب ہر مومن خوش اعتقاد کا اسکے نور سے پرنور ہو اور اس عبد نحیف کی سعی مشکور اور روز حساب مثاب و ماجور ہو واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق وہو الہادی الی سواء الطریق و بالبادی للحق الحقیق اور جبکہ بعنایت پروردگار و اعانت آئمہ اطہار صلوات اللہ علیہم آناء اللیل و اطراف النہار خار خار شبہہ دوراز کار جو اول لزامات اور سر امداد کار ہی طے کر چکا تو اب ضرور ہوا کہ عنان عزیمت بطرف جواب اعتراض ثانی متعلق بکلام علامہ تفتازانی یعنی عبارت شرح مقاصد سہلۃ الالفاظ و المعانی معطوف کرون تاکہ حق حقیق پیش ہر منصف ماہر ظاہر و باہر ہو جائے پس مخفی نرہے کہ آپکا کلام پیش ناظرین حق پسند باواز بلند ندا کرتا ہی کہ ابھی تک منبائے استدلال حضرت مولانا مصنف کاشف الحق آپ پر منکشف اور جالی ہے اور نہ مقصود شارح مقاصد جاگزین طبع عالی ہی اور اگر آپ اندک غور و تامل اور امعان نظر کو کام فرماتے تو ہرگز حرف اعتراض زبان قلم پر نہ لاتے اور **تفصیل اجمال** اور توضیح مقال یہ ہے کہ مدار احتجاج حضرت مولانا الممدوح وثوق اور اعتبار اور صحت حدیث غدیر پر ہے اگرچہ تواتر حدیث مذکور سے قطع نظر کیجائے پس یہ احتجاج و استدلال حضرت اہلسنت پر تمام ہوگا اسواسطے کہ فضلاء و مشائخ فرقہ سنیہ جن احادیث سے استدلال خلافت شیخین پر کرتے ہین اکثر انمین سے مرتبہ تواتر لفظی یا معنوی تک نہین پہنچی ہین بلکہ وہ حضرات اُن احادیث کو اپنے نزدیک مرتبہ صحت پر فائز سمجھتے ہین پس جبکہ تمسک انکا احادیث صحیحہ مزعومیہ سے امامت شیخین پر صحیح ہوگا تو احتجاج شیعہ کا خلافت امیر المومنین پر بھی اس حدیث صحیح سے صحیح ہو جائیگا اور تمام کہلائیگا اور بعد انضمام تواتر حدیث غدیریہ استدلال اتم و اکمل ہوگا **بالجملہ** مناط احتجاج اس مقام مین صحت حدیث غدیر ہے اور اتنا ہی کافی ہے اور کلام شارح مقاصد نہ اسکا نافی ہی اور نہ اس طریقہ کا منافی ہی اسلئے کہ انکا جواب مبتنی منع تواتر پر ہے اور اسی تواتر کو شیعہ کی طرف سے انہون نے نقل فرمایا ہی چنانچہ صدر بحث مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ شیعہ تمسک کرتے ہین باخبار متواترہ و از انجملہ حدیث غدیر کو ذکر کیا ہے

الکبیر للمتعال اور بعد تمہید مقدمات مذکورہ جو ابھی بیان ہوئے ہم کہتے ہین کہ یہی تقریر ہماری بعنایت باری دربارہ صحیح بخاری جاری و ساری ہے اسواسطیکہ ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بنص جناب خیر الانام وصی مطلق اور نائب عام برکافہ امت و جمیع اہل اسلام بمقتضای حدیث بخاری مقبول عند الاعلام معین ہوئے تو بحکم قاعدہ مسلمہ الحدیث یفسر بعضہ بعضاً اگر ہم حدیث ثقلین کو جو صحیح مسلم مین منقول ہے مفسر حدیث بخاری کا قرار دین تو کہہ سکتے ہین کہ حدیث ثقلین روز غدیر بخاری مین مذکور ہے اور اگر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو جو اور صحاح مین منقول اور باتفاق امت مقبول ہے مفسر اس حدیث کا قرار دین تو کہہ سکتے ہین کہ حدیث ولایت یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ صحیح بخاری مین مذکور ہے اور سابق مین بیان ہوا کہ یہ دونو حدیثین یعنی حدیث ثقلین اور حدیث ولایت مصداق حدیث غدیر ہین پس قدر مشترک یہ ہے کہ حدیث غدیر کا بیان صحیح بخاری مین وارد ہے اسلئے کہ وارد ہونا حدیث تعیین وصی کا بروز غدیر خم بدلیل قطعی ثابت ہو چکا اور اسیطرح وقوع حدیث ثقلین کا غدیر خم مین صحیح مسلم سے اور اسیطرح وارد ہونا حدیث ولایت کا غدیر مین صحاح اہلسنت سے پس ضرور ہوا کہ مراد ان سب سے واحد ہو اگرچہ عنوان و تعبیر مین تعدد اور اختلاف ہو گیا ہو اب کوئی شبہہ نرہا کہ حدیث غدیر صحیحین مین مذکور ہے[۱] گو صحیح مسلم مین مذکور ہے تفصیل ایک مقام پر اور باجمال دوسرے مقام پر کما مر اور صحیح بخاری مین اصل وصیت و وصایت مذکور ہے بنص و تصریح اور فرع اور لازم اسکا یعنی وقوع اسکا بروز غدیر ثابت ہے بعنوان استنباط اور یہ امر منافی ذکر کے نہین جیسا کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اسکی تصریح کی ہے اور اسیطرح مفسرین محققین نے پس بخاری مین اصل اس حدیث کی مذکور ہے تفصیلاً اور لوازم اجمالاً والحمد للہ علے

[۱] بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ لفظ حدیث جو صحیحین مین باعتراف اکابر اہلسنت منقول ہے بدلالت التزامی حدیث غدیر پر کرتی ہے اسلئے کہ اہل عربیت اور علمار اصول کے نزدیک التزام مین لزوم فی الجملہ معتبر ہے فوراً ہو یا بعد تأمل و نظر بقرآن گو منطقیین اسمین لزوم بیّن بمعنی اخص شرط جانتے ہین جیسا کہ علامہ تفتازانی وغیرہ نے فرمایا ہے اور چونکہ یہ کلام عربی ہے انطباق اسکا قواعد اہل عربیت پر لازم ہے نہ قواعد منطقیہ پر پس مذکور ہونا حدیث غدیر کا صحیحین مین لازم آئیگا اسواسطیکہ ذکر بحسب غالب احوال لفظ سے ہے اور لفظ چونکہ موضوع اور مستعمل ہوتی ہے دلالت معنی پر کرتی ہے اور دلالت یا مطابقت ہے یا تضمن یا التزام پس التزام قسم ہے دلالت کی اور دلالت لازم ہے لفظ کو اور لفظ ایک قسم ہے ذکر کی پس دلالت بھی لوازم ذکر سے ہوئی الحاصل جبکہ صحیحین کے کسی حدیث نے روز غدیر پر دلالت کی اور خلافت امیر المومنین اس سے مفہوم ہوئے اگرچہ بالالتزام ہو تو اسوقت مین کہا جائیگا کہ حدیث غدیر صحیحین مین مذکور ہے فافہم ولا تغفل ۱۲ ❊ ❊ ❊

ذلك عدّوا و اصالا یہ ہی برہان شریف اور تقریر لطیف جو باسلوب منیف وطرز ظریف بخاطر فاتر عبد قاصر گرفتار طلسم عناصر باعانت پروردگار معین و ناصر و تائید ارواح طیبہ آئمہ اطہار مخطور ہوئے اور ضیق مجال و دہشت بال اور کثرت اشغال مین بقدر ضرورت مسطور ہوئے امید حق تعالیٰ سے یہ ہی کہ ہر صاحب انصاف اسکے ملاحظہ سے مسرور ہو اور شبہہ و شک مخالفین و موالفین کا دور ہو اور قلب ہر مومن خوش اعتقاد کا اسکے نور سے پر نور ہو اور عبد نحیف کی سعی مشکور اور روز حساب مثاب و ماجور ہو واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق وھو الھادی الی سواء الطریق والبادی للحق الحقیق اور جبکہ بعنایت پروردگار و اعانت آئمہ اطہار صلوات اللہ علیہم آناء اللیل واطراف النہار خار خار شبہہ دور از کار جواول لزامات اور سر امداد کا رہی طے کر چکا تو اب ضرور ہوا کہ عنان عزیمت بطرف جواب اعتراض ثانی متعلق بکلام علامہ تفتازانی یعنی عبارت شرح مقاصد سہلۃ الالفاظ والمعانی معطوف کرون تا کہ حق حقیق پیش ہر منصف ماہر ظاہر و باہر ہو جائے پس مخفی نرہے کہ آپکا کلام پیش ناظرین حق پسند باواز بلند ندا کرتا ہی کہ ابھی تک نہ مبنائی استدلال حضرت مولانا مصنف کاشف الحق آپپر منکشف و جالی ہی اور نہ مقصود شارح مقاصد جاگزین طبع عالی ہی اور اگر آپ اندک غور و تامل بعد امعان نظر کو کام فرماتے تو ہرگز حرف اعتراض زبان قلم پر نہ لاتے اور تفصیل اجمال اور توضیح مقال یہ ہے کہ مدار احتجاج حضرت مولانا الممدوح وثوق اور اعتبار اور صحت حدیث غدیر پر ہے اگرچہ تواتر حدیث مذکور سے قطع نظر کیجائے پس یہ احتجاج و استدلال حضرت اہلسنت پر تمام ہوگا اسواسطے کہ فضلاء و مشائخ فرقہ سنیہ جن احادیث سے استدلال خلافت شیخین پر کرتے ہین اکثر انمین سے مرتبہ تواتر لفظی یا معنوی تک نہین پہنچی ہین بلکہ وہ حضرات اُن احادیث کو اپنے نزدیک مرتبہ صحت پر فائز سمجھتے ہین پس جبکہ تمسک انکا احادیث صحیحہ مزعومہ سے امامت شیخین پر صحیح ہوگا تو احتجاج شیعہ کا خلافت امیر المومنین پر بھی اس حدیث صحیح سے صحیح ہو جائیگا اور تام کہلائیگا اور بعد انضمام تواتر حدیث غدیر یہ استدلال اتم واکمل ہوگا بالجملہ مناط احتجاج اس مقام مین صحت حدیث غدیر ہے اور اتنا ہی کافی ہے اور کلام شارح مقاصد نہ اسکا منافی ہی اور نہ اس طریقہ کا منافی ہی اسلئے کہ انکا جواب مبتنی منع تواتر پر ہے اور اسی تواتر کو شیعہ کی طرف سے انہون نے نقل فرمایا ہی چنانچہ صدر بحث مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ شیعہ تمسک کرتے ہین باخبار متواترہ و از انجملہ حدیث غدیر کو ذکر کیا ہے

پس علامہ تفتازانی نے جواب مین تواتر کو اس خبر کے منع کیا ہی نہ صحت کو اور اگر تامل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہی کہ علامہ مذکور صحت حدیث غدیر کو تسلیم کرتے ہیں اور عبارت شرح مقاصد سے صحت حدیث کا اعتراف کئی وجہوں سے معلوم ہوتا ہی **وجہ اول** علامہ مذکور نے ابتدائے جواب منع تواتر سے کی ہی جیسا کہ آپ خود انکی عبارت کو نقل فرماتے ہیں پس ضرور ہوا کہ حدیث غدیر اُنکے نزدیک مسلم الثبوت اور صحیح ہو ورنہ ابتداء جواب کے منع صحت سے واجب تھے جیسا کہ اور منکرین نے علماء اور متکلمین اہلسنت سے کیا ہے مانند علامہ سید شریف جرجانی وغیرہ کے اسلئے کہ صحت عام ہی مطلقاً اور تواتر خاص اور نفی خاص سے نفی عام لازم نہیں آتی جیسا کہ کتب متداولہ منطقیہ میں بھی اسکا ذکر آیا ہے پس اس صورت میں عبارت سے نفی صحت مستفاد ہوگی اور قصور عبارت وتحریر علامہ نحریر جو اساطین علوم عربیہ اور اراکین فنون ادبیہ سے ہیں لازم آئیگا اور نسبت ایسے قصور کی طرف ایسے محقق کی خطاء فضیح اور امر قبیح ہے **خلاصہ یہ ہے** کہ منع تواتر سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ حدیث مذکور خبر واحد اور از جملہ آحاد ہے پس اگر صحت اسکی غیر مسلم ہے تو عنوان جواب کا سقم لازم آتا ہی اور یہ بعید ہی امثال علامہ تفتازانی سے اور اگر صحت اسکی مسلم ہے فہو المطلوب **اور واضح ہو کہ** منع تواتر حدیث غدیر کو اکثر محققین واکابر سنیہ نے اختیار کیا ہے اور صحت کو اسکی برعایت انصاف تسلیم فرمایا ہے اور وجہ منع تواتر کی یہ ہی کہ انہوں نے کہا ہی کہ اصول عقائد میں فرقہ شیعہ جن اخبار واحادیث سے احتجاج کرتے ہیں انمین یہ شرط اعتبار کرتے ہیں کہ وہ اخبار افادہ قطع ویقین کرتے ہوں بذواتہا اور یہ وصف سوائے

خلاصہ تقریر دلیل بعد اسقاط کلام طویل یہ ہے کہ جواب علامہ تفتازانی کہ منع تواتر مبنی تسلیم صحت حدیث غدیر پر ہی اسلئے کہ تواتر مرتبہ بالاتر از صحت ہی اور وہ بذاتہ مفید یقین ہوتا ہی بخلاف جزو احد موصوف بصحت کہ وہ بعد انضمام قرائن خارجہ کبھی افادہ کرتی ہی اور کبھی نہین کرتی ہی پس اگر علامہ منکر صحت ہوتے تو منع صحت سے جواب دیتے نہ منع تواتر سے جو مرتبہ عالیہ ہی کہ اس جواب میں تطویل بلاطائل ہی پس معلوم ہوکہ وہ تسلیم صحت حدیث غدیر کرتے ہین اور شاہد صادق اس امر پر کلام انکا ہے تہذیب الکلام میں چنانچہ انہون نے کتاب مذکور مین از جانب شیعہ دو حدیثین متواتر نقل کی ہین اول حدیث غدیر دوم حدیث منزلت اور جواب میں کہا ہی لا تواتر ولا حصر فی علی ولا غیرہ باخبار الاحاد فی مقابلۃ الاجماع یعنی یہ دونو حدیثیں متواتر نہین اور حصر امامت کا جناب امیر میں انسے لازم نہیں در اخبار آحاد کا اجماع کی مقابل مین اعتبار نہیں ملا یعقوب لاہوری نے شرح مین کہا ہی لا تواتر فیما یدعی فیہ الخصم التواتر بل ہو خبر الواحد پس کلام ماتن وشارح سے صاف ظاہر ہی کہ حدیث غدیر وحدیث منزلت دونو خبر واحد اور صحیح ہیں اسلئے کہ اگر غیر صحیح ہوتیں تو وہ دونو بانفسہا غیر معتبر ہوتین چہ جائیکہ بمقابلہ اجماع غیر معتبر ہون پس معلوم ہوا کہ وہ صحیح ہین انکے نزدیک گو اجماع کا انکے گمان مین مقابلہ کر سکتے ہون علاوہ اسکے حدیث منزلت تو ضرور صحیح ہی اسلئے کہ صحیحین مین مذکور ہی بیشک اور ہمکابہ دونو حدیثین ایک حکم اور ایک جواب مین داخل ہومین تو حدیث غدیر بھی صحیح ہوگی نزدیک علامہ تفتازانی کے وہو المطلوب ۱۲

جبار متواترہ کے اخبار آحاد مین نہین پایا جاتا پس جبکہ حدیث غدیر متواتر نہوئی تو احتجاج و استدلال
شیعہ کا تمام نہوگا اور اس جواب پر اکثر اکابر اہلسنت نے بنا کی ہی اور شیعہ پر الزام وارد فرمایا ہی چنانچہ
ابن حجر نے صواعق محرقہ مین صحت کو بھی تسلیم کیا ہی اور تواتر کو بھی منع فرمایا ہی اور محدث عبد الحق دہلوی
نے بھی شرح مشکوۃ مین تصریح صحت اور منع تواتر کی فرمائی ہے اور علامہ قوشجی نے کہ ان مقامات مین
خوشہ چین افادات علامہ تفتازانی ہے اسی طرز پر کلام فرمایا ہی اور عبارت شرح مقاصد بھی اسی مسلک
کے اختیار پر شاہد ہی پس ایسے حال مین حمل کرنا عبارت مذکورہ کا منع متواتر اور تسلیم صحت حدیث غدیر پر مستغرب
اور مستبعد نہین بلکہ متعین ہی ہر چند وہ بنا جسپر تواتر کو منع کیا ہی صواب نہو اسلیے کہ منع تواتر از قبیل انکار
بدیہیات ہی اور با این ہمہ تواتر اخبار شیعہ کا انکے لئے مفید ہی اور اہلسنت چونکہ ایسے مقامات مین اخبار
صحیحہ پر عمل جائز جانتے ہین پس حجت شیعہ کی اُنپر تمام ہوگی چونکہ یہ مقام زیادہ تفصیل کا نہین لہذا اشارہ
اجمالی پر اکتفا کی گئی **آمدیم بر سر مطلب** آپ کے علماء اکابر نے استدلال شیعہ کے جواب مین کئی
مسلک اختیار کئے ہین اور انمین کئی فرقے پائے جاتے ہین **فرقہ اولی** وہ حضرات ہین جنہون نے
صحت اور تواتر دونو کو درباره حدیث غدیر تسلیم کیا ہے مثل علامہ ذہبی وغیرہ اور تفصیل اُن کے اسماء
کی مطولات کتب امامیہ مین مذکور ہے اور وہ حضرات کلام دلالت حدیث مین کرتے ہین نہ اُسکی
صحت اور تواتر مین **فرقہ ثانیہ** وہ حضرات ہین جنہون نے سراپا نا انصافی کی ہے اور سر رشتہ
انصاف کو بالکلیہ ہاتھ سے دیدیا ہے پس اُنہون نے انکار صحت اور تواتر دونو سے کیا ہے مثل
قاضی عضد الدین صاحب مواقف و علامہ سید شریف شارح مواقف وغیرہما اور اُن حضرات نے جواب
منع صحت حدیث غدیر سے دیا ہی اور اسی منع صحت سے جواب کا آغاز کیا ہے اور یہی عنوان منطوق
تر انکی مراد پر ہے اور مخالفت اُسکی قوت خطا مین ہی عند المحصلین **فرقہ ثالثہ** وہ حضرات ہین جنہون
نے صحت کو تسلیم کیا ہے اور تواتر کو منع فرمایا ہے اور لم اُسکی سابق مین بیان ہو چکی اور یہ مسلک
مختار اکثر محققین اہل سنت کا ہے پس اُنہون نے ابتدا جواب کی منع تواتر سے کی ہی اور یہی آغاز
منطبق انکی مراد پر اور مطابق مقتضائے حال ہے چنانچہ علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اس حدیث

کے جواب مین کہا ہے کہ یہ حدیث غیر متواتر ہے بلکہ خبر واحد ہے مقابلہ اجماع مین پس یہ کلام اس امر مین صریح ہے کہ یہ حدیث خبر صحیح ہے ورنہ اُسکا مقابلہ اجماع سے ممکن نہوتا اور اسیطرح اور بھی فضلاء اہلسنت نے اِس مسلک پر جواب دیا ہی اور ظاہر ہے کہ حصر جواب کا اِن تین مسلکونمین ہے اور اُن سے خارج کوئی مسلک نہین ہوسکتا پس علامہ تفتازانی نے اگر مسلک ثالث اختیار کیا یعنی صحت خبر کو تسلیم اور تواتر کو منع فرمایا فہو المطلوب اب حجت شیعہ کے بمقابلہ اہلسنت تمام ہوگی اور اگر مسلک ثانی کو اختیار فرمایا یعنی صحت اور تواتر دونو کو منع کیا ہی تو عنوان جواب خارج از صواب ہوگا اور کلام موہم غیر مراد ہوجائیگا اور مطابق مقتضائے حال کے نرہے گا بلکہ بسبب تعقید معنوی کے فصیح بھی نرہے گا اور تجویز اُسکی ایسے علامہ کی نسبت نہین ہوسکتی اور تسلیم تواتر جو مفاد مسلک اول ہے مخالفت صریحہ کلام علامہ مذکور سے رکھتی ہے پس حمل کلام شارح مقاصد منع تواتر اور تسلیم صحت پر بحکم عنوان جواب متعین ہوگیا فافہم فانہ کلام دقیق و بالتامل حقیق

وجہ دوم سکوت علامہ تفتازانی کا منع صحت سی شہادت تسلیم صحت پر دیتا ہی اسواسطے کہ اگر وہ معتقد صحت حدیث کے نہوتے تو جسطرح اُنہون نے تواتر کو منع کیا تھا صحت کو بھی ضرور منع کرتے خصوصًا جبکہ حجت شیعہ کو قوت اور متانت اور بسط و تفصیل سے وارد کیا ہو پس ایسے وقت مین خموشی منع صحت سی تسلیم صحت پر دلالت کرتی ہے خصوصًا بعد اُس عنوان کے جس سے تسلیم صحت نمایان ہے اور سابق مین بیان ہوا کہ منع تواتر سے منع صحت لازم نہین **تفصیل** اور توضیح اِس مقال کی یہ ہے کہ لفظ ذلک جملہ فان ذلک من مکابرات الشیعۃ مین جو عبارت شرح مقاصد مین وارد ہے اشارہ ہے طرف تواتر کے نہ طرف خبر یا اُسکی صحت کے اسواسطے کہ صحیح جاننا اِس خبر کا منفردات شیعہ سے نہین بلکہ تابعین تو اتر بھی اُسکو صحیح سمجھتے ہین جیساکہ منصف ماہر پر ظاہر ہے اور بااین ہمہ یہ امر متبادر الی الذہن بھی ہے اور ارادہ خلاف معنی متبادر مخل فصاحت کلام ہے اور جملہ کیف وقد قدح فی صحتہ کثیر من ائمۃ الحدیث الخ سند منع تواتر کی ہے اور محصل مطلب جملہ مذکورہ با انضمام جملہ ثانیہ یہ ہے کہ حدیث غدیر کی صحت مین

اختلاف ہی کیثیرین نے آئمہ حدیث سے اسکی صحت مین قدح کی ہی اور اکثر رواۃ محدثین نے جملہ السنۃ
اولی بکم من انفسکم کی اس خبر مین روایت نہین کی ہی پس باوجود اختلاف اور قدح صحت کے تواتر
متحقق نہوگا پس ذکر قدح صحت کا بغرض بیان وذکر اختلاف ہی اور دلالت اعتقاد اور تسلیم عدم صحت پر
نہین کرتا اسواسطے کہ اگر ذکر کسی شے کا بدون انضمام قرائن حالیہ ومقالیہ دلالت اعتقاد اور تسلیم پر
کرے تو لازم آتا ہے کہ علامہ تفتازانی معتقد صحت خبر غدیر ہون اسواسطے کہ انہون نے ناقلین اور قادحین
دونو کا ذکر کیا ہی وھل ھذا الا الجمع بین الضدین علاوہ اسکے یہی ذکر قدح صحت وہ لوگ بھی کرتے
ہین جو مانع تواتر اور معتقد صحت ہین پس مجرد ذکر قدح موجب اعتقاد عدم الصحۃ نہوگا بلکہ مقصود انکا ذکر
قدح سے منع تواتر ہے اور وہ لوگ محض ناقل ہین اور ناقل معتقد نہین ہوتا اسیوجہ سی مشہور ہی کہ نقل
کفر کفر نباشد اور سند دعوائے سخیف کی کلام اکابر اہلسنت ہی اور مین اس مقام مین کلام مولوی عبدالحق
محدث دہلوی کو شرح مشکوٰۃ سے نقل کرتا ہون کہ انہون نے بعد ذکر وثوق وصحت حدیث غدیر فرمایا ہے
ولیکن ما میگوئیم بشیعہ بطریق الزام کہ ایشان اتفاق کردہ اند براعتبار تواتر در دلیل امامت وگفتہ اند کہ
تا حدیث متواتر نباشد بدان استدلال بر صحت امامت نتوان کرد ویقینست کہ این حدیث متواتر
نیست باوجود خلاف دران اگرچہ آن خلاف مردودست بلکہ طعن کنندہ درآن بعضے از ائمہ حدیث و
عدول ایشان اند کہ رجوع است بایشان درین امر مانند ابی داؤد سجستانی وابی حاتم رازی وجز ایشان
ودر روایت نکردہ اند آنرا اہل حفظ واتقان کہ در طلب حدیث طواف بلاد وامصار کردہ اند مثل بخاری و
مسلم وواقدی وجز ایشان از اکابر اہل حدیث واین اگرچہ محل نیست بصحت حدیث لیکن دعویٰ تواتر در
مثل این از عجب عجائب است انتہیٰ اور اسی بیان سے حال فقرہ ولم ینقلہ المحققون منہم بخوبی
ظاہر ہوگیا اسواسطے کہ اگر عدم نقل قادح ہوسکتا ہے بنابر فرض اہلسنت تو قادح تواتر ہوگا نہ قادح صحت
پس کوئی فقرہ عبارت شرح مقاصد کا جو آپنے نقل کی ہے دلالت عدم صحت خبر پر نکریگا اور اسوقت
مین احتجاج جناب مولانا ودیگر حضرات شیعہ اس عبارت سی تمام ووردا الزام ہوگا والحمد للہ تعالیٰ ہان
البتہ عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر رواۃ نے جملہ السنۃ اولی بکم من انفسکم کو روایت نہین

کیا ہے اور یہ امر مضر احتجاج نہین بلکہ جملہ من کنت مولاہ فعلیؓ مولاہ تنہا بے ضمیمہ کافی اثبات مطلوب مین ہے چنانچہ افادات علمار امامیہ مین مذکور ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگرچہ یہ عبارت جو رسالہ ایقاظ مین مذکور ہے صریح عدم صحت مین نہین لیکن بعد اس عبارت کی بفاصلہ شرح مقاصد مین مذکور ہے وبعد صحۃ الروایۃ فمؤخر الخبر اعنی قولہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یشعر بان المراد بالمولی ھو الناصر والمحب پس اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث غدیر صحیح نہین ہے اور بعد تسلیم صحت مستدل کے مفید نہین اور جب انکار صحت حدیث کا کلام شارح مقاصد سے ثابت ہوا تو جملہ توجیہات از قبیل توجیہ القول بما لا یرضی بمقابلہ ہون گی جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جملہ سابقہ جو اس جملہ سے متصل ہے گواہ اس امر پر ہے کہ مراد روایت سے روایت مقدم خبر ہے یعنی جملہ لست اولی بکم من انفسکم پس اولا شارح مقاصد نے یہ جواب دیا کہ اکثر محدثین نے مقدم خبر کے جس سے مولی کا بمعنی اولی ہونا ظاہر ہوتا ہے روایت نہین کی پھر کیونکر مولی بمعنی اولے ہوگا اور کس طرح استدلال تمام ہوگا پھر اب بیان کیا کہ اگر روایت مقدم خبر کے تسلیم کیجائے جب بھی یہ جواب ہے کہ موخر خبر اشعار کرتا ہے کہ مولی بمعنی اولے ہے پس اس حال مین مراد روایت سے روایت مقدم خبر ہے نہ روایت اصل حدیث غدیر فافہم ولا تکن من الغافلین اور واضح ہو کہ ایک تقریر تسلیم صحت حدیث غدیر کی اور بھی ہوسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ شارح نے قادحین کے ذکر مین لفظ کثیر کا استعمال کیا ہے اور ناقلین کے بیان مین لفظ اکثر اختیار کیا ہے پس یہ بھی مرجح اور موید بلکہ دلیل ترجیح صحت کی اگر شمار کرین تو بعید نہین ھذا ما جری علیہ القلم بالارتجال، فی دفع الاشکال، مع تشتت البال، وضیق المجال، واللہ المتعال، ھو المستعان فی کل حال، وعلیہ التوکل فی المبدأ والمآل اب باقی رہے وہ اعتراضات جو آپ نے کتاب نکلنے تحریر وارد فرمائے ہین اور کہا ہے کہ کچھ نام بھی گھڑ کر بنائے ہین پس واضح ہو کہ وہ سب بنظر منصف بین بارد اور غیر وارد ہین اعتراض اول مین آپ دعوے فرماتے ہین کہ ابن الجوزی کی تصانیف مین کوئی کتاب خصائص نہین ہے از انجملہ دعوے بے دلیل شایان ارباب تحصیل نہین

کیون اُٹھائی صحیحین سے حدیث غدیر (۵۲۳) نکال دیجیے لیکن یہ امر تو محال ہے۔

پس لازم تھا کہ اِس دعوے پر کوئی استدلال تفصیل یا باجمال بتطویل یا باختصار مقال اپنی کلام مین لاتے اور ناظرین کو اُسکی متانت سے محظوظ فرماتے خیر اب فرمائیے کہ آپ پر کیونکر ثابت ہوا کہ خصائص مصنفات ابن جوزی سے نہین ہے آیا ابن جوزی نے خود اِس نفی کی تصریح کی ہے یا کسی عالم معتبر نے اِس مضمون کی توضیح کی ہے یا تراجم علما مین فہرست تمامی مصنفاتِ ابن جوزی آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے اور اُسمین کوئی کتاب مسمی بہ خصائص مندرج نہین پائی ہے یا عالم کشف و شہود مین حقیقت اس دعوے کی آپ کو نظر آئی ہے **اور اگر** بناء کلام اور اساس لزام اِس امر پر ہے کہ مصنفاتِ ابنِ جوزی مین کوئی کتاب اِس نام سے نہ مشہور ہے اور نہ کبھی دیکھی اور نہ سُنی پس یہ امر کسی طرح اثبات مطلوب مین کافی اور وافی نہین ہے اِس لئے کہ مدارک عقلیہ اور علوم نقلیہ مین ثابت ہو چکا ہی کہ عدم وجدان دلیل عدم نہین ہوتا اکثر کتب مصنفہ اور امور واقعیہ دیکھنے اور سُننے مین نہین آتے حالانکہ وجود اُنکا محقق اور ثابت ہی اور ملاحظہ تراجم علما سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن جوزی صاحب تصانیف کثیرہ ہین چنانچہ ابنِ خلکان نے لکھا ہے کہ اُنکی مصنفات شمار سے زیادہ ہین اور سیوطی نے طبقات النحاۃ مین لکھا ہی کہ اُنکی مصنفات کی شرح طویل ہے اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے مقدمہ شرح مشکوۃ فارسی مین خواجہ محمد پارسا صاحب فصول ستہ سے نقل فرمائی ہے کہ ابن جوزی نے اڈھائی سو کتابین تصنیف کی ہین پس جبتک جمیع کتب مصنفہ ابنِ جوزی کا حصر نکیا جائے اور فہرست اُن کتب کی مرتب نہو کیونکر حکم ہو سکتا ہے کہ خصائص مصنفات ابنِ جوزی سے نہین ہے **الحاصل** مدعی کو اقامتِ دلیل لازم ہے پس اوّلا مصنفات ابنِ جوزی کا حصر فرمائیے پھر حرفِ نفی زبان پر لائیے **اور اگر** آپ حضرت مصنف سے طالبِ دلیل ہون تو اُسکا جواب ہمسے سُنئے کہ ہمیشہ سے داب علماء و مصنفین یہی رہا ہی کہ ثقات اور معتمدین کے نقول اور تحقیقات پر اعتماد فرماتے ہین اور یہ طریقہ مستمرہ علماء فریقین مین جاری و ساری ہے بلکہ بخاری و مسلم و اکابر اہلسنت نے نورہ ایات ثقات اور معتمدین شیعہ پر بھی اعتماد کیا ہی چنانچہ سابق مین بیان ہوا۔ پس حضرت مصنف نے اِسی بنا پر خصائص سے نقل فرمائی ہے **اسلئے** کہ اوّلاً مقدس اردبیلی

ملا احمد رضوان اللہ علیہ کتاب حدیقۃ الشیعہ مین خصائص کا ذکر فرماتے ہین چنانچہ اُنہون نے بیان
حدیث غدیر مین فرمایا ہے وابن جوزی در کتابیکہ آنرا خصائص نام کردہ بعد از ذکر روز غدیر گفتہ کہ

روی ھذا الحدیث من الصحابۃ عمر بن الخطاب و براء بن العازب وسعد بن ابی وقاص الی آخر العبارۃ
اور ثانیاً ملا علی رضا نے کہ افاضل شیعہ سے ہین کتاب سفینۃ النجاہ مین اسی کتاب خصائص سے چند
مقام پر استشہاد فرمایا ہے **ازبسکہ** یہ دونو بزرگ خصوصاً مقدس اردبیلی ثقات اور معتمدین سے
ہین اور کوئی دلیل اِس کتاب کے ہونے پر قائم بھی نہین ہوئی ہے لہذا حضرت مصنف نے حسب
طریقہ سلف صالحین ذکر کتاب خصائص کا فرمایا ہے فافہم ولا تغفل **اعتراض** دوم متعلق
بکتاب موفق بن احمد ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ حضرت مصنف نے کتاب موفق بن احمد کا نام
مناقب لکھا ہے اور یہ نام اصل رسالہ کے حواشی مین موجود ہے لیکن کاتب نے سہواً اُسکو مطالب لکھدیا
پس تبدیل لفظ مناقب بمطالب موجب مطاعن ومثالب ہو نہین سکتی اِس لئے کہ ایسے اغلاط
کاتبین وناسخین سے بکثرت واقع ہوتے ہین اور ساحت مصنف ایسے اعتراضات سے بری تصور
کیجاتی ہے کتب عقلیہ ونقلیہ مین اغلاط کاتبین وناسخین کا شمار نہین ہوسکتا اگر آپ کو اِس مین
شک ہو تو سب سے پہلے حاشیہ سید شریف کا قطبی پر ملاحظہ فرمائے کہ اُسکی ابتدا مین سہو ناسخ کو قول
مصنف مین لکھا ہے وکم لہ من نظائر فی العبائر عند اولی البصائر **اور** اگر نظر تعمق سے دیکھا جائے
تو آپ کے رسالہ مین بھی ایسی ہی اغلاط موجود ہین **چنانچہ** آپ نے کتب مشہورہ امامیہ کے بیان
مین عماد الاسلام اور بوارق محمدیہ اور عبقات الانوار کو ذکر فرمایا ہے حالانکہ بوارق محمدیہ کسی
کتاب کا نام مشہور نہین ہان البتہ کتاب بوارق ازجملہ مصنفات جناب کرّوبی انتساب آیۃ اللہ فی
العالمین وحجتہ بین العالمین کہف الشیعہ وظہر الشریعہ مروج ملۃ جدہ خیر البشر علی راس المائۃ الثانیۃ
عشر استادنا وعمادنا واستاد الکل فی الکل الہادی الی خیر السبل سلطان العلماء مولانا السید محمد رضوان
مآب برد مضجعہ وطاب ہی سو اُسکا نام بوارق موبقہ ہے اور وقت اختصار اُسکو بوارق کہتے ہین نہ بوارق

محمدیہ وللتاویل الہدیم مجال وسیع فما ھو جوابکم عن ھذا فھو جوابنا عن ذلک التشنیع

اعتراض سوم متعلق بکتاب سیر الصحابہ ہے **جواب** اُسکا یہ ہی کہ اعتراض مذکور خارج لنا مرتبہ تنقیح وتنقید اور انصاف سے بعید ہے کتاب کشف الظنون سے کشف ایسے ظنون کا بخوبی ہوسکتا تھا فاضل حلبی نے کتاب مذکور مین تصریح فرمائی ہے کہ سیر الصحابہ تصنیف عبد السلام خوارزمی کی ہے اور سو کتابون سے اُسکو منتخب اور ماخوذ کیا ہے۔ واذ قد استقصینا الکلام؛ واستوفینا فی النقض والابرام؛ فلنختم المرام؛ بحمد اللہ الملک المنعام؛ والصلوٰۃ علی نبیّنا سیّد الانام؛ وآلہ المعصومین الکرام؛ المنصوص علیہم یوم الغدیر بین

الخاص والعام؛ ماھم غمام؛ وھدیٰ حمام؛

تم الکتاب بعون اللہ الوھاب من رواشح اقلام سلالۃ الاطیاب المولوی السیّد محمّد علی زاد مجدہ العلی ابن الفاضل الکامل العالم العامل المعقود علیہ الانامل العلامۃ البری عن الشین مولانا السید اصغر حسین حشرہ اللہ

تمام شد (قرۃ العین مع ائمتہ المصطفین) **تمام شد**

حرز المومنین اس کتاب کا تاریخی نام انوار المعظم ہے اور دوسرا نام بحیثیت معانی و مطالب حرز المومنین رکھا گیا ہی اس کتاب مین عجیب و غریب اعمال و عملیات شاذ و نادرہ کو فراہم کیا ہی کہ جنکی تعریف سی میرا قلم عاجز ہی چنانچہ مصنف نے پہلے حصہ مین خواص سور ہاے قرآنی مع ترکیب خواندگی و ختم عمل کے حصہ دوم مین ادعیۂ دوازدہ ساعت روزمرہ کے متعلق جو منسوب بآئمہ طاہرین وانبیاے ذوالکرام ہین مع دعاے ہفت قاموس و دعای ہفت ہیکل و دعاے مفید و سر قدسیہ و عرائض جہت کشائش روزی وغیرہ حصہ سوم مین نماز ہاے قضاے حاجات حصہ چہارم مین حرز ہای مجرب ہر اک امر کیلئے حصہ پنجم مین ترکیب بکجہت بیضا و ادعیۂ خاص بنا بر دافع امراض وغیرہ ہین قیمت فی جلد عـہ ر

قرآن شریف مترجم بترجمہ شیعہ مع خلاصۃ التفاسیر اس قرآن شریف مین پہلے ترجمہ بزبان اردو اصل متن کے نیچے چھاپا گیا ہے اور حاشیہ پر شانِ نزول اور وہ مقامات متنازعہ فیہ فریقین جو فضائل آئمہ سے تعلق رکھتے ہین بتشریح لکھدیئے گئے ہین۔ اُن لوگون کے لئے جو تفاسیر کے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے تفسیر دن کا کام دیسکتا ہے اور بہت بڑی واقفیت کا ذخیرہ ہے ہدیہ قسم دوم چھ روپے قسم سوم صـہ قسم چہارم کاغذ خاکی للعـہ ہے محصولڈاک و فیس ویلیوپے ایبل ذمہ خریدار ہے +

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین ہر دو جلد

بخدمت شائقین علم تاریخ و سیر واضح و لائح ہو کہ وہ کتاب جسکی حد سے زیادہ ضرورت تھی اور جو زبان اردو مین آجتک نہ لکھی گئی تھی تیار ہو گئی ہے۔ اس کتاب کا نام تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین ہے۔ جلد اول مین جناب امیر المومنین کے روز ولادت سے تا عہد خلافت کلہم حالات و واقعات مندرج ہین اور جلد دوم مین روز خلافت سے روز شہادت تک کی کیفیت مفصل و شرح و موضح بیان کی گئی ہے کہ بعد اختتام خلافت ثالثہ اہل حل و عقد مہاجرین و انصار نے کسطرح جناب امیر کی بیعت پر اجماع کیا صحابہ جناب رسولخدا نے کسطرح وہ حدیث یاد دلائی کہ اے علی تم مین وہ سات فضیلتین ہین جو سوائے تمہارے کسی مین نہین اول تم سب سے پہلے ایمان لائے دوم تمہارا جہاد راہ خدا مین سب سے زیادہ بزرگ ہے سوم تم احکام خدا و قضا خلق اللہ مین سب سے زیادہ دانا ہو چہارم عہد خدا کے وفا کرنیوالے سب سے زیادہ ہو پنجم تم رعایا پر ہر ایک سے زیادہ مہربان ہو ششم سب سے زیادہ بعدالت تقسیم کرنے والے ہو ہفتم جملہ خلائق سے خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ جلیل و قدر رفیع ہے پھر کس طرح ذوق و شوق سے بیعت کی اور اس کے بعد کن کن اصحاب نے باوجود ان فضیلتون کے جاننے کے بیعت توڑ ڈالی جھگڑے قضیے کھڑے کئے۔ مومنین کا ناحق خون کیا ترقی و فتوحات اسلام مین حارج ہوئے۔ رعایا کے امن چین کو برباد کیا عمال خلیفہ برحق کی تذلیل کی اور عمال بنی امیہ جن کے سب افعال مخالف کتاب خدا و سنت رسول اللہ تھے اُن کا ساتھ دیا۔ حالانکہ بیعت چہارم پہلی تینون بیعتون سے بقواعد مقررہ اہلسنت و الجماعت بمراتب اعلیٰ تھی تاہم اُسکی نکث کو ثواب سمجھا اور مخالفین اُمت نے اپنا نفاق ظاہر کر کے تا قیام قیامت امت محمدیہ مین فتور ڈالا مگر اہل ولا کے نزدیک ان مناقشات و مشاجرات سے جناب امیر کی فضیلتین اور بھی ظاہر ہو گئین کیونکہ جناب باری تعالیٰ نے جو جناب امیر کو بلفظ نفس رسول یاد کیا تھا جنگ جمل و صفین و نہروان سے اُسکا ثبوت بدرجہ اولیٰ پہنچا قول باری تعالیٰ یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْہِمْ وَ مَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ یہان پورا ہوا جناب رسولخدا نے اپنی حیات مین کفار سے جہاد کیا اور آنحضرت کو حرب منافقین کا کوئی موقع ہاتھ نہ آیا تکمیل و تعمیل اس حکم باری تعالیٰ کے نفس رسول کے ہاتھ سے ہوئے غرض کہانتک بیان کیا جائے یہ کتاب جملہ خوبیون کا مجموعہ ہے اور اکثر کتب معتبرہ فریقین کا خلاصہ بلکہ لب لباب ہے جنمین سے چند کے نام ہدیہ ناظرین ہوتے ہین اہل تسنن کی کتابین روضۃ الاحباب روضۃ الصفا و تاریخ ابو الفدا و تاریخ ابن اعثم کوفی و شرح ترجمہ نہج البلاغۃ و شرح دیوان جناب امیر سے اور اہل تشیع کی کتب بحار الانوار حق الیقین جلاء العیون نہج البلاغہ ارشاد شیخ مفید احتجاج طبرسی کامل بہائی ناسخ التواریخ و مجالس المومنین وغیرہ وغیرہ سے اکثر مضامین اخذ کئے گئے ہین باین ہمہ نہایت اہتمام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی خوشخط و صحیح و قسم کے کاغذ پر یعنی ولائتی قسم اعلیٰ نہایت ہی مضبوط جسکی قیمت للعہ کاغذ خالی سے ہے چھپی ہے محصولڈاک فیس وی پی اہل ذمہ خریدار ہے۔

المعلن

سید علی حسین مالک مطبع یوسفی شہر دہلی

فہرست کتب زیر فروخت موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی دہلی کشمیری دروازہ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
قرآن شریف مترجم	[illegible]	تنبیہ المنکرین و	۳/	بہین البکا	۶/	تحفۃ العوام	۱۱/
تفسیر عمدۃ البیان	[illegible]	تحزن الفرائض		وظائف الابرار	۱۰/۷/	الواب المصائب	۵/۸/
عقائد المجیب فی ترجمہ مفاتیح الغیب	۰۲/	سراج الایمان	[illegible]	جادہ حیدری	۰۴/	ہات الغدیر	۳/
		فضائل مرتضوی	[illegible]	رسالہ طلسمات خلاطیر	۰۱/	تنبیہ الخوارج	۰/
سفینۃ النجات	۱۴/	تحفہ جعفری	۳/	بیاض نوحہ جات خورد	۶/	دلیل الحسنات	۳/
اسنی المطالب فی نجات ابیطالب	۵/	بیاض نوحہ جات	[illegible] ۱۴/۱۲/	مثنوی مظہر الغرائب	۶/	تفقید جدید	۰/
		فیض عام ترجمہ حسینیہ	۵/۷/	بزم ماتم	۶/	انوار الہدیٰ	[illegible]
بحر الغم	[illegible] ۶/	وقائع خلافت حضرت علی	۶/	جامع عباسی اردو	[illegible]	شمس الضحیٰ	[illegible]
سفینۃ الشہدا	۵/	نان و نمک	۳/	خلاصۃ المصائب	۱۲/	مفتاح الجنان	[illegible]
یا علی مدد	۰/۱/	تجہیز الموتیٰ	۱۰/	قران السعدین	۴/	کاشف الرویا	۴/
نور العینین فی معراج سید الکونین	۱/	ہدایۃ الصلوٰۃ	۲/	مثنوی گل باغ ارم	[illegible]	مثنوی آب و نمک	۱/
		تنقیح المسائل	۰۲/	دفع المغالطہ	۸/	تکمیل الوضو	۱/
معیار الہدیٰ	۱۲/	تنبیہ الاطفال	۱/	احکام النسار	۰۲/	عین الیقین	۰/
نصر المومنین اردو	۰/	تحفۃ الحاجت	۶/	نخل ماتم	۶/۹/	اعمال الصالحین	۰۶/
مفید العوام	۴/	کھری بات	۱/	ہادی التواریخ	۶/	احکام الائمہ	۴/
آیات محکمات	۶/	انذار الناذرین	۰۱/	نوائب کربلا	۸/	حلیۃ العرائس	۳/
عمدۃ الانشار	۶/	قصہ جمیلہ	۱/	عبرت الناظرین	۲/	حلیۃ المتقین	۱۲/
مودۃ الاسلام	۸/	فال جعفری	۱/	سراج غم ہر سہ جلد	۱۲/ [illegible]	تذکرۃ المعصومین	۱۲/
بشارت احمدی	۷/	تحفۃ الصائدین	۰/	ذخیرہ مناقب	۵/	موجز البیان	۰۱/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
خلاصة الطاعات	۶/	تحفۃ العارفین	۶/۵/	مرائی سلیس	۸/	در المصنف پنج جلد	۱۲/
ارشاد نعیم	۱/	مفتاح البیان	۴/	احسن الدلائل	۵/	تقویم شرعی	۱/
رسالہ نخبہ اردو	۳/	اقصرائی اردو	۸/	تنویر الہدےٰ	۳/	مفاتیح الجنان	۵/
بعد حمد ہندی	۱/	دعائے نور	۰/	رسالہ اعتقادیہ	۲/	کلیات مرزا دبیر	۵/
مناقب اہلبیت	۱/	مثنوی مظہر العجائب	۶/	مولود جناب ذرکائنات بطریق شیعہ	۲/	صراط النجات	۲/
مسالک الافہام پنج جلد	۵	دلیل الوصل	۷/			جلاء العیون	[illegible]
		استقصار الافہام	۵	ضیاء العین	۴/	جزو مظاہر الحق	۳/
زاد الزائرین	۵/	تنبیہ مشفقانہ	۰/	اصلاح الرسوم	۴/	رمی الجمرات جلد (۱)	۴/
ہادی الایمان	۰/	عید کا چاند	۶/	مفتاح الشفاعۃ	۸/	حد تحقیق	۱۲/
رسالہ آیہ تطہیر	۴/	اربعین	[illegible]	[illegible] الجنان	۰/	سیف صارم	۱۲/
زینۃ العباد	۱/	زائچہ تقدیر	۸/	شرح زیارت [illegible]	۴/	مرثیہ اسلام	۰/
شمس المشرقین	۰۲/	قصہ اصحاب کہف	۰۵/	عین حق نما	۰/	ذاب انتقام	۰۲/
تحفۃ العابدین	۱/	صیغ النکاح	۰۱/	مختلف البیان	۴/	کاشف [illegible]	۴/
بیاض ہنر	۱/	مرشد الطلاب	۲/	خزانۃ المسائل فی طہارت	۸/	ارشاد العوام	۴/
لسانی محزون اردو	۵/	لکچر نکاح بیوگان	۲/			موعظہ فاخرہ	۱/
تحفۃ المومنین	۴/	نوحہ جات سلیس	۲/۲/	خزانۃ المسائل فی الصلوٰۃ	۸/	ریحان نجم دو جلد	۸/
بیاض نوحہ جات	۶/	گلدستہ نثر	۱۲/			نور العیون	۲/
نہر المصائب کامل	۷/	جوشین تعویذی	۱/	مجالس العلویہ جلد اول	۴/	رسالہ اسرار حکمت	۴/
زبدۃ المصائب	۹/	تعویذات	۱/	تاریخ الانبیا کامل جلد ۲	۸/	مشارق الانوار	۸/
ذائقہ ماتم	۸/	رسالہ سجادیہ و مسکت المخالف	۱۲/	سیف مسلول	۸/	دیوان طب العرب	۸/
سیر الائمہ	۸/			شمشیر امامت	۳/	کارآمد ذاکرین	۵/